خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے احوال و تعلیمات
کا حسین گلدستہ

رسائلِ مشائخِ نقشبندیہ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ بشارت علی مجددی

تنظیم الاسلام پبلیکیشنز
121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
پاکستان +92-55-3841160

Marfat.com

رسائلِ مشائخِ نقشبندیہ

Marfat.com

جُملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ

ناشر

تنظیم الاسلام پبلی کیشنز

مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ 121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

Tanzeem-ul-Islam Publications

121-B Model Town Gujranwala, Pakistan

Ph # : +92-55-3841160, 3731933 Mob: 0333-7371472

URL: www.tanzeem-ul-islam.org

E-mail: tanzeemulislam@yahoo.com

tanzeemulislam@hotmail.com

باراول .... مئی 2015 .... تعداد 2,200

ھدیہ .... روپے

Marfat.com

خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے احوال و آثار اور
تعلیمات و خدمات کا حسین گلدستہ

رسائلِ مشائخ نقشبندیہ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ بشارت علی مجددی

تنظیم الاسلام پبلیکیشنز
121- بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ پاکستان 92-55-3841160+:☎

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا

تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ
یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ
قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّخَاطِرًا وَّسَامِعًا وَّنَاظِرًا سُبْحَانَهٗ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

◎

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

الاهداء

افضل البشر بعد الانبیاء — خلیفہ اوّل بلا فصل
حاملِ فیوضاتِ محمدیہ — قاسمِ برکاتِ مصطفویہ
مزاج شناسِ نبوت — واقفِ اسرارِ رسالت
جانشینِ مصطفےٰ — پیکرِ صدق و وفا

سیدنا حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حسن پاکت ارمغاں آوردہ ام ❖ گر قبول افتد زہے عز و شرف

بوساطت

سراج العارفین، شہبازِ طریقت، شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی

حضرت علامہ ابو البیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ العزیز

/

حضرت ادہ محمد رفیق احمد مجددی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

فہرست

مضامین	صفحہ
حرف آغاز	۱۲
تلقین ذکر	۱۵
نعت بحضور سرورِ کائنات ﷺ	۱۶
منقبت	۱۸
طریقت کا اجمالی تعارف	۱۹
سلاسل طریقت کا تعارف	۲۲
مختصر تعارف خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۵
رسالہ در بیان توحید	۳۸
رسالہ در آداب طریقت	۴۳
مرید	۴۳
مطالعہ ملفوظات اولیاء	۴۳
رکن اول، ریاضتِ نفس	۴۴
حقیقتِ نفس (حاشیہ)	۴۴
عزلت وکم خوابی	۴۵

صفحہ	مضامین
۴۶	رکن دوم۔رزقِ حلال
۴۸	تذکرہ خواجہ جنید بغدادی (حاشیہ)
۵۰	رکن سوم۔مجاہدہ
۵۶	رکن چہارم۔ذکر
۶۰	مختصر تعارف خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
۶۴	رسالہ صاحبیہ
۶۴	صفات باری تعالیٰ (حاشیہ)
۶۹	سلوک کی دو اقسام
۷۵	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و معمولات
۹۹	مختصر تعارف خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۴	رسالہ عزیزاں
۱۰۶	شرط اول......طہارت
۱۰۷	شرط دوم......زبان پر کنٹرول
۱۰۹	شرط سوم......خلوت وعزلت
۱۱۰	شرط چہارم......روزہ
۱۱۱	شرط پنجم......ذکر
۱۱۳	شرط ششم......خیالات کی نگاہ داشت

Marfat.com

مضامین	صفحہ
شرط ہفتم ...... توکل وتفویض	۱۱۵
شرط ہشتم ...... صحبتِ صالحین	۱۱۷
شرط نہم ...... کم خوابی	۱۱۷
شرط دہم ...... لقمہ حلال	۱۱۸
مختصر تعارف حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۱
رسالہ در بیان طریق ذکر	۱۲۴
ذکر کا پہلا طریقہ ...... نفی اثبات	۱۲۵
دوسرا طریقہ ...... توجہ ومراقبہ	۱۲۷
تیسرا طریقہ ...... رابطۂ شیخ	۱۲۹
وقوفِ قلبی	۱۳۰
وقوفِ زمانی، وقوف عددی	۱۳۰
حصہ فارسی	۱۳۵
منقبت	۱۳۶
رسالہ در بیان توحید	۱۳۷
رسالہ در آداب طریقت	۱۴۰
رسالہ صاحبیہ	۱۴۶
رسالہ عزیزاں	۱۷۳
رسالہ در بیان طریق ذکر	۱۸۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

اللہ تعالیٰ عزوجل کے فضل وتوفیق سے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ظاہر کو سنت وشریعت سے آراستہ اور باطن کو ایمان ومعرفت سے پیراستہ فرمایا۔ پھر صحابہ کرام اور اہلبیت عظام (رضی اللہ عنہم) کے خاص حضرات نے تابعین کرام کو ظاہری وباطنی علوم ومعارف کی تعلیم وتلقین فرمائی۔ بعدازاں قلبی میلان اور فکری رجحان کی بناء پر تبع تابعین اور سلف صالحین نے دین اسلام کے مختلف شعبہ جات کو اختیار فرمایا مگر والذین اوتو العلم درجات کے مطابق بعض حضرات ظاہر وباطن کے جامع قرار پاکر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔ یوں علمائے راسخین اور عرفائے کاملین کا ایک گروہ مطلع ملت پر نمودار ہوا۔ جو خلفائے اربعہ (رضی اللہ عنہم) کی باطنی نسبتوں کے حامل ہونے کی وجہ سے باہم مختلف ومنفرد تھے۔ جنہوں نے اپنے تلامذہ ومتوسلین کے سیرت وکردار کی تعمیر وتشکیل کر کے اسلامی اقدار کی پاسداری اور روحانی اقدار کی آبیاری فرمائی۔ خصوصاً ان میں خلیفۂ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت صدیقی کا پرتو امام الاولیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی وساطت سے سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑا۔ جن سے سلسلہ طیفوریہ کا آغاز ہوا۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ

سلسلہ خواجگانیہ کے نام سے معروف ہوا۔ پھر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی نے سالار طریقت حضرت شاہ نقشبند بخاری کی بطریق اویسیت روحانی تربیت فرمائی۔ حضرت شاہِ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی تصرفات وتوجہات اور خدمات کی بدولت یہ سلسلہ نقشبندیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ بعدازیں نقشبندی نسبت شیخ المشائخ حضرت خواجہ باقی باللہ احراری رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی۔ انہوں نے شریعت مصطفویہ کی تجدید اور طریقت نقشبندیہ کی ترویج کچھ اس انداز سے فرمائی کہ چہار دانگ عالم میں یہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے معروف ہوا۔ قرب قیامت نقشبندی نسبت، وارثِ کمالاتِ محمدیہ، حاملِ نسبتِ صدیقیہ حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ تک پہنچے گی جو اس کی تکمیل وتتمیم فرمائیں گے۔

کتاب مستطاب ''رسائل مشائخ نقشبندیہ'' میں عالم ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی، خواجہ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی، مجدد شریعت وطریقت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی، سلطان العشاق حضرت مولانا عبدالرحمن جامی (رحمۃ اللہ علیہم) کے فارسی رسائل پر مشتمل ہے۔ جن کا اردو ترجمہ وتحشیہ بھی پیش خدمت ہے جو دانائے راز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول ''گل آور دسعدی سوئے بوستان'' اہل ذوق کے لئے حسین تحفہ ہے۔ اگرچہ یہ کتابچہ مختصر ہے مگر القلیل یدل علی الکثیر والجرعۃ تنبئ عن البحر الغدیر کے مصداق اپنے دامن میں بے شمار علوم ومعارف اور حقائق رکھتا ہے۔

ابوالبیان ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور تنظیم الاسلام گرافکس کے اراکین (علامہ محمد نوید اقبال مجددی، علامہ توقیر احمد مجددی، علامہ محمد رمضان مجددی، علامہ محمد راشد مجددی، علامہ محمد اشفاق مجددی، علامہ محمد شہباز مجددی، علامہ مفتی محمد سعید مجددی، علامہ محمد ناصر مجددی، مولانا محسن علی مجددی، مولانا محمد اویس مجددی، محمد شبیر احمد مجددی) نے تسوید و

ترتیب، پروف ریڈنگ اور کمپوزنگ وغیرہا کا شرف پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین یارب العالمین بحرمة سيد المرسلين عليه التحية والتسليم

قارئین کرام سے التماس ہے کہ دوران مطالعہ پروف ریڈنگ یا کمپوزنگ وغیرہ کی کوئی فروگذاشت پائیں تو دامن عفو میں جگہ دیتے ہوئے ادارہ کو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی

سجادہ نشین درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ ○ ناظم اعلیٰ عالمی ادارہ تعلیم الاسلام

تلقینِ ذکر الٰہی

از رشحاتِ قلم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

هر روز باشی صائماً ، هر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائماً، مشغول شو در ذکرِ هُو

گرعیش خواهی جاوداں، عزت بخواهی درجهاں
ایں ذکرِ هو هرآں بخواں، مشغول شو در ذکرِ هُو

سُودے ندارد خفتنت ، ناچار باید رفتنت
در گور تنها ماندنت ، مشغول شو در ذکرِهُو

هُو هُو بذکرش ساز کن ، نامِ خدا آغاز کن
قفل ز سینه باز کن ، مشغول شو در ذکرِ هُو

علم بخوانی با عمل ، فردا نه باشی تا خجل
در پیش قادر لم یزل ، مشغول شو در ذکرِ هُو

هر دم خدا را یاد کن ، دلهائے غمگین شاد کن
بلبل صفت فریاد کن ، مشغول شو در ذکرِ هُو

مسکین احمد مرد شو ، در جمله عالم فرد شو
در راهِ حق چوں گرد شو ، مشغول شو در ذکرِ هُو

Marfat.com

نعت بحضور سرورکائنات ﷺ

تنم فرسوده جاں پاره زِ هجراں یارسول اللّٰه
دلم پژ مرده آواره زِ عصیاں یارسول اللّٰه
شب و روز از شکیبائی ز حد گشتم تمنائی!
بخلوت سوئے من آئی خراماں یارسول اللّٰه
چوں سوئے من گزر آری من مسکین زِ ناداری
فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں یارسول اللّٰه
زِ کرده خویش حیرانم سیاه شد رُوز عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یارسول اللّٰه
زِ پا افتادم از پیری برحمت دستِ من گیری
همیں یک حرف بپزیری زِ ناداں یارسول اللّٰه
زِ جامِ حُبِّ تو مستم به زنجیرِ تو دل بستم
نمیگویم که من هستم سخنداں یارسول اللّٰه
بصدّیقت خریدارم عمر را دوست میدارم
فدا سازم دل و جاں را بعثمان یارسول اللّٰه
نهادم پیش گاهے سر بپائے ساقئ کوثر

Marfat.com

اماماں را شدم چاکر باایقاں یارسول اللّٰہ

بوقتِ نزع درمانم ، رود از تن بروں جانم

نگاہ داری تو ایمانم زِ شیطان یارسول اللّٰہ

چو اندر حشر برخیزم بدامانِ تو آویزم

زیدہ خونِ دل ریزم فراواں یارسول اللّٰہ

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہ گاراں

مکن محروم جامی را دراں آں یارسول اللّٰہ

منقبت

نقشبنداں عجب قافلہ سالارانند
برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را
قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن قصور
حاش للہ کہ بَر آرم بزباں ایں گلہ را
ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند
رُوبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را
از دل سالکِ رہ جاذبۂ صحبت شاں
می برد وسوسۂ خلوت و فکرِ چلہ را

(حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ)

طریقت کا اجمالی تعارف

دین اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے جس سے مخالف قوتیں ہمیشہ خائف رہی ہیں۔ انہیں اسلام کے ظاہری نظام سے بھی زیادہ خطرہ اس کے باطنی نظام (خانقاہی نظام) سے رہا ہے۔ انہیں علماء کے مواعظ سے اتنا خدشہ نہیں رہا جتنا خدشہ صوفیاء کی نگاہوں سے رہا ہے کیونکہ جب کبھی اسلام کی کشتی ڈگمگانے لگتی ہے تو خانقاہ نشین صوفیاء اسے سہارا دے دیتے ہیں۔ وہ اسلام کو روحانی توجہات کے ذریعے لوگوں کے قلب وجاں میں اتار کر ان کی فکری واعتقادی آب یاری کرتے رہے ہیں۔ وہ القائے فیض کے ذریعے لوگوں کے سینوں میں معرفت الٰہی (عزوجل) اور عشق نبوی ﷺ کی شمع روشن کرتے رہے ہیں۔

طاغوتی طاقتوں نے دین اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے ہزار جتن کئے جیسے وسطی ایشیاء میں ۷۰ برس تک جابرانہ روسی تسلط رہا، اسلامی افکار اور مذہبی اقدار پر قاہرانہ پابندیاں رہیں مگر صوفیائے کرام زیر زمیں رہ کر سینہ بہ سینہ دین اسلام کا القاء واحیاء کرتے رہے۔ غیر مسلم مفکرین نے خانقاہی نظام کے خلاف گذشتہ دوصدیوں میں شدید زہر پھیلایا۔ اپنے افکار مذمومہ کی ترویج واشاعت کے لئے تجوریوں کے منہ کھول دیے۔ مسلمانوں کے اندر سے ایجنٹ خریدے جو مسلمانی کے روپ میں منبر ومحراب سے حقیقت اسلام (خانقاہی نظام) کے خلاف زہر اگلتے رہے ہیں۔ صورتِ اسلام، ظاہر شریعت کا قائل اور اسلام کے روحانی نظام کا منکر طبقہ مسالکِ فقہاء (حنفیہ، شافعیہ،

Marfat.com

مالکیہ، حنابلہ) اور سلاسل صوفیاء (نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ) کو بدعت قرار دیتا ہے۔ اسلام کے روحانی اور خانقاہی نظام (احسان و طریقت و تصوف) کو نشہ و افیوں کہہ کر اسے مسلمانوں کے لئے ضرر رساں قرار دیتا ہے۔ حالانکہ احسان، ایمان اور اسلام کے بعد دین اسلام کا تیسرا جزو لازم ہے جو ایمان و اسلام کی اساس اور جان ہے جسے کتاب و سنت میں اخلاص سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ حدیث جبریل میں باقاعدہ مرتبہ احسان کی وضاحت کی گئی ہے۔ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام کے استفسار **ماالاحسان** کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا **ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔**

احسان کی تعریف کرتے ہوئے علامہ شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:
الاحسان ھو التحقق بالعبودیۃ علی مشاھدۃ حضرۃ الذاتیۃ بنور البصیرۃ (التعریفات: ۵) یعنی بندۂ مؤمن کا حالتِ عبادت میں نورِ بصیرت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنا احسان کہلاتا ہے۔

مرتبۂ احسان کا حصول تزکیۂ نفس پر موقوف ہے اور تزکیۂ نفس پر ہی فلاح دارین کا انحصار ہے **قد افلح من تزکی**۔ حضور پرنور ﷺ کی بعثت کے فرائض اربعہ میں سے فریضۂ دوم تزکیہ نفس ہے ارشاد ربانی **ویزکیھم** (آل عمران الآیہ: ۱۶۴) اس پر شاہد ہے۔ آپ ﷺ توجہاتِ قدسیہ اور تصرفاتِ باطنیہ سے کفر و معاصی کی آلائشوں سے سینوں کو پاک کر کے انہیں علوم و اسرار کا مخزن بنا دیتے کیونکہ نفوس و قلوب کی تنویر و تطہیر کے بغیر قرآنی معارف و حقائق کا نزول نہیں ہوتا۔ بقول اقبال مرحوم

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

ورنہ ظاہر شریعت اور صورتِ اسلام (کثرت تلاوت و صوم و صلوٰۃ) بلکہ ایمان بھی حلق

Marfat.com

سے نیچے نہیں اترتا۔ ارشاد نبوی ﷺ لا یجاوز ایمانهم حناجرهم (بخاری رقم الحدیث:۶۰۳۱) میں یہی حقیقت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا روحانی توجہات اور باطنی تصرفات کے ذریعے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے قلوب ونفوس کا تصفیہ وتزکیہ کر کے ان کے احوال وکیفیات کو بدل کر مقام مشاہدہ واحسان پر پہنچا دینا تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ بعدازاں جن صحابہ کرام کا طبعی رجحان تفسیر قرآن کی طرف ہو گیا وہ مفسر کہلائے ...... جن کا رجحان حدیث شریف کی طرف ہو گیا وہ محدث کہلائے ...... جن کا رجحان جہاد کی طرف ہوا وہ مجاہد کہلائے ...... جن کا رجحان اشاعت اسلام کی طرف ہوا وہ مبلغ کہلائے ...... جن کا رجحان دین فہمی کی طرف ہوا وہ فقہاء کہلائے ...... اور جن کا رجحان تزکیۂ نفوس اور تصفیۂ بطون کی طرف ہو گیا وہ صوفیاء کہلائے۔ یونہی اتباع نبوی ﷺ میں علمائے راسخین اور عرفائے کاملین کی توجہات وتصرفات سے بے شمار انسانوں کے قلوب واذہان میں انقلاب پیدا ہونا اور فیضان ولایت کا حاصل ہونا تسلسل سے ثابت ہے جس سے کوئی بھی صاحبِ بصیرت انکار نہیں کرسکتا۔ اس مرتبۂ احسان کے حصول کے لئے سلاسل طریقت وجود میں آئے۔

Marfat.com

سلاسلِ طریقت کا تعارف

اختلافِ صوفیاء کی حکمت

حدیث اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ کے مصداق اختلاف ایک فطری حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن اس میں اعتدال و توازن کا حسین و جمیل امتزاج ایک خوبصورت روپ دھار لیتا ہے۔ جیسے مجتہدین شریعت کے ہاں عبادات و معاملات وغیرہا کے متعلق مختلف مذاہب ہیں ایسے ہی مجتہدین طریقت کے باطنی اخلاق و اعمال کی اصلاح و درستگی کے متعدد سلاسل ہیں اور یہ سب راہِ اعتدال اور جادۂ مستقیم پر گامزن ہیں جو ہر قسم کی نفسانی خواہشات اور ذاتی مفادات سے پاک ہیں اس لئے ان کا اختلاف رضائے الٰہی کے لئے اخلاص وللّٰہیت پر مبنی ہوتا ہے۔ جملہ سلاسل طریقت کا مقصود و مطلوب ذات حق عزوجل کا وصول اور رضائے حق کا حصول ہے البتہ حق تعالیٰ کے وصول و حصول کے طرق مختلف و متعدد ہیں جیسا کہ مقولہ طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰهِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ سے ثابت ہے۔

یونہی جملہ مجتہدین طریقت اور جمیع علمائے حقیقت اس امر پر متفق ہیں کہ وصول الی اللہ متابعت نبوی ﷺ پر موقوف ہے جیسا کہ آیہ کریمہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۳:۳۱) سے واضح ہے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی فردیتِ کاملہ اور جامعیتِ کبریٰ کی بدولت تمام انوار و تجلیات کے مورد اور فیوض و برکات کے مصدر ہیں۔ جب

صوفیائے کرام متابعت نبوی ﷺ میں وصول الی اللہ کے مراتب کی طرف گامزن ہوتے ہیں تو حضور اکرم ﷺ کی فردیت کاملہ کی کوئی جہت اور حقیقتِ محمدیہ ﷺ کی کوئی تجلی ان کے قلوب پر منعکس ہوتی ہے تو اس جہت یا تجلی سے اس سالک وصوفی کو ایک خاص باطنی تعلق پیدا ہو جاتا ہے جسے صوفیاء کی اصطلاح میں نسبت کہتے ہیں۔ یہ خاص باطنی نسبت اس صوفی کے منتسبین و مریدین میں اتباع سنت و شریعت کی برکت سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہے۔ سلاسلِ اولیاء میں نسبتوں کی یہی صورت اختلافِ صوفیاء کی بنیاد ہے۔ اصولی اور بنیادی طور پر تمام صوفیاء متحد الاصل ہیں۔ البتہ حصول مقصود کے طرق و معالجات میں قدرے اختلاف ہے جس کی بناء پر صوفیاء میں مخصوص مکاتیب فکر قائم ہوئے۔ اس لئے وہ اپنی نسبتوں اور طبیعتوں کے میلان سے مجبور ہو کر ایک جانب عملاً مائل ہوتے ہیں اور دوسری جانب سے طبعاً گریز کرتے ہیں۔

نسبت علاقہ بین الطرفین کا نام ہے۔ نسبت سے مراد وہ ملکہ راسخہ محمودہ ہے جو سالک اکتساب سے حاصل کرتا ہے اور وہ ملکہ اس کی روح کو جمیع جہات سے احاطہ کر لیتا ہے اور اس کی صفت لازمی بن جاتا ہے اور اس کا مرنا جینا اسی پر واقع ہوتا ہے۔

سلاسل کی نسبتوں کے متعلق حضرت سید نور الحسن عرف نور میاں رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آباد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت احمد میاں کے خلیفہ تھے) نے جو نہایت اہم امور بیان فرمائے ہیں وہ ملخصاً ہدیۂ قارئین ہیں۔

نسبتِ سلاسل

سلسلہ نقشبندیہ: بزرگانِ نقشبندیہ میں نسبتِ صدیقی کا ظہور ہے۔ معاملات صدیقی کی وجہ سے یہ طریقہ اَقْرَبُ الطُّرُق اور اَسْهَلُ الْوُصُول ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت ابراہیمی تھی اور ارشاد نبوی مَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ صَدْرِيْ شَيْئًا اِلَّا وَ

Marfat.com

قَدْ صَبَبْتُهٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ (الاسرار المرفوعہ: ۳۴۲) کے مطابق آپ کو سرورِ عالم ﷺ کی ضمنیت کبریٰ حاصل تھی۔ اس لئے اس نسبت کا فیض، القاء سینہ بہ سینہ ہے جو سالار طریقت حضرت شاہِ نقشبند سے شائع ہوا اور نسبت معیت روشن ہوئی۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ تک ذکر خفی کو ذکر جہری کے ساتھ جمع کرنے کا رواج تھا لیکن جب حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے بطریقِ اویسیت مستفیض ہوئے تو آپ نے دوبارہ اس سلسلے میں ذکرِ خفی کو جاری کیا۔

سلسلہ قادریہ: بزرگانِ قادریہ میں نسبتِ فاروقی کا ظہور ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت موسوی تھی۔ اسی بناء پر جلالتِ الٰہیہ اور تصرفاتِ عظیمہ اس سلسلے کی مناسبت ہے جو حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ظہور پذیر ہوئی۔

سلسلہ سہروردیہ: بزرگانِ سہروردیہ میں نسبتِ عثمانی کا ظہور ہے اور امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسبت نوحی تھی۔ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی دعوت کو قبولیت کم ہوئی اور امت نے اذیت پہنچائی، حضرت عثمان بھی شہید ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے کا رواج بھی کم ہے البتہ اس طریقے میں عبادات اور تعمیرِ اوقات کی طرف بڑا التفات ہے۔

سلسلہ چشتیہ: بزرگانِ چشتیہ میں خاص طور پر نسبتِ علوی کا ظہور ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ (سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۱۹) کے موافق فیضِ عینیت اس طریقے میں بہت ہے اور فنافی الشیخ کا بھی یہی منشاء ہے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نسبت عیسوی تھی۔ آیہ کریمہ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کی مناسبت سے چشتیہ کا درد بے سماع آرام پذیر نہیں ہوتا۔ (مجموعہ رسائل: ۱۳)

Marfat.com

تصریحاتِ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ طریقت کے چاروں بڑے سلسلے خلفائے اربعہ کی نسبتوں کے مظاہر ہیں اور سالکین کا سلوک انہی چار طریقوں پر واقع ہے حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے رسالہ مکاشفاتِ عینیہ میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قرب الٰہی کے لئے دو راستے ہیں۔

پہلا راستہ قربِ نبوت کا ہے...... دوسرا راستہ قربِ ولایت کا ہے۔

قرب نبوت کا فیض...... حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حاصل ہوتا ہے۔

قربِ ولایت کا فیض...... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے ملتا ہے۔

باقی دونوں خلفاء (حضرت فاروق وعثمان رضی اللہ عنہما) بھی قرب نبوت کے سلوک سے وابستہ ہیں۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر کا سلوک سیر انفسی سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ کا سلوک سیر آفاقی سے تعلق رکھتا ہے۔ گو دونوں سلوک مشکوٰۃِ انوارِ نبوت سے مقتبس ہیں لیکن دونوں حضرات کے ساتھ علیحدہ علیحدہ طور پر مخصوص ہو گئے ہیں۔

دوسرے سلاسل (قادریہ، سہروردیہ اور چشتیہ وغیرہا) اکثر طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طریق قربِ ولایت کے ذریعے مقصود تک پہنچتے ہیں جبکہ سلسلہ نقشبندیہ دونوں طریقوں (قرب نبوت اور قرب ولایت) سے موصل ہے لیکن قربِ نبوت کی نسبت اس میں غالب ہے۔ تمام سلسلوں کے اکابر مشائخ ابتدائی دور میں اسی نسبت کا سلوک طے کر کے مقصود تک پہنچتے رہے مگر بعد میں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مسلک کا شیوع ہوا تو اکثر مشائخ نے اسی مسلک کو اختیار کر لیا اس کی دو وجہیں تھیں۔

پہلی وجہ...... یہ کہ حضرت صدیق اکبر کے مسلک میں پوشیدگی وخفا کی وجہ سے مبتدی کو اس پر چلانا دشوار تھا جیسا کہ عارف جامی نے فرمایا:

نقشبنداں عجب قافلہ سالارانند
کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

اسی طرح حضرت فاروق اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے مسلک میں پوشیدگی تھی ان پر چلنا بھی آسان نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک ظہور رکھتا تھا۔لہٰذا آسان ہونے کی وجہ سے یہی مسلکِ ظاہر زیادہ شائع ہوا۔

دوسری وجہ...... یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانۂ ارشاد تینوں خلفاء کرام رضی اللہ عنہم سے پیچھے ہے۔لہٰذا اسلاسل کا انتساب قربِ زمانہ کی بناء پر انہی کے ساتھ ہوا۔

اس سے یہ مفہوم ہرگز اخذ نہ کیا جائے کہ تسلیک و تکمیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص و منحصر ہے اور خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم غیر مکمل تھے (نعوذ باللہ منہا) یہ بہت بڑی جسارت ہے جن لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی انہوں نے صرف حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مسلک پر سلوک طے کیا اور خلفائے ثلاثہ کی راہوں سے بے خبر رہے اور اسی بے خبری میں دوسری راہوں کی نفی کر دی۔رسالہ مکاشفاتِ عینیہ میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مسلک سے سلوک طے کر کے ترقی کرتے ہوئے غیبِ ذات تک پہنچے ہیں۔

نسبتِ نقشبندیہ...... تجلی ذاتی دائمی ہے

سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت خاصہ کا نام "تجلی ذاتی دائمی ہے" اور یہ نسبت تمام نسبتوں سے فوق ہے۔حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

كَمَا وَقَعَ فِيْ عِبَارَاتِهِمْ اِنَّ نِسْبَتَنَا فَوْقَ جَمِيْعِ النِّسَبِ وَاَرَادُوْا بِالنِّسْبَةِ الْحُضُوْرَ الذَّاتِيَّ الدَّائِمِيَّ (دفتر اول مکتوب: ۲۱) جیسا کہ اس سلسلے کے

Marfat.com

اکابر کی تحریروں میں ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بلند و بالا ہے اور نسبت سے ان کی مراد حضور ذاتی دائمی ہے۔

قطب الارشاد حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہُ الغفار نسبتِ نقشبندیہ کی جامعیت و عظمت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔نسبت خواجگان قدس اللہ ارواحھم آں نسبت شریف کہ جامع جمیع نسبتها ست و خلاصہ و منتهائے مجموع طریقها ست (نقرات :۳۸) یعنی نسبت خواجگان رحمۃ اللہ علیہم وہ نسبت شریفہ ہے جو جمیع نسبتوں کی جامع ہے اور تمام طریقوں کا خلاصہ و منتہا ہے۔

مشائخ نقشبندیہ (رضی اللہ عنہم) اس قدر غیور اور خوددار ہیں کہ وہ کسی دھوکے باز اور پاکوب کو اپنی باطنی نسبت عطا ہی نہیں فرماتے۔حضرت خواجہ احرار کا ارشاد گرامی ہے:

خواجگان این سلسله علیه قدس الله تعالیٰ اسرارهم بهر زراقی و رقاصی نسبت ندارند کار خانهٔ ایشاں بلند است (مکتوب: ۲۴۳) اس سلسلہ عالیہ کے خواجگان رحمۃ اللہ علیہم کسی مکار اور رقاص کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے،ان کا کارخانہ بہت بلند ہے۔

چونکہ اس نسبت کا اقتباس سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولایت سے ہوا ہے۔جس طرح آپ تمام امت سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی نسبت بھی تمام نسبتوں سے افضل ہے۔اس نسبت میں لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کا فیضان شامل ہونے کی وجہ سے اس کے مزاج و مذاق میں معیت و محبت ذاتیہ،حضور و سرور اور سکون و اطمینان کا غلبہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَيَتَجَلّٰى لِلنَّاسِ عَامَّةً وَيَتَجَلّٰى لِاَبِيْ بَكْرٍ خَاصَّةً (کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۲۶۲۹) یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں پر عام تجلی فرماتا

ہے اور ابوبکر پر خاص تجلی فرماتا ہے۔ دوسری حدیث یوں ہے یَا اَبَابَکْرٍ ! اَعْطَاکَ اللّٰہُ الرِّضْوَانَ الْاَکْبَرَ فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ وَمَا الرِّضْوَانُ الْاَکْبَرُ قَالَ یَتَجَلّٰی اللّٰہُ لِعِبَادِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ عَامَّۃً وَیَتَجَلّٰی لِاَبِیْ بَکْرٍ خَاصَّۃً (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث: ۴۴۶۳) شاید اس خاص تجلی سے مراد "تجلی ذاتی دائمی" ہے۔ (واللہ اعلم)

سلسلہ نقشبندیہ میں دو راستوں سے فیض آتا ہے۔ ایک راستہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اور دوسرا راستہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ باقی تمام سلاسل طریقت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعے واصل ہوتے ہیں اور حضرات نقشبندیہ دونوں راستوں سے واصل بالذات ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام حضور وآگاہی سب سے اعلیٰ وبالا ہے اسی لئے اس سلسلہ کو "سلسلۃ الذہب" کہا گیا ہے۔

نسبتِ نقشبندیہ مجددیہ کی انفرادیت

اختصاصاتِ سلاسل کی بنیاد پر صوفیاء میں مخصوص مکاتیب فکر قائم ہوئے وہ اپنی نسبتوں اور طبائع کے میلان سے مجبور ہو کر ایک جانب عملاً مائل ہوتے ہیں اور دوسری جانب سے طبعاً گریز کرتے ہیں۔ یہ مقتضائے نسبت ہی ہے جو حضراتِ نقشبندیہ کو تواجد، ذکر بالجہر اور رقص وسماع سے دور رکھتا ہے کیونکہ ان کی نسبت صدیقی ہے، ان کا طریقِ فیض القائے سینہ بہ سینہ ہے۔ چونکہ ان کی سیر انفسی ہے لہٰذا اس نسبت میں سکوت واخفاء اور دوام حضور کا غلبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ نعرہ ہائے اشتیاق اور رقص وسماع کی طرف التفات نہیں رکھتا اور اس سلسلے میں شرع کے جواہر نفیسہ دے کر وجد وحال کے اخروٹ ومنقیٰ نہیں خریدتے اور نص (کتاب وسنت) کو چھوڑ کر فص (فصوص الحکم) کی طرف نہیں جھکتے اور فتوحاتِ مدنیہ (وحی) کے مقابلے میں فتوحات مکیہ (کشف) کی

Marfat.com

طرف التفات نہیں کرتے۔ امام طریقت عارف برحق حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی نسبت کی تجدید واحیاء پر مامور ہوئے ہیں۔

سماع ورقص اور وجد امام ربانی کی نظر میں

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اصحابِ وجد وحال، اربابِ قلوب میں سے ہیں۔ اربابِ تمکین کو وجد وحال اور رقص وسماع کی ہرگز ضرورت نہیں رہتی چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

سماع و وجد جماعه را نافع است که بتقلبِ احوال متصف اند وبه تبدلِ اوقات متسم وقتے حاضر اند و وقتے غائب گاهے واجد اند و گاهے فاقد ایشانند ارباب قلوب۔۔۔ (دفتر اول مکتوب:۲۸۵)

کچھ آگے فرماتے ہیں:

فَهُمْ اَبْنَاءُ الْوَقْتِ وَمَغْلُوْبُوْهُ فَمَرَّةً يَعْرُجُوْنَ وَ اُخْرٰى يَهْبِطُوْنَ ارباب تجلیات ذا تیه که بتمام از مقام قلب برآمده بمقلب قلب پیوسته اند و به کلیت از رقیتِ احوال بمحولِ احوال محرر گشته اند محتاج به سماع و وجد نیستند چه وقت ایشان دائمی است و حال شان سرمدی لَا بَلْ لَا وَقْتَ لَهُمْ وَ لَا حَالَ فَهُمْ اٰبَاءُ الْوَقْتِ وَ اَرْبَابُ التَّمْكِيْنِ وَ هُمُ الْوَاصِلُوْنَ الَّذِيْنَ لَا رُجُوْعَ لَهُمْ اَصْلًا وَ لَا فَقْدَ لَهُمْ قَطْعًا فَمَنْ لَّا فَقْدَ لَهٗ لَا وَجْدَ لَهٗ یعنی سماع اور وجد اس جماعت کے لئے مفید ہے جو تقلبِ احوال سے (جن کے احوال بدلتے رہتے ہیں) متصف ہیں اور تبدیلی اوقات کے ساتھ داغدار ہیں جو ایک وقت میں حاضر اور دوسرے وقت میں

Marfat.com

غائب ہوجاتے ہیں ۔ یہ لوگ واجد (اپنے مقصود کو پانے والے) ہوتے ہیں اور کبھی فاقد (گم کرنے والے) یہ لوگ ارباب قلوب ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ ابن الوقت (وقت کے بیٹے) ہیں اور وقت کے مغلوب ہیں۔ کبھی عروج کرتے ہیں اور کبھی ہبوط (نیچے آ جاتے ہیں) (لیکن ان کے برعکس) ارباب تجلیاتِ ذاتیہ جو مقام قلب سے کلی طور پر باہر آ کر مقلبِ قلب (حق تعالیٰ) کے ساتھ وابستہ ہوگئے ہیں اور کلیۃً احوال کی غلامی سے نکل کر محولِ احوال (احوال کو تبدیل کرنے والے یعنی حق تعالیٰ) کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں ۔ وہ لوگ سماع و وجد کے محتاج نہیں ہیں کیونکہ ان کا وقت دائمی ہے اور ان کا حال سرمدی ہے، نہیں بلکہ ان کے لئے نہ وقت ہے اور نہ حال ۔ یہ لوگ ابوالوقت (وقت کے باپ) ہیں اور اصحابِ تمکین (اطمینان والے) ہیں اور یہ ایسے واصل ہیں جو رجوع سے قطعاً محفوظ ہیں اور نہ فقد ہے (ان سے ان کا مقصود گم نہیں ہوسکتا) لہٰذا جن کے لئے فقد نہیں ان کے لئے وجد بھی نہیں۔

اسی مکتوب میں کچھ آگے تحریر فرماتے ہیں:

آرامِ این بزرگواران به عبادات است و تسکین در ادائے حقوقِ بندگی و طاعات۔۔۔ ایشان را احتیاج به سماع و وجد نیست عبادات ایشان را کار سماع می کند و نورانیتِ اصل از عروج کفایت می بخشند جماعه مقلدان از اهل سماع و وجد که بر عظم شان این بزرگواران واقف نیستند خود را از عشاق می گیرند و ایشان را از زهاد گوئیا عشق و محبت را منحصر در رقص و وجد میدانند یعنی ان بزرگواروں کا آرام وچین عبادات میں ہے اور ان کی تسکین بندگی وطاعات کے حقوق کی ادائیگی میں ہے ان کو سماع و وجد کی کچھ حاجت نہیں ان کی عبادات ان کے لئے سماع کا کام کرتی ہیں اور اصل کی نورانیت عروج سے کفایت کرتی ہے ۔اہل سماع و وجد کے

Marfat.com

مقلدوں کا ایک گروہ جوان بزرگواروں کی عظیم شان سے واقف نہیں ہے وہ اپنے آپ کو عشاق میں سے سمجھتے ہیں اوران کو زاہدوں میں سے جانتے ہیں گویا یہ لوگ عشق ومحبت کو رقص ووجد میں منحصر سمجھتے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:

مبتدی را سماع و وجد مضراست و منافی عروج ہر چند بشرائط واقع شود وجدِ او معلول است حالِ او وبال است حرکتِ او طبعی است تحرکِ او مشوب به هوائے نفسانی وَ اَعْنِیْ بِالْمُبْتَدِیْ مَنْ لَّا یَکُوْنُ مِنْ اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ وَاَرْبَابُ الْقُلُوْبِ مُتَوَسِّطُوْنَ بَیْنَ الْمُبْتَدِئِیْنَ وَالْمُنْتَهِیْنَ (دفتر اول مکتوب:۲۸۵) یعنی مبتدی کے لئے سماع ووجد مضر (نقصان دہ) ہے اور عروج کے منافی ہے اگرچہ شرائط کے موافق ہی کیوں نہ ہو اس (مبتدی) کا وجد علت کی وجہ سے ہے لہٰذا اس کا حال وبال ہے اس کی حرکت طبعی ہے اور اس کا تحرک ہوائے نفسانی سے مخلوط ہے اور مبتدی سے میری مراد وہ شخص ہے جو اربابِ قلوب میں سے نہیں ہے اور اربابِ قلوب وہ ہیں جو مبتدی اور منتہی کے درمیانی مقام (متوسطین) میں ہوتے ہیں۔

حقیقت نماز سے بے خبر

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

جم غفیر ازین طائفه تسکین اضطراب خود را از سماع ونغمه و وجد و تواجد جستند و مطلوبِ خود را در پردهائے نغمه مطالعه نمودند لاجرم رقص و رقاصی را دیدنِ خود گرفتند باآنکه شنیده باشند مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً بلے اَلْغَرِیْقُ یَتَعَلَّقُ بِکُلِّ حَشِیْشٍ

Marfat.com

وَ حُبُّ الشَّیْیءِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ اگر شمہ از حقیقتِ کمالاتِ صلوٰتیہ بر ایشاں منکشف شدے ھرگز دم از سماع و نغمہ نزدندے و یادِ وجد و تواجد نہ کردندے۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند (دفتر اول مکتوب:۲۶۱)

ترجمہ: اس طائفہ کی ایک کثیر جماعت نے اپنے اضطراب و بے قراری کی تسکین کو سماع و نغمہ اور وجد و تواجد میں تلاش کیا اور اپنے مطلوب کو نغمہ کے پردوں میں مطالعہ کیا اور رقص و رقاصی کو اپنا مسلک بنالیا ہے حالانکہ انہوں نے سنا ہوگا مَاجَعَلَ اللهُ فِي الْحَرَامِ شِفَاءً (اللہ تعالیٰ نے حرام چیز میں شفا نہیں رکھی) ہاں اَلْغَرِیْقُ یَتَعَلَّقُ بِکُلِّ حَشِیْشٍ وَ حُبُّ الشَّیْیءِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ (ڈوبنے والا شخص ہر ایک تنکے کا سہارا ڈھونڈتا ہے اور کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرہ کردیتی ہے) اگر نماز کے کمالات کی کچھ بھی حقیقت ان پر منکشف ہوجاتی تو وہ ہرگز سماع و نغمہ کا دم نہ بھرتے اور وجد و تواجد کو یاد نہ کرتے۔

ع جب حقیقت نہ ملی ڈھونڈ لی افسانے کی راہ

بدعت فی الطریقت

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

جماعه از متاخرین خلفائے ایشان ترک اوضاع این بزرگواران گرفته بعضے امور درین طریق احداث نموده اند و سماع و رقص و جهر اختیار کرده منشاء آن عدم وصول است به حقیقت نیات اکابر این خانوادهٔ بزرگ خیال کرده اند که به این محدثات و

Marfat.com

مبدعات تکمیل وتتمیم این طریقه می نمایند ندانسته اند که در تخریب و اضاعت آن می کوشند (دفتر اول مکتوب:۲۸۶)

ترجمہ: سلسلہ نقشبندیہ کے خلفائے متاخرین کی ایک جماعت نے ان بزرگوں کے اوضاع واطوار کو ترک کر کے بعض ایسے نئے امور مثلاً سماع و رقص اور ذکر جہر اختیار کر لیے ہیں۔اس کی وجہ عدم وصول ہے یہ لوگ اس بزرگ خاندان کے اکابرین کی نیتوں کی حقیقت تک نہیں پہنچے اور خیال کر بیٹھے ہیں کہ ان محدثات (نئی باتوں) اور مبدعات (بدعتوں) سے اس طریقہ کی تکمیل و تتمیم کر رہے ہیں حالانکہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح سے وہ طریقہ کو خراب اور ضائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اپنی طریقت کی حفاظت اہم ترین امر ہے

آج کل اکثر نقشبندی اور مجددی حضرات حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے برعکس تواجد، ذکرِ جہر اور رقص وسماع کی رسموں پر عمل پیرا ہیں اور اس نسبتِ جامعہ کے باطنی فیوض و برکات سے خالی ہیں اور دوسرے سلاسل کی طرح اس سلسلہ کے لوگوں میں بھی تعلیم و تربیت کا تفاوت اور عملی طریقت کا فقدان نظر آرہا ہے۔افسوس کہ اس خالص نسبت کے حامل افراد بہت کم ہیں اور یہ نسبت کبریتِ احمر (سرخ گندھک) سے بھی زیادہ نایاب ہے۔

اس کی چند وجوہات ہیں

پہلی وجہ.....یہ ہے کہ انہوں نے اس نسبت کی اصل حقیقت سے بے خبری کی بناء پر محض اپنی دکانوں کو چمکانے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔

دوسری وجہ .....یہ ہے کہ مجددی تعلیمات کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے جس

Marfat.com

ذہانت، استعداد اور اخلاص کی ضرورت تھی اس کے فقدان سے اس نسبت کے صحیح خدوخال اپنے مریدوں پر واضح اور وارد نہ کرسکے اور خود بھی اس نسبت کی علمی اور عملی تشکیل سے محروم رہ گئے۔

تیسری وجہ.....یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنی نسبت کے ساتھ ساتھ دوسری نسبتوں سے بھی اختلاط وانتساب رکھتے ہیں۔لامحالہ اپنے مزاج کی مجبوری اور اپنی طبع کے میلان کے سبب جس نسبت کا غلبہ پاتے ہیں اسی پر فریفتہ ہوکر وہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔(وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ) حالانکہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نسبت میں دوسری نسبت کو خلط ملط کرنے پر سختی سے منع فرمایا ہے۔آپ نے ارقام فرمایا:

اِحداثے که دَر طریقت پیدا کنند نزدِ فقیر کم از بدعتے نیست... چون امرِ محدث در طریقت پیدا شد راهِ فیوض و برکاتِ آن طریق مسدود گشت پس محافظتِ طریقت از اهم مهام آمد

(دفتر اول مکتوب:۲۶۷) یعنی وہ نئی بات جو طریقت میں پیدا کرتے ہیں فقیر کے نزدیک بدعت سے کم نہیں جب کوئی نیا طریقہ سابقہ طریقت میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے فیوض وبرکات کا راستہ بند ہوجاتا ہے۔اس لئے اپنی طریقت کی حفاظت اہم ترین امر ہے۔(مستفاد از سرمایہ ملت کا نگہبان)

Marfat.com

مجدد مأة خامسہ

عالم ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ العزیز

(مختصر تعارف)

آپ کا اسم گرامی یوسف، کنیت ابو یعقوب، سراج الامۃ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۲ صفر ۴۴۱ھ کوہِ سفید کے دامن میں واقع ہمدان کے نواحی گاؤں میں ہوئی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں بغداد آکر حضرت ابواسحاق شیرازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کر کے فقہ و اصول فقہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔ علاوہ ازیں دیگر جید علماء و مشائخ سے اکتساب علم کر کے تفسیر و حدیث، اصول و فروع اور فقہ و تصوف پر کامل دسترس حاصل کی۔ آپ علمی فوقیت اور حاضر جوابی کی وجہ سے مناظرے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ بقول کسے

چنیں گفتہ ست آں شمع دل افروز
ہمہ دان یوسف ہمدان یکے روز

آپ شیخ الشیوخ حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی تربیت و خلافت پا کر ساٹھ برس مسند دعوت و ارشاد پر متمکن رہے۔ آپ پانچویں صدی کے مجدد، غوثِ وقت، امام عصر، صاحبِ آیات باہرہ اور کرامات ظاہرہ تھے۔ بغداد، اصفہان، عراق، خراسان، سمرقند اور بخارا جیسے دیار و امصار اور ممالک میں آپ کی دعوت وارشاد کا شہرہ تھا۔ اس لئے علمائے راسخین اور عرفائے کاملین کا مرکز و مرجع تھے۔ خواجہ خواجگان

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ آپ کی صحبت و خدمت میں رہے۔ آپ کی مجلس میں علماء، فقہاء اور صلحاء کا جمِ غفیر ہوا کرتا تھا جو آپ کے فرمودات و فیوضات سے مستفیض ہوتے تھے آپ کی خانقاہ و مدرسہ کو احتراماً کعبہ خراسان کہا جاتا تھا۔

حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا

یوسفِ همدان امام روزگار
صاحب اسرار جهان بینائے کار
یوسف همداں که چشم راه داشت
سینه پاک و دل آگاه داشت

غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول جب آپ بغداد تشریف لائے تو آپ نے میرے تمام احوال بیان کر کے میرے تمام اشکالات کا حل فرما دیا اور دعوت و تبلیغ کے لئے برسرِ منبر آنے کی تلقین کر کے شجر سایہ دار ہونے کی بشارت بھی سنائی۔ چنانچہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ حسنہ اور دعوت و تحریک نے مسلمانوں میں جذبۂ جہاد و شوقِ شہادت کا شعور بیدار کیا کہ ہزاروں عراقی مجاہدین سلطان نورالدین زنگی اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہما کی افواج میں شامل ہو کر صلیبیوں کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔ بالآخر مسلمانوں نے بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر کے فلسطین و شام کو آزاد کروالیا۔ یوں شیخ جیلانی کی تبلیغ و دعوت اور شیخ ہمدانی کی فراست و بشارت سے ملت اسلامیہ کو عظمتِ رفتہ عطا ہوئی۔ (وللہ الحمد)

آپ کے دستِ حق پرست پر آٹھ ہزار آتش پرستوں نے اسلام قبول کیا بے شمار لوگ تائب اور واصل باللہ ہوئے۔ شیخ صنعان دین عیسائیت سے تائب ہو کر قسطنطنیہ میں آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ آپ کے اس تصرف و کرامت کا یہ واقعہ اس دور میں عالم اسلام میں زبان زد خاص و عام تھا جس سے لوگ آپ کے اور بھی گرویدہ

Marfat.com

ہو گئے۔

آپ کی دعا مستجاب، توجہ اکسیر اور زبان سیف تھی۔ آپ ۵۰۵ھ میں ایک مرتبہ جامعہ نظامیہ بغداد میں شریعت و طریقت کے امام کی حیثیت سے اہل علم سے وعظ فرما رہے تھے۔ آپ کی فصاحت و بلاغت اور پند و موعظت سے مجمع مسرور و مسحور تھا۔ ابن سقہ نامی فقیہہ نے بدنیتی سے سوال کرتے ہوئے آپ کو ٹوکا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ تمہارے کلام سے کفر کی بدبو آتی ہے۔ چنانچہ وہ ملک روم سے آئے ہوئے سفیر کے ساتھ قسطنطنیہ میں جا کر عیسائی ہو کر مرا۔

غالباً اسی قیام کے دورانِ وعظ دو فقیہوں نے بربنائے حسد آپ کو کہا ''چپ رہو کہ تم بدعتی ہو'' آپ کی زبان سے نکلا خاموش رہو تمہیں موت آئے۔ چنانچہ وہ دونوں اسی وقت مر گئے۔ بقول کسے

جراحتے که ز تیغِ زباں رسد به دلے

به هیچ مرهمے راحت نکو نخواهد شد

آپ نے ارشاد فرمایا کہ دورانِ ذکر، ذاکر کے لئے پانچ طہارتیں لازم ہیں پھر ذکر کی تاثیر و برکت ذاکر کے قلب و روح میں سرایت کرتی ہے۔

اول...... طہارتِ چشم، دوم...... طہارتِ گوش، سوم...... طہارتِ لسان، چہارم...... طہارتِ شکم، پنجم...... طہارتِ صحبت۔

آپ نے تقریباً ۹۵ برس کی عمر میں ۱۷ رجب المرجب ۵۳۵ھ میں وصال فرمایا۔ مزار فیض آثار مرو (ترکمانستان) میں زیارت گاہ خواجہ یوسف کے نام سے معروف اور مرجع خلائق ہے۔ آپ کی تاریخ ارتحال کان امام العرفاء ہے۔

رسالہ

در بیانِ توحید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال الشیخ الامام العالم المحقق العارف ابو یعقوب
یوسف بن ایوب الھمدانی قدس روحہ العزیز

توحید[1] کے متعلق گفتگو کرنا اور سننا ہر شخص کے لئے روا ہے خواہ وہ حقیقتِ توحید سے متحقق ہو خواہ حقیقتِ توحید سے متحقق نہ ہو۔ کیونکہ حقیقتِ توحید آسمان وزمین کی مخلوق سے ان کی صورتِ توحید کی وجہ سے محجوب ہے۔ عام مؤمن اپنے نفس کی وجہ سے

---

[1] ...... توحید بروزنِ تفعیل وحدت سے ماخوذ ہے اور وحدت سے واحد مشتق ہے واحد کا معنی ایک اور توحید کا معنی ایک کرنا کے آتے ہیں دستور العلماء جلد اول میں ہے التوحید فی اللغۃ یگانہ کردن۔ لغوی اعتبار سے اللہ تعالیٰ ایسی توحید سے منزہ ہے حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں "یکے کہ منزہ است از یکے" (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب: ۷۰) علاوہ ازیں واحد عدد اور شمار ہے اور واحد کی اقسام خمسہ میں سے پہلی چار قسمیں (واحد جنسی، واحد نوعی، واحد عددی اور واحد اتصالی) میں وحدت عارضی اور منقسم ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے منافی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے تعدد و تقسیم، ترکیب و تبعیض، امکان و حدوث، مجانست و مماثلت اور اتصال و انفصال سے قطعاً پاک ہے البتہ اللہ تعالیٰ کی وحدت عارضی نہیں بلکہ اس کی وحدت اصلی، ذاتی اور مستقل ہے آیت کریمہ و الھکم الہ واحد (البقرہ: ۱۶۳) میں اللہ تعالیٰ کی وحدت ذاتی اور حقیقی بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ

Marfat.com

صورتِ توحید سے مجوب ہیں۔ خاص مؤمن اپنے قلب کی وجہ سے صورتِ توحید سے مجوب ہیں۔ عام مقربین اپنے سر کی بناء پر صورتِ توحید سے مجوب ہیں۔ خاص مقربین اپنی روح کی بنا پر صورتِ توحید سے مجوب ہیں۔ عام پیغمبراں کرام علیہم السلام اپنے غیب کی بنا پر صورتِ توحید سے مجوب ہیں اور خاص پیغمبراں عظام علیہم السلام اپنے غیب الغیب کی بنا پر صورتِ توحید سے مجوب ہیں۔

عام مؤمن جو موحد ہیں وہ حقیقتِ توحید سے نہیں بلکہ نفسانی صورتِ توحید سے موحد ہیں۔ خاص مؤمن جو موحد ہیں وہ حقیقتِ توحید سے نہیں بلکہ قلبی صورت توحید سے موحد ہیں۔ عام مقربین جو موحد ہیں وہ حقیقتِ توحید سے نہیں بلکہ سرئ صورتِ توحید سے موحد ہیں۔ خاص مقربین جو موحد ہیں، وہ حقیقتِ توحید سے نہیں بلکہ روحی صورتِ توحید سے موحد ہیں۔ عام پیغمبران کرام علیہم السلام حقیقتِ توحید سے نہیں بلکہ غیبی صورتِ توحید سے موحد ہیں اور رسل عظام علیہم السلام حقیقتِ توحید سے نہیں بلکہ غیبِ غیبی صورتِ توحید سے موحد ہیں۔

میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد گرامی ہے واللہ تعالی واحدٌ لا من طریق العددِ ولکن من طریقِ انه لاشریك له (قل ھواللہ احد) (الفقہ الاکبر: ۱۴) یعنی اللہ تعالیٰ بطریق عدد واحد نہیں بلکہ لاشریک لہٗ ہونے کے اعتبار سے واحد ہے جبکہ قل ھو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی احدیت کا ذکر ہے جو شمار و حساب اور علم و عقل کی حدود سے وراء ہے کیونکہ ہر ماسوی کو فنا ہے صرف ذات اللہ کو ہی بقا ہے کل من علیھا فان ٥ ویبقی وجه ربك ذ والجلال والاکرام (الرحمٰن: ۲۶۔۲۷)

غرضیکہ ''واحد'' میں اللہ تعالیٰ کی وحدتِ مطلقہ اور ''احد'' میں احدیتِ الٰہیہ کا بیان ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یگانہ ہے اس کی ذات کی طرح اس کی صفات و افعال بے چون اور بے چگون ہیں وہ ممکنات کی صفات و افعال کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتیں کیونکہ کوئی ممکن کسی امر میں

حقیقتِ توحید[۲] ان تمام صورتوں میں ہے ورنہ، نہ صورت ہے اور نہ توحیدِ صورت ہے البتہ صورتِ توحید ہے۔ کیونکہ صورت میں توحید، صورتِ توحید بے صورتِ توحید ہے اور توحید میں صورتِ توحید، بے توحیدِ صورت ہے۔

صورتِ حقیقتِ توحید بے اشارت و بے علامت ہے اور بے بیان و بے عبارت ہے۔ بے عیان و بے رؤیت ہے اور بے برہان و بے معرفت ہے۔ کیونکہ حقیقتِ توحید، اشارت اور علامتِ اشارت ہے اور بیان وعبارت میں، بیان وعبارت ہے اور عیان و رؤیت میں عیان ورؤیت ہے اور برہان ومعرفت میں برہان ومعرفت ہے۔ اشارہ و علامت پردۂ توحید ہے نہ کہ توحید اور بیان وعبارت، کسوتِ توحید ہے نہ کہ توحید ہے اور عبارت ورؤیت، حجابِ توحید ہے نہ کہ توحید ہے۔

ا......**مثال توحید**......آتش و آفتاب میں حرارات ونور کی مانند ہے۔ آتش و آفتاب بھی ہے اور آتش و آفتاب نہیں بھی۔ عینِ آتش بھی ہے اور عین آفتاب بھی۔ غیر آتش بھی ہے اور غیر آفتاب بھی، آتش و آفتاب کی صفت بھی ہے اور آتش و آفتاب کی صفت نہیں

بھی اس کے ساتھ شریک نہیں ہے البتہ مشارکتِ اسمی اور مناسبتِ لفظی بحث سے خارج ہے۔

۲ ...... رمزِ توحید سے نا آشنا، رسمی موحد، توحید کا زبانی اقرار کر کے توحید قالی کے مدعی ہیں مگر تصدیق قلبی سے محروم اور توحید حالی سے بے بہرہ ہیں

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

درحقیقت مسئلہ توحید، گفت وشنید اور تدریس وتبلیغ سے حل نہیں ہوسکتا بلکہ یہ مسئلہ پینے پلانے سے تعلق رکھتا ہے۔ عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا

جنہاں اک گھٹ بھر کے پیتا وحدت دے مدلالوں
علم کلام یاد نہ رہیا گذرے قال مقالوں

Marfat.com

بھی ۔فعلِ آتش و آفتاب بھی ہے اور فعلِ آتش و آفتاب نہیں بھی ۔ ذات بھی ہے، صفات بھی ہے اور فعل بھی ہے اور نہ ذات ہے، نہ صفات ہے، نہ فعل ہے۔

توحید موحداں، ان کی حرارت و نور واحدی ہے ان کا عین بھی ہے اور ان کا غیر بھی ۔ان کا مفعول و فاعل بھی ہے اور ان کا مفعول و فاعل نہیں بھی ۔ نہ ان کا عین ہے اور نہ ان کا غیر ہے۔ نہ ان کی صفت ہے، نہ ان کی ذات ہے۔ نہ ان کا فعل ہے نہ ان کا مفعول ہے اور نہ ان کا فاعل ہے۔

۲......**مثالِ توحید**...... پانی میں لین ،طراوت (تازگی) اور ملابست کی طرح ہے جو عینِ آب بھی ہے اور غیر آب بھی ،صفتِ آب بھی ہے اور فعلِ آب بھی ۔ فاعلِ آب بھی ہے اور مفعولِ آب بھی ۔ نہ عینِ آب ہے نہ غیرِ آب ہے۔ نہ صفتِ آب ہے نہ فعلِ آب ہے اور نہ فاعلِ آب ہے نہ مفعولِ آب ۔

۳......**مثالِ توحید**...... خاک میں کدورت ،خشونت (کھردراپن) اور صلابت (سختی) کی سی ہے جو عینِ خاک بھی ہے اور غیرِ خاک بھی ،صفتِ خاک بھی ہے اور فعلِ خاک

توحید......شرابِ مصفا ہے، نشۂ صہبا ہے، مستئ ہوش ربا ہے، ذوقِ دل کشا ہے، عشقِ بے بہا ہے، دردِ لا دوا ہے، نسخۂ کیمیا ہے، شربتِ جام فنا ہے، لذتِ دوام بقا ہے۔ مئے توحید ایسا نشہ ہے جو مرشد کے ذریعے چڑھتا ہے اور عشق کے ذریعے بڑھتا ہے اور بندے کو خدا سے ملا دیتا ہے۔

مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھے مئے لا الہ الا ھو

شرابِ توحید کا متوالا، دنیا کے مئے نوشوں کو یوں دعوتِ فکر دیتا ہے

جام پر جام پینے سے کیا فائدہ رات گذری تو ساری اُتر جائے گی
تیری نظروں سے پی ہے خدا کی قسم! عمر ساری نشے میں گذر جائے گی

(مستفاد از البیان جلد اول، البینات شرح مکتوبات جلد دوم)

Marfat.com

بھی۔ فاعلِ خاک بھی ہے اور مفعولِ خاک بھی۔ اور نہ عینِ خاک ہے نہ غیرِ خاک ہے۔ نہ صفتِ خاک ہے نہ فعل خاک ہے۔ اور نہ فاعلِ خاک ہے نہ مفعولِ خاک ہے۔

۴...... **مثال توحید...... توحید موحد**، اس کا عین بھی ہے اور اس کا غیر بھی ہے۔ اس کی صفت بھی اور اس کا فعل بھی۔ اس کا فاعل بھی ہے اور اس کا مفعول بھی، نہ اس کا عین ہے نہ اس کا غیر ہے۔ نہ اس کی صفت ہے نہ اس کا فعل ہے، نہ اس کا فاعل ہے نہ اس کا مفعول ہے۔

یہ ہے بیانِ توحید، علامۃ الناس کی عقل کے مطابق اور یہ ہے بیان نمودِ خلق میں نبودِ خلق کا اور یہ ہے بیان بطونِ حق کے ساتھ ظہورِ حق کا۔

(تمت الرسالة بعون الله تعالیٰ)

رسالہ

در آدابِ طریقت

(عالم ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو مرید[1] اپنے پیر کی صحبت سے محروم ہو، اُسے چاہئے کہ وہ روزانہ گروہ صوفیاء کے ملفوظات مقدسہ[2] میں سے آٹھ (۸) اوراق مطالعہ کیا کرے تاکہ وہ ملفوظات اس کے دل کی حیات کا سبب بن جائیں۔ پس اسے چاہئے کہ اپنے طور طریقوں کی بنیاد چار ارکان پر رکھے۔

---

[1] ...... مُرید باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مادۂ اشتقاق ارادت ہے۔ مرید اس بندۂ مومن کو کہا جاتا ہے جو کسی شیخ کامل مکمل کے دست حق پرست پر قرب حق کی خاطر شرف بیعت حاصل کرے تاکہ شیخ اُسے راہِ طریقت کی منازل و مدارج طے کروا کر واصل باللہ کردے۔ مقولہ المرید لایرید اِلا اللہ کے مصداق یہی حقیقی مرید ہوتا ہے۔ اس قسم کے مرید بمشکل دو فیصد ہوتے ہیں۔ ۹۵ فیصد خرافاتی مرید ہوتے ہیں جبکہ ۳ فیصد رسمی مرید ہوتے ہیں۔ تصوف رسم و اسم کا نام نہیں بلکہ صدق و یقین اور اخلاص سے عبارت ہے جسے حدیث جبریل میں احسان کہا گیا ہے۔

[2] ...... علمائے راسخین اور عرفائے کاملین تصفیہ باطن اور تزکیہ نفس ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی نفسانی خباثتوں اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہوتے ہیں اس لئے ان کا کلام الہام رحمانی اور علم لدنی کا ثمرہ ہوتا ہے۔ بنابریں وہ کلام علل معنویہ اور امراض قلبیہ کے لئے باعث شفاء اور مہجوروں کیلئے قرب آشنا ہوتا ہے۔

بر مرید صادق صاحبِ تمیز — ہست ذکر سیرتِ پیران عزیز
ذکر پیراں تازہ ایمانش کند — قصۂ شاں جلوہ بر جانش کند

Marfat.com

رکنِ اول

ریاضتِ نفس [۳] ہے جس کی تفصیل، طویل ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کا خورد و نوش، نیند اور لباس بقدر حاجت ہو، نہ کہ بقدرِ شہوت۔ اگر اسے روزانہ ایک بار کھانا کفایت کرے تو دوبارہ ہرگز نہ کھائے اور اگر کھانا بقدر کفایت ہو تو سیر ہو کر نہ کھائے۔ بھوک اصل عظیم ہے جو مرید اپنی روش کو اس اصل کے مطابق نہیں کرتا، غالب ہے کہ وہ عالم بالا سے عالم اسفل میں آ گرے اور تباہ و برباد ہو جائے۔ جب تک نفس امارہ مطیع نہیں ہو جاتا، شیطان دور نہیں ہو جاتا، دنیاوی خیال اس کی نگاہوں سے محو نہیں ہو جاتا اور نفسانی خواہشات کا امالہ نہیں ہو جاتا اُسے گوہر مقصود نہیں مل سکتا۔ جب تک سالک طویل مدت بھوک کو اپنا پیشہ اور حرفہ نہیں بناتا، یہ مذکورہ معانی اسے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔

سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ الحکایات جند من جنود اللّٰہ یقوی بھا قلوب المریدین (رسالہ قشیریہ) یعنی مشائخ کرام کی حکایات و ملفوظات خدائی لشکر ہیں جن سے مریدوں کے دل قوی ہو جاتے ہیں۔

چو زور بر دلِ مردِ خدا پرست آرد — ہجوم نفس و ہوا کز سپاہِ شیطانند

چہ تاب آنکہ براں رہزناں شکست آرد — بجز جنودِ حکایات رہنمایاں را

۳ ...... اہل اللہ کے نزدیک نفس سے مراد ایسا لطیف وجود ہے جو اخلاق ذمیمہ کا مورد و مصدر ہے جیسے کان سننے کا، ناک سونگھنے کا اور زبان چکھنے کا مرکز و مصدر ہیں اسی طرح نفس اخلاق ذمیمہ اور عاداتِ رذیلہ کا لطیف محلِ اتصاف ہے۔ ابلیس، نفس کی جہتِ ضلالت کا مظہر ہے۔ اسے انسانوں پر نفس کی وساطت سے ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ حدیث قدسی عادنفسک فانھا انتصبت بمعاداتی کے مطابق نفس بلا کا ضدی اور ہٹ دھرم واقع ہوا ہے۔ نفس، عالم خلق کے لطائف خمسہ میں سے ایک لطیفہ ہے جس کا مقام جسم انسانی میں وسطِ پیشانی یا ناف کے متصل ہے۔ نفس کی معروف تین قسمیں ہیں۔ (۱) نفس امارہ (۲) نفس لوامہ (۳) نفس مطمئنہ۔ جو نفس عاداتِ سفلیہ سے مغلوب ہو اُسے نفس امارہ کہتے ہیں۔ انّ النفس لامّارۃ بالسوء (یوسف: ۵۳) جو نفس ریاضت اور مجاہدہ کے نور کی برکت سے معصیت پر ملامت کا

دوسری ریاضت، عزلت ہے۔ اس کی شرائط بہت ہیں جن کی شرح کا یہ رسالہ متحمل نہیں ہے۔ خلوت گزینی اور عزلت نشینی مبارک ہے۔ اس کے ثمرات میں سے ایک قلبی نگاہ داشت ہے لہٰذا قلبی جمعیت، خلوت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

ریاضت کی دیگر اقسام میں سے ایک قسم کم خوابی ہے۔ کیونکہ نیند عمر کو ضائع کرتی ہے، جسم کو سُست کرتی ہے اور نشاطِ کار (قلبی اطمینان) کو ختم کر دیتی ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ [۴] نے ارشاد فرمایا:

اظہار کرتا ہوا اُسے نفس لوامہ کہتے ہیں۔ ولا اقسم بالنفس اللوّامة (القیامۃ: ۲) جو نفس مزکی و مطہر ہو کر صلاح و فلاح کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہو جاتا ہے اُسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ یایتھا النفس المطمئنة ۝ ارجعی الی ربك راضية مرضية (الفجر: ۲۷-۲۸) (تفصیلات البینات شرح مکتوبات جلد اوّل مکتوب: ۲۲ میں ملاحظہ فرمائیں)

[۴] ...... حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے ضلع طوس کے شہر طاہران میں ۴۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے استاد امام الحرمین عبدالمالک جوینی کی وفات کے بعد ۴۷۸ھ میں سلطان نظام الملک طوسی نے آپ کو امام الحرمین کا منصب اعلیٰ اور جامعہ نظامیہ بغداد کی مسند تدریس پیش کئے۔ آپ نے لسان خراسان حضرت بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ (پیشوائے نقشبنداں) کے دست حق پرست پر شرفِ بیعت کے بعد روحانی تربیت حاصل کی۔ آپ پانچویں صدی ہجری کے مجدد تھے کہ فلاسفہ کی بذریعہ تحریر و تقریر، تردید فرما کر اسلام کے صحیح خدوخال امت مسلمہ کے سامنے پیش کئے اور حجۃ الاسلام کے لقب سے مشرف ہوئے۔ آپ نے بعمر ۲۰ برس تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ دس سال صحرا نوردی اور بادیہ پیمائی میں گزارنے کے باوجود ۵۴ برس کی عمر میں قواعد العقائد، المنقذ من الضلال، کیمیائے سعادت، احیاء العلوم (۴ جلدیں) اور تفسیر یاقوت التاویل (۴۰ جلدیں) تحریر فرمائیں۔
بوقت وصال بعض تلامذہ نے وصیت کی فرمائش کی تو اخلاص کی تلقین کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا، علیك بالاخلاص، بروز پیر ۵۰۵ھ علم و فضل کا یہ آفتاب سینے پر بخاری شریف رکھے ہوئے عالم فنا سے عالم بقا کی طرف کوچ کر گیا۔ آپ کی تحریر فرمودہ رباعی ملاحظہ ہو۔

اے کان بقا در چہ بقائے کہ نہی   اے ذات از ذات تو جہت مستغنی
در جائے نہ کدام جائے کہ نہی   آخر تو کجائی کہ کجائے کہ نہی

Marfat.com

مرید کو چاہئے کہ وہ دن رات میں آٹھ گھنٹوں سے زیادہ نہ سوئے۔ جس شخص نے ایسا کیا اس کی تہائی عمر ضائع ہوگی، بس یہی کافی ہے کہ اس کی عمرِ عزیز کا تہائی حصہ ہی ضائع ہو۔ وہ خوردن اور خفتن (کھانا پینا اور سونا) جو شرائط کے ساتھ ہوں کم تر نقصان رکھتے ہیں۔

اس کی شرائط بہت ہیں۔ اول درجہ یہ ہے کہ خورد و نوش کی حاجت ہو۔ بھوک کے وقت باطہارت ہو، ایک برتن میں برادرانِ طریقت سے مل کر کھائے، لقمہ چھوٹا لے۔ کھانا باشرہ نہ ہو۔ کوئی لقمہ ذکرِ حق کے بغیر نہ کھائے اور ہاتھ منہ دھونا ہر حال میں پیش نظر رکھے۔

مرید کو سوتے وقت چاہئے کہ وہ باطہارت (باوضو) ہو، معدہ پُر نہ ہو، سوتے وقت ماثورہ دعائیں جو قرآن وحدیث میں آئی ہیں، پڑھے۔ درود وسلام پڑھتا اور ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے نیند آجائے۔ جب بیدار ہو کر اٹھے تو پہلے...... ذکر کرے، دوم...... طہارت (غسل/وضو) کرے، سوم...... نماز ادا کرے نیز کوشش کرے کہ طلوعِ آفتاب تک نہ سوئے۔

رکن دوم

یہ ہے کہ مرید کو چاہئے کہ اس کا لقمہ اور لباس رزق حلال [5] سے ہو کیونکہ لقمہ

---

۵ ...... اللہ تعالیٰ عزوجل ہر جاندار کے رزق کا کفیل وضامن ہے۔ جیسا کہ وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقھا سے آشکارا ہے۔ مگر کسب حلال کی طلب ایک اہم فریضہ اور رزق حلال کمانے والے کو اللہ کا حبیب کہا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشادات نبویہ ﷺ طلب کسب الحلال فریضة بعد فریضة (شعب الایمان رقم الحدیث: ۸۴۸۲) اور الکاسب حبیب اللہ سے معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ غیر محتاط شخص کی طلب وکسب سے حاصل شدہ رزق میں حلال وحرام کی آمیزش کا قوی امکان ہوتا ہے یوں وہ

Marfat.com

رزق مشکوک ومشتبہ کے قبیل سے ہوجاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے کلوا من طیبات ما کسبتم کے مطابق حلال کمائی سے طیب وپاکیزہ کھانے کا حکم دیا ہے۔

کسی شخص نے حضرت ابوعبداللہ بن سالم بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا، کیا ہم کسب رزق کی عبادت میں مشغول رہیں یا توکل اختیار کریں؟ انہوں نے فرمایا، توکل رسول اللہ ﷺ کا حال ہے اور کسبِ رزق رسول اللہ کی سنت ہے۔ کسب رزق کی سنت توکل سے عاجز ضعیف الحال کے لئے قائم کی گئی۔ سو اس کیلئے طلبِ معاش وکسب جائز ہے تاکہ وہ سنت کے درجہ سے نہ گرے جس طرح کہ درجۂ حال سے ساقط ہوگیا ہے جس بندۂ مومن کو توکل کا حال ملا ہو اس کے لئے حال کی وجہ سے کسب رزق مباح نہیں کہ کہیں کسب پر ہی اعتماد نہ کر بیٹھے البتہ کسبِ معاونت اس کیلئے جائز ہے۔

جس خوش بخت کو توکل علی اللہ کی نعمت عظمیٰ نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نور حکمت کی بدولت اسے ایسا قلبی سکون وقرار عطا فرماتا ہے کہ اس کی ہر حاجت کی ایسی سبیل پیدا ہوجاتی ہے کہ اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ آیات کریمہ ومن توکل علی اللہ فھو حسبہٗ (طلاق: ۳) اور من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (طلاق: ۲) میں حال توکل کا ہی بیان ہے بذریعہ توکل حاصل ہونے والی فتوحات (رزق وغیرہ) طیب ہی ہوتی ہیں کیونکہ طیب کے خزانوں سے آتی ہیں۔ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ظاہر میں تو آپ کوئی کام وکسب نہیں کرتے پھر کھاتے کہاں سے ہیں؟ فرمایا: میرا خدا تو کتے اور خنزیر کو بھی رزق دیتا ہے کیا یہ سمجھتے ہو کہ بایزید کو نہ دے گا۔ اہل اللہ فرماتے ہیں رزق العوام فی یمینھم ورزق الخواص فی یقینھم عوام کا رزق ان کے ہاتھ میں ہے اور خواص کا رزق ان کے یقین میں ہے۔

بارگاہ ربوبیت میں وہی اعمال صالحہ شرفِ قبولیت پاتے ہیں جن کا صدور رزق حلال کے باعث ہوتا ہے خصوصاً نماز میں حضور، وقوف وآگاہی سے کھائے ہوئے رزق حلال سے ہی ملتا ہے بلکہ عارف باللہ خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا کرنے سے تو ذکر وفکر کی بھی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا۔

علم وحکمت زاید از نانِ حلال — عشق ورقت آید از نانِ حلال

Marfat.com

حرام سے نورِ دل حاصل نہیں ہوتا اور حرام لباس سے قلبی صفائی اور عبادت کی لذت صورت نہیں پکڑتی۔ حضرت شیخ جنید قدس سرہٗ[٦] کہتے ہیں:

بِصَفَاءِ الطَّعْمِ وَالْمَسْكَنِ يَصْلَحُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

(خوراک اور رہائش کی پاکیزگی سے تمام معاملات درست ہوجاتے ہیں)۔

یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ راہِ حق کے مرید اور راہِ آخرت کے مسافر کو مشغولیات سے فراغت اور آزادی زیادہ ملے تو وہ تھوڑے مال کو پسند کرے گا۔ آدمی کے لئے لباس، خوراک اور رہائش تینوں چیزیں ضروری ہیں۔ جب یہ تینوں چیزیں پاک اور حلال ہوں گی تو اس کے تمام کام نیک ہوں گے۔

جس طرح حرام اور گناہ سے احتیاط اور پرہیز واجب ہے اسی طرح حرام

٦...... سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جنید کے ہاں بغداد میں متولد ہوئے۔ آپ حضرت امام ابوسفیان ثوری، حضرت شیخ محمد قصاب اور حضرت حارث محاسبی کے مصاحبین اور تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور خلیفہ ہیں۔ آپ صوفیاء کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ آپ شیخ علی الاطلاق، قطب بالاستحاق، منبع انوار و اسرار تھے۔ آپ کے اقوال اہل طریقت میں بطور حجت تسلیم کئے جاتے ہیں۔ آپ نے ساٹھ برس تک کبھی تکبیرِ اولیٰ قضا نہیں کی۔ دوران نماز دنیوی اندیشہ راہ پاتا تو از سرِ نو نماز ادا کرتے اور اگر عاقبت کا خیال آجاتا تو سجدہ سہو بجالاتے۔ آپ نے فرمایا تصوف وہ خلق کریم ہے جسے کریم شخص، کریم زمانے میں، کریم آدمی سے کریم قوم کے درمیان بیان کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا، انبیائے کرام کا کلام خبرِ حضور اور صدیقین کا کلام رموزِ مشاہدہ سے معمور ہوتا ہے۔ خبر کا تعلق نظر اور مشاہدہ کا تعلق فکر سے ہوتا ہے، خبر دیدار پر مبنی ہوتی ہے اور رمز کا تعلق غیر سے ہوتا ہے اس لئے اولیاء کا منتہائے کمال انبیاء کا مقام ابتدا ہوتا ہے۔ آپ کا وصال مبارک ۲۹۷ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک حضرت سری سقطی کے مزار کے متصل بغداد شریف کے قبرستان میں ہے۔

Marfat.com

خوروں اور فاسقوں کی صحبت ومجالست [ک] سے اجتناب کرنا چاہئے بلکہ جو شخص راہِ راست پر نہیں اور تیری راہ پر گامزن نہیں ہے اس سے دور رہنا چاہئے۔ کیونکہ سالک کو کوئی چیز

ک ...... اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو لوگوں کی تعلیم وتزکیہ کے لئے مبعوث فرمایا اور آیہ کریمہ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ (الکھف الایۃ:۲۸) کے مطابق لقائے ربانی اور رضائے رحمانی کے طالبوں کو شرفِ معیت بخشنے کا حکم فرمایا تاکہ وہ آپ کی زیارت وصحبت کے انوار واسرار اور فیوض وبرکات سے مالا مال ہو کر تعلیم وتزکیہ کے اعلیٰ مراتب پر فائز المرام ہو سکیں۔

علمائے راسخین اور عرفائے کاملین کی مجالست ومقاربت کی تلقین کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لاتجلسوا عند کل عالم الا عالم یدعو کم من خمس من الشك الی الیقین ومن الریاء الی الاخلاص ومن الرغبة الی الزهد ومن الکبر الی التواضع ومن العداوة الی النصیحة (حلیہ للنعیم) یعنی ہر عالم کے پاس مت بیٹھو بلکہ اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے دوسری پانچ چیزوں کی طرف دعوت دے۔ اوّل: شک سے یقین کی طرف، دوم: ریاء سے اخلاص کی طرف، سوم: دنیاوی رغبت سے ترک دُنیا کی طرف، چہارم: تکبر سے تواضع کی طرف، پنجم: باہمی دشمنی سے خیر خواہی کی طرف۔

دوسری روایت میں ہے: اذا رأیتم العبد یُعطی زهدا فی الدنیا وقلة منطق فاقتربوا منه فانهٔ یُلقی الحکمة (ابن ماجہ، رقم الحدیث:۴۰۹۱) یعنی جب تم ایسے بندے کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے معرفت القاء کی جاتی ہے۔

شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا، اگر تم بزرگوں کے درجہ تک پہنچنا چاہتے ہو تو اپنے اُوپر لازم کر لو کہ شاہزادوں کی طرف التفاف نہ کرو نیز لالچی علماء اور حریص فقراء کی صحبت سے بھی دُور بھاگو کہ ان کی صحبت دُنیاداروں کی صحبت سے بھی بری ہے۔ بقول شاعر

بابداں کم نشیں کہ صحبتِ بد گرچہ پاکی ، ترا پلید کند
آفتابے چنیں درخشاں را اندکے ابر نا پدید کند

عارف کھڑی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کا مفہوم یوں منظوم فرمایا۔

Marfat.com

راہ راست سے اتنا گمراہ نہیں کرتی جتنا نااہل کی صحبت اسے جادۂ حق سے بھٹکاتی ہے۔ یہ معنی عیاں، ظاہر اور واضح ہے کہ جو شخص جادۂ شریعت پر گامزن نہیں ہوتا وہ شیطان کا پیروکار ہے۔ اگرچہ روزانہ اس سے ہزار کرامات ظاہر ہوں اور جو شخص خلافِ سنت کسی چیز کا اعتقاد رکھتا ہے وہ راہزن ہے۔ اگرچہ دنیا کے علوم کا حافظ ہو۔

رکن سوم

مجاہدہ ہے، مجاہدہ دشمنانِ باطن کے خلاف جنگ ہے یعنی شیطان[۸]، دنیا[۹] اور نفس امارہ۔ جان لیجئے! کہ نفس، شیطان اور دنیا بندہ کے اختیار وارادت کی راہ گذر پر (گھات لگائے) بیٹھے ہیں۔ اسے راہ دین سے بھٹکاتے ہیں، شیطان وسوسہ اندازی کرتا ہے اور معصیت پر ابھارتا ہے۔ نفس مکر کرتا ہے اور معصیت کا حکم دیتا ہے۔ دنیا اپنے آپ کو تیری نظر میں آراستہ کرتی ہے اور اپنی طرف دعوت دیتی ہے۔

مجاہدہ یہ ہے کہ سالک اپنے دل کے دروازے جو اختیار وارادت کا محل ہے، پر بیٹھے اور نگہبانی کرتا رہے کہ اس کے دل میں کیا آتا ہے۔ اگر معصیت کا خطرہ ہے تو

نیکاں لوکاں دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں — سودا بھانویں مول نہ لیے ہٹے آون ہزاراں
بریاں لوکاں دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں — کپڑے بھاویں کنج کنج بہیے چنگاں پین ہزاراں

۸ ...... شیطان، ناری جنات میں سے ہے جو اشکال مختلفہ میں متمثل ہو سکتا ہے۔ قیام جنت کے دوران وہ بڑا عابد اور معلم ملائکہ تھا اور عزازیل کے نام سے موسوم تھا مگر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا اور دائمی پھٹکار کا حق دار ٹھہرا، اغوائے بنی آدم کے لئے شیطان کے مہلت مانگنے پر اُسے مہلت دی گئی وہ وسوسہ اندازی کر کے اور سبز باغ دکھا کر حرماں نصیبوں کو اپنے دام تذویر میں پھنساتا ہے اور یہ لوگ اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اس کے پیروکار بن جاتے ہیں اور اپنے مخلص رہنماؤں کی پند و موعظت کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں مگر مخلص نیکوکار مومنوں کو شیطان معصیت و غوایت میں مبتلا نہیں کر سکتا۔ الا عبادك منهم المخلصين (الحجر آیہ: ۴۰)

۹ ...... لفظ دُنیا اسم تفضیل اَدنیٰ کا مؤنث ہے، جو دَنِیٌّ سے مشتق ہے اہل لغت کے نزدیک عالم ناسوت کو

Marfat.com

جان لے کہ اسے شیطان لایا ہے، اُسے دفع کرنے میں مشغول ہوجائے اس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حریم حق عزّوجل میں صدق نیت اور حضور قلب سے التجا کرے۔ وہاں سے خطرۂ معصیت کو جھٹک دے اور درگاہِ حق جل سلطانہٗ کی استعانت کو ڈھال بنائے اور شیطان کے مقابلہ میں ڈٹ جائے یہاں تک کہ وہ دفع ہوجائے۔

اگر سالک کے دل میں خاطر شہوانی ہے کہ جس میں نفس کی راحت و چاہت ہے پھر بھی درگاہِ حق (جل جلالہ) کی طرف متوجہ ہو اور اپنے نفس کو رنج پہنچائے جیسے بھوک اور شب بیداری یا سفر خیر میں پیدل چلنا یا لوگوں کے ہجوم میں ایسا کام کرنا جس سے نفس کو عار، نفرت اور شکستگی ہو۔ جب تو نے دشمن کو ضعیف کردیا اور اس سے اسلحہ چھین لیا تو اس سے جنگ کرنا آسان تر ہوگیا۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ [۱۰] کی خدمت میں لوگوں نے

دُنیا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ زوال کے قریب ہے۔

علمائے متکلمین ہر اس مخلوق کو دنیا کہتے ہیں جو آخرت سے قبل وجود میں آئی۔ جبکہ صوفیائے طریقت کے ہاں دنیا دولت و ثروت اور اموال و عیال کو نہیں کہتے بلکہ دنیا ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو بندۂ مومن کو اللہ تعالیٰ سے غافل کردے۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن ~ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ اس قدر صاحب ثروت تھے کہ ان کے مویشوں کے کِلّے (میخیں) بھی سونے چاندی کے ہوتے تھے مگر رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (النور الایہ: ۳۷) کے مصداق وہ یادِ حق سے ایک لحہ بھی غافل نہ تھے۔ کیونکہ حقیقتِ ذکر طرد کسلت اور رفعِ غفلت سے عبارت ہے، بلکہ ان کا مال و اسباب مدارس و مساجد اور غرباء و مساکین کے لئے وقف تھے۔

[۱۰] ......سلطان العارفین حضرت بایزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۳۶ ھ شہر بسطام (نیشاپور) میں ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کا باطنی انتساب اہل بیت کے امام ہشتم حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔ مگر بطریق اویسیت امام الاولیاء حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی تربیت پائی۔

Marfat.com

عرض کیا۔ سب سے بڑی بلا جو حق تعالیٰ نے راہ سلوک میں آپ پر ڈالی، کیا تھی؟ ارشاد فرمایا...... اگر میں بیان کروں تو تم اسے سننے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لوگ عرض گذار ہوئے سب سے چھوٹی بلا کیا تھی؟ فرمایا...... تم میں طاقتِ شنید نہیں ہے۔ کسی نے کہا سب سے چھوٹی بلا (تکلیف) جو آپ نے خود کو دی...... وہ کیا تھی؟ فرمایا...... کہ میں نے اپنے نفس سے اطاعت طلب کی تو اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو میں نے سال بھر اس سے پانی کو روکے رکھا۔ (یعنی پانی نہیں پیا)

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو اپنے نفس پر شفاعت کنندہ لے آئے مگر خود کارِ خیر بجا نہ لائے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ وہ قبول ہوگا۔

بھوک اور شرعی ضرورت سے زائد کو برہنہ رکھنے سے تمام مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ ماحاصل اس کا یہ ہے کہ شیطان کے خلاف راہِ شریعت کی روش، بسیار طاعت اور

آپ طبقہ اولیٰ کے دس ائمہ مشائخ اور معروف اہل طریقت میں سے ہیں۔ آپ سے قبل علم طریقت میں کسی کو اتنا تبحر نصیب نہیں ہوا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے متعلق فرمایا، ابویزید منا بمنزلہ جبریل من الملائکۃ، شیخ بایزید ہم اہل اللہ میں ایسے ہیں جیسے فرشتوں میں سیّدنا جبریل علیہ السلام۔ آپ نے فرمایا، جادۂ شریعت پلِ صراط سے زیادہ باریک اور پُرخطر ہے۔ آپ نے فرمایا، خلقت بحرِ بے کنار کی مانند ہے اور اہل اللہ کشتی کی طرح ہیں کوشش کرو کہ اپنے تئیں اس کشتی میں پہنچادو اور اپنے مسکین بدن کو غرق ہونے سے بچالو۔ آپ سے سنت اور فرض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سنت ترکِ دُنیا کا نام ہے اور فرض آقا کے ساتھ صحبت کو کہتے ہیں کیونکہ سنت ساری کی ساری ترکِ دُنیا پر دلالت کرتی ہے اور کتاب تمام تر صحبت مولیٰ پر دلالت کرتی ہے جس شخص نے سنت اور فرض کو سیکھا وہ کامل ہوگیا۔ آپ ۱۲۵ برس کی عمر میں ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف سدھارے۔ مزار پُرانوار بسطام میں ہے۔

حسن عبادت کی پابندی کی جائے۔ راہِ آخرت کا نور، قرب وکرامتِ حق [11]، مشاہدۂ جلال وجمال، اللہ تعالیٰ کی ذات [12] وصفات کے حقائق کی معرفت، کشفِ اسرار اور تجلیٔ انوار [13] سب مخالفتِ نفس سے حاصل ہوتے ہیں۔

پس لبِ لباب اس کا یہ ہے کہ دنیا آخرت کا حجاب ہے۔ شیطان، شریعت کا حجاب ہے۔ اور اپنی ذات، حقیقت کا حجاب ہے۔ اگر مجاہدہ دنیا کو پس پشت پھینکنے اور اس کا خیال محو کرنے کے لئے ہو تو دل اور سینہ سے جمالِ آخرت کا ہر آئینہ نمودار ہوتا

---

[11] ...... علامہ سعد الدین تفتازانی نے کرامت کی تعریف یوں کی ہے الکرامة ظهور امر خارقِ للعادة من قبلهٖ بلادعوی النبوة وهی جائزة ولو بقصدالولی ومن جنس المعجزات لشمول قدرة الله تعالیٰ وواقعة کقصة مریم واصف واصحاب الکهف وماتواتر جنسه من الصحابة و التابعین و کثیر من الصالحین (حاشیہ شرح القاصد جز ثانی: ۲۰۳) یعنی دعویٰ نبوت کے بغیر خلاف عادت امر کے ظہور کو کرامت کہا جاتا ہے۔ اور یہ جائز ہے اگرچہ ولی کے قصد سے ہو اور اس میں قدرت الٰہیہ کے شمول کی وجہ سے یہ معجزات کے قبیل سے ہے نیز یہ واقع ہے جیسے حضرت مریم، حضرت آصف بن برخیا، حضرات اصحاب کہف کے واقعات اور صحابہ وتابعین اور صالحین رضی اللہ عنہم کی کرامات تواتر سے ثابت ہیں۔

اظہار کرامت کی تین اقسام ہیں۔ اوّل: جس میں اللہ تعالیٰ ولی کے کسب واختیار کے بغیر اس سے خلاف عادت افعال کا ظہور فرما دیتا ہے۔ دوم: جس میں اللہ تعالیٰ ولی کی دُعا سے کوئی خلاف عادت فعل ظاہر فرما دیتا ہے۔ سوم: جس میں اللہ تعالیٰ ولی کے قصد، کسب اور اختیار پر خلاف عادت فعل کا اظہار فرما دیتا ہے۔

حضرت امامِ ربانی سیّدنا مجدد الف ثانی نے خوارق عادات کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ اوّل: وہ علوم ومعارف الٰہیہ جن کا تعلق واجب تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال سے ہے یہ نظر وعقل کے دائرہ سے ماوراء ہے اور یہ اہل حق اور اربابِ معرفت سے مخصوص ہے۔ دوم: اس کا تعلق امور کونیہ اور صور کشفیہ کے ساتھ ہے۔ احقاق وابطال کے اشتمال والتباس کی بنا پر اہل استدراج کو بھی یہ قسم شامل ہے۔ (ملحضاً مکتوبات شریفہ دفتر اوّل مکتوب: ۲۹۳) حضرت ملا علی قاری احراری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں، ان کشف

Marfat.com

العلم بالامور الشرعية خير من كشف العلم بالامور الكونية (شرح فقہ اکبر: ۸۰) امور شریعہ کے متعلق کشف علم، امورِ کونیہ کے کشفِ علم سے بہتر ہے کیونکہ اوّل کا فقدان ونقصان دینی مضرت کا موجب ہے جبکہ ثانی کا عدم وفقدان بعض اوقات زیادہ نفع بخش ہے۔

۱۲ ...... صوفیاء کرام کی اصطلاح میں وجودِ حق بلا اعتبار صفات وتعینات کو ذات کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا وجودِ مطلق جو صفات وتعینات کے اعتبارات سے برتر ہے۔ حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی عليه الرحمه معارف لدنیہ معرفت: ۲۱ میں فرماتے ہیں۔ ذات آنست کہ قائم بنفسہ باشد وصفات قائم باو یعنی ذات اس کو کہتے ہیں جو خود اپنے نفس کے ساتھ قائم ہو اور صفات جو اسی ذات کے ساتھ قائم ہوں (لیکن ذات پر وجودِ زائد کے ساتھ خارج میں موجود ہوں)۔ (البینات شرح مکتوبات، مکتوب: ۴) متکلمین ماتریدیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی آٹھ ذاتی حقیقی صفتیں ہیں جنہیں صفات ذاتیہ حقیقیہ کہا جاتا ہے جو حسب ذیل ہیں۔ حیات، علم، کلام، سمع، بصر، قدرت، ارادہ اور تکوین۔

۱۳ ...... تجلی کا لغوی معنی ظاہر کرنا وظاہر ہونا ہے اصطلاح صوفیاء میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اسماء وافعال کا کسی شان یا رنگ، کیفیت یا حالت میں اظہار تجلی کہلاتا ہے۔

حق تعالیٰ جب بندے پر تجلی فرماتے ہیں تو اس تجلی کا نام حق کے اعتبار سے شانِ الٰہی رکھا جاتا ہے اور بندے کے اعتبار سے اسے حال کہتے ہیں اور وہ ہر آن ایک نئی تجلی فرماتا ہے۔ کل یوم هو فی شان (الرحمن: ۲۹)

ہر لحظہ جمالِ خود نوعِ دگر آرائی   شورِ دگر انگیزی شوقِ دگر افزائی

لا متناہی تجلیات کا احاطہ وحصر قطعاً ناممکن ہے تاہم چار تجلیات اہل معرفت کے ہاں معروف ہیں۔ اوّل: تجلی آثاری، دوم: تجلی فعلی، سوم: تجلی صفاتی، چہارم: تجلی ذاتی اور تجلی ذاتی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تجلی ذاتی برقی (۲) تجلی ذاتی دائمی۔ اکثر مشائخ طریقت کے نزدیک تجلی ذاتی، برقی ہوتی ہے جبکہ اکابرین نقشبندیہ کے نزدیک تجلی ذاتی دائمی ہوتی ہے یعنی جب تجلی آتی ہے تو پھر جاتی نہیں ہمیشہ رہتی ہے سلسلہ نقشبندیہ میں اس کو دوام حضور مع اللہ بلا غیبوبت اور یادداشت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (مزید تفصیلات البینات شرح مکتوبات، مکتوب: ۱۱۔ ۱۴ میں ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

ہے۔ اگر مجاہدہ نفس امارہ کی عداوت کو توڑنے اور اس کی خواہش کی مخالفت کے لئے ہو تو ذوالجلال کی ذات وصفات کا مشاہدہ [۱۴] نصیب ہوتا ہے۔ جب اربابِ مذاہب اور علماء و سلف صالحین رضی اللہ عنہم نے شیطانی وسوسوں سے اپنے آپ کو بچایا، گناہوں اور مخالفت شریعت سے خود کو پاک کرلیا تو ان پر حقائق ومعانی اور ان کی شرح کے دروازے کھل گئے۔ یہاں تک کہ جہانوں کے اصول وفروع ان کے کشف [۱۵] کے طفیل

---

۱۴ ...... مشاہدہ بروزن مفاعلہ شہود سے مشتق ہے اہل طریقت کے نزدیک کسی امر کے استحضار اور یقینی تصور کا قلبِ سالک پر اس طرح غالب اور قوی ہوجانا کہ گویا وہ دل کی آنکھ سے اسے دیکھ رہا ہے، مشاہدہ کہلاتا ہے جیسا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نکون عند رسول اللہ یذکرنا بالنار والجنة کأنا رأیُ عین (مسلم جلد دوم ص:۳۵۵) ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب دوزخ وجنت کا ذکر سنتے تو یوں معلوم ہوتا جیسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

وجوب کے مرتبے میں سالک کو دو قسم کا مشاہدہ ہوتا ہے کبھی صفات بدون تعلقات اس کی نظر میں بعنوانِ کلیت مشہود ہوتی ہے اور کبھی صفات متعلق بہ معلومات ومقدورات بعنوانِ جزئیت نظر آتی ہیں۔ پہلی قسم کے مشاہدے کو شہودِ صفاتِ کلیہ کا نام دیتے ہیں اس مرتبے میں صفاتِ مجردہ مشہود ہوتی ہیں ان کا ممکنات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دوسری قسم کو شہودِ صفاتِ جزئیہ کہا جاتا ہے اس مرتبے میں صفات کا ممکنات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور سالک مشاہدہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ علم فلاں معلوم کے ساتھ اور صفتِ قدرت فلاں مقدور کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس تمام صفات، ممکنات سے متعلق نظر آتی ہیں سالکین کے نزدیک مشاہدے کی پہلی قسم (شہود صفات کلیہ) زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (البینات شرح مکتوبات جلد اوّل مکتوب:۱۴)

۱۵ ...... کشف کی تعریف علامہ شریف جرجانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں تحریر فرمائی الکشف فی اللغة رفع الحجاب وفی الاصطلاح ھو الاطلاع علی ماوراء الحجاب من المعانی الغیبیة و الامور الحقیقیة وجوداً و شھوداً (التعریفات:۸۰) کشف کا لغوی معنی رفع حجاب ہے اور اصطلاح میں ماورائے حجاب معانیٔ غیبیہ اور امور حقیقیہ پر وجوداً اور شہوداً مطلع ہونا کشف ہے۔ کشف کی بنیاد ایمان وتقویٰ ہے جس کی بدولت علمائے راسخین کو حق وباطل میں امتیاز معلوم ہوتا ہے کتاب وسنت میں اسے

ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا ......
(العنکبوت الایہ: ۶۹)

خواطر کی حقیقت جو باطن میں نمودار ہوتی ہے چار قسم کی ہے۔اول...... وسواس دوم...... نفس کی ٹال مٹول، سوم...... محبت دنیا کی آرائش، چہارم...... خدائی فرمان سے الہامِ ملائکہ۔ان چاروں خواطر کی شناخت اور ان کے درمیان فرق کرنا نورِ قلب کے بغیر نہیں ملتا اور نورِ قلب بجز اللہ کے ذکر کے حاصل نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُھُمۡ (الانفال الایۃ: ۲)

رکن چہارم

ذکر[۱۶] کے بیان میں ہے۔جان لیجئے! کہ راہِ حقیقت کو اگرچہ عبادت، تقویٰ،

فرقاں وفراست سے تعبیر کیا گیا ہے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فراست کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں اول...... فراستِ ایمانیہ، دوم...... فراستِ ریاضیہ، سوم...... فراستِ خلقیہ (شرح فقہ اکبر: ۸۰) حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فراست کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں اول...... اہل معرفت کی فراست، دوم...... اہل ریاضت کی فراست۔اول الذکر کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال کے ساتھ ہے۔سالکین کی باطنی استعداد اور ارباب ولایت کی شناخت کا موجب بھی یہی فراست ہے جبکہ ثانی الذکر کا تعلق اشکال کونیہ اور احوال مغیبہ کے ساتھ ہے علمۃ الناس کے نزدیک یہی کمال ہے (ملخصاً من المکتوبات الشریفہ دفتر دوم مکتوب: ۹۲)

۱۶...... آقائے ولی نعمت سراج العارفین حضرت علامہ ابو البیان محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔اول...... ذکر اسم ذات، دوم...... ذکر نفی اثبات۔ذکر اسم ذات کے دو طریقے ہیں۔پاس انفاس (اللہ ھو) اور اثباتِ مجرد (اللہ۔ اللہ)۔صوفیائے نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ذکر خفی قلبی ہی معتبر ہے حضور اکرم ﷺ نے ذکر خفی کو سب سے بہتر قرار دیا خیر الذکر الخفی (مسند احمد جلد اول ص: ۱۷۲) دیگر سلاسل طریقت میں باطنی سلوک ذکر خفی کے ذریعے ہی طے کروایا جاتا ہے ذکر نفی اثبات لاالٰہ الااللہ سب سے افضل ذکر ہے باطن کی تطہیر اور ایمان کی تجدید کا سب سے موثر ذریعہ ہے

Marfat.com

ریاضت اور مجاہدہ کی بہت ضرورت ہے لیکن جب تک ذکر حق نہ ہو یہ رستہ نہیں کھلتا۔

حضرت خواجہ علی خرقانی رحمۃ اللہ علیہ [۱۷] نے ارشاد فرمایا:

ذکر ولایت کا قلعہ ہے جسے ذکر کی توفیق دیتے ہیں اسے ولایت عطا فرماتے ہیں۔ جسے ذکر سے معزول کر دیتے ہیں اُسے ولایت سے محروم کر دیتے ہیں۔ ذکر حقیقی

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ کلمہ طیبہ کی برکتوں سے آگاہ نہیں اللہ تعالیٰ اگر تمام دنیا کو ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے پر بخش دیں تو گنجائش رکھتا ہے سالک کو چاہئے کہ ذکر نفی اثبات بمطابق لائے معکوس یعنی لا کو ناف سے کھینچ کر تا لو سے ہوتا ہوا لطیفہ روح پر اِلٰہَ کہے وہاں سے تمام لطائف سے گذار کر الا اللہ کی ضرب قلب پر لگائے دورانِ ذکر وقوف عددی اور حبسِ دم کا خیال رکھے اور آخر میں دل کی زبان سے محمد رسول اللہ (ﷺ) اس طرح پڑھے کہ حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی رسالت کا فیضان ایک ٹب میں ہے اور اسے اپنے اُوپر انڈیل لے اور یوں خیال کرے کہ میں فیضانِ رسالت سے سرشار ہو گیا ہوں اور میرا ظاہر و باطن ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو گیا ہے۔

[۱۷] ...... قطب ربانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی علی بن احمد اور کنیت ابوالحسن ہے آپ ۳۵۲ھ خرقان میں متولد ہوئے سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ڈیڑھ سو برس پہلے آپ کی جلوہ گری کی خوش خبری سنائی تھی جسے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے یوں منظوم کیا ہے

از پس آن سالہا آمد پدید　　بوالحسن بعد از وفاتِ بایزید

آپ کا باطنی انتساب حضرت خواجہ ابوالمظفر مولانا ترک طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے مگر آپ نے بطریق اویسیت، شیخ بسطامی سے روحانی تربیت پائی۔ آپ طبقہ دوم کے اجلہ مشائخ میں سے غوث یگانہ تھے۔ شیخ مہنہ حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے طویل ملاقات کے بعد اپنا جانشین مقرر فرمایا من ترا بولایت عہد خود برگزیدم صاحب رسالہ قشیریہ حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی حدود خرقان میں داخلہ پر خواجہ خرقانی کے رعب وحشمت سے فصاحت و بلاغت و ولایت جاتی رہی پندا شتم کہ از ولایت خود معزول شدم۔ سلطان محمود غزنوی آپ کا نیاز مند تھا اور آپ کے خرقہ کی برکت سے ہی سومنات کا مندر فتح ہوا۔ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری، لسانِ خراسان حضرت بوعلی فارمدی اور حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہم آپ کے ہی فیض یافتہ تھے آپ نے یوم عاشورہ ۲۳ صفر ۴۳۵ھ کو حضرت بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر فرما عالم آخرت کی طرف کوچ فرمایا۔

وہ ہے جو دل سے ہو لیکن وہ سالک جو ذکر قلبی سے شاد کام ہوا ایسے مرید کو چاہئے کہ اپنے بقیہ اوقات میں جب فرائض اور سنتوں سے فارغ ہو جائے سوائے ذکر کے کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔

اگرچہ حق تعالیٰ کے اذکار بہت ہیں۔لیکن سلطانُ الاسماء نامِ اللہ ہے۔علاوہ ازیں یہ چار کلمات بھی حق تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔کیونکہ سبحان اللہ تسبیح ہے...... والحمدللہ تحمید ہے...... ولا الٰہ الا اللہ توحید ہے...... واللہ اکبر تکبیر ہے۔ان کلمات میں سے جو کلمہ بھی اختیار کرلیں اچھا ہے۔لیکن اکثر سالکین نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو اختیار فرمایا ہے کیونکہ علایق وعوایق کو ختم کرنے والا یہی کلمہ ہے۔حقائق وطرائق تک پہنچانے والا اور حجاب اٹھانے والا بھی یہی کلمہ ہے۔پس مرید کو چاہئے کہ وہ ہر روز وشب میں چند ساعت (کم از کم عام مرید آدھا گھنٹہ صبح اور آدھا گھنٹہ شام) یوں معین کرے کہ سالک...... بدن پاک، لباس پاک، اور تعظیم وحرمت کو مدنظر رکھ کر اپنے گھر میں تنہا قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور اس کلمہ کا ورد کرتا رہے۔لا الٰہ الا اللہ کی مد کو زیادہ کھینچے اور اپنے باطن پر توجہ مرکوز رکھے۔ ہر ماسوی اللہ جو خیال، ہوس اور چیز کے قبیل سے ہو، سالک کے دل میں آئے، اس کلمہ کی برکت سے دفع ہو جائے گی اور اس کلمہ کے تکرار میں مواظبت کرے حتیٰ کہ سالک کی حقیقت (کیفیت) یوں ہو جائے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ (آل عمران الآیہ:۱۹۱)

جب سالک کا ذکر دائمی ہو جائے تو اس کی نگاہوں کے سامنے سے حجاب، تاریکی اور خیال اٹھ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کا سحابِ لطف وکرم منڈلانے لگتا ہے...... بارانِ فضل برسنے لگتی ہے...... لطف وسعادت کی بادنسیم چلنے لگتی ہے۔اس وقت ایسی غیر مرئی اشیاء دکھائی دیتی ہیں ...... ایسے لطائف سنائی دیتے ہیں ......اور ایسی لذتیں چکھائی

Marfat.com

جاتی ہیں کہ جنہیں عبارت ولفظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کیفیت کو کسی بزرگ نے یوں بیان کیا ہے۔ بیت

دردی که مرا ز عشق تو ہست
دانستنی ست و گفتنی نیست

ترجمہ: اے محبوب! تیرے عشق سے جو درد مجھے نصیب ہوا ہے وہ محسوس تو ہوتا ہے لیکن بیان نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

خواجۂ جہاں، محبوبِ سبحانی

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ العزیز

(مختصر تعارف)

آپ کا نام نامی عبدالخالق لقب خواجہ جہاں ۲۲ شعبان المعظم ۴۳۵ھ غجدوان میں حضرت امام عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے جو اکابر اولیاء، اعاظم اتقیاء، حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے صحبت دار اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ روم کے شاہی خاندان میں سے تھیں۔ آپ سرِ حلقۂ دفتر خواجگان، فریدالدہر، وحیدالعصر اور قطب وقت تھے۔

٥...... ایک روز آپ اپنے استاذ گرامی حضرت مولانا صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (اپنے رب کو زاری اور خفیہ پکارو بلاشبہ وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا) تو آپ نے اپنے استاد محترم سے دریافت کیا وہ کونسا خفیہ طریقہ ہے جسے بیان کیا جارہا ہے؟ اگر ذاکر بلند آواز سے ذکر کرے یا دوران ذکر اعضاء حرکت کریں تو غیر شخص اس پر واقف ہوجاتا ہے اگر دل سے ذکر کرے تو بحکم حدیث شریف اَلشَّيْطَانُ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ شیطان ذکر سے آگاہ ہوجاتا ہے۔ استاد نے فرمایا کہ یہ علم لدنی ہے اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا تو تمہیں اہل اللہ میں سے

کوئی واقفِ راز مل جائے گا اور بتا دے گا۔

o...... بعدازاں آپ ہمیشہ کسی مرد کامل کے منتظر رہتے یہاں تک کہ ایک روز حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے شرف ملاقات حاصل ہوا حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول کر کے ارشاد فرمایا اے جوان میں تجھ میں بزرگی کے آثار پاتا ہوں اس لئے ایک سبق بتاتا ہوں اسے ہمیشہ دہراتے رہنا تم پر اسرار کھل جائیں گے۔ پھر وقوف عددی کی تعلیم دے کر حوض میں غوطہ لگا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے تعمیل ارشاد کی اور اس ورد میں مشغول رہے یہاں تک کہ آپ پر اسرار کھل گئے۔

o...... اس وقت آپ کی عمر مبارک کم وبیش ۲۲ برس تھی کہ امام ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ' بخارا میں تشریف لائے آپ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فیوض وبرکات اور توجہات قدسیہ کی خیرات لیتے رہے یوں آپ کے پیر سبق حضرت سیدنا خضر علیہ السلام ہیں اور شیخ صحبت وخرقہ حضرت خواجہ ہمدانی قدس سرہ' ہیں اگرچہ خواجہ ہمدانی کے طریقہ میں ذکر جہر تھا لیکن سیدنا خضر علیہ السلام کے ذکر خفی تلقین فرمانے کی وجہ سے انہوں نے آپ کو ذکر جہر کا حکم نہیں فرمایا بلکہ یوں ارشاد فرمایا کہ جس طرح حضرت خضر نے حکم فرمایا ہے اسی طرح ذکر میں مشغول رہیں۔

o...... ایک روز ایک خوب رو نوجوان حاضر ہو کر آپ سے دعا کا طالب ہوا آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی اس کے بعد وہ نوجوان یکبارگی غائب ہو گیا جب آپ سے اس نوجوان کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ فلکِ چہارم کا ایک فرشتہ تھا جو کسی تقصیر کے باعث اس مقام سے معزول کر دیا گیا تھا اور فلک دنیا پر آ گیا تھا اس نے فرشتوں سے کہا کہ میں کیا کروں کہ میری تقصیر معاف ہو جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے پھر میرے مقام پر پہنچا دے فرشتوں نے اسے میرے بارے میں بتایا تھا اس

لئے وہ طالب دعا بن کر میرے پاس آیا تھا میں نے اس کے حق میں دعا کی جسے اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا اور اسے پھر پہلا مقام مل گیا۔ (نفحات الانس)

بے عنایتِ حق و خاصانِ حق
گرچہ ملک باشد سیہ ہستش ورق

⊙ ...... ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ سالکین طریقت پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے یا نہیں ارشاد فرمایا جو سالک فنائے نفس تک نہ پہنچا ہو شیطان اس پر حالت غصہ میں غلبہ پاتا ہے لیکن جس سالک کو فنائے نفس حاصل ہو اسے غصہ نہیں آتا بلکہ غیرت آتی ہے اور جہاں غیرت ہوتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے اور یہ صفت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو کتاب اللہ کو دائیں ہاتھ میں اور سنت رسول اللہ ﷺ کو بائیں ہاتھ میں لئے دونوں کی روشنی میں چلتا ہو۔

⊙ ...... مذہب اہل سنت و جماعت کے پابند رہو اور ائمہ سلف کے مسلک پر قائم رہو کیونکہ بدعات سراسر گمراہی ہیں۔

⊙ ...... علم فقہ کی طلب میں ایک قدم بھی دور نہ ہو اور حدیث کا علم سیکھو۔

⊙ ...... جاہل صوفیوں سے دور رہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔

آپ کے کلمات قدسیہ میں خصوصاً اصطلاحات نقشبندیہ نہایت اہم ہیں جن پر طریقت نقشبندیہ کی بنیاد ہے اور وہ آٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ہوش در دم ...... نظر بر قدم ...... سفر در وطن ...... خلوت در انجمن ...... یاد کرد ...... بازگشت ...... نگاہ داشت ...... یادداشت

مزید تین اصطلاحات سالارِ طریقت حضرت شاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمودہ ہیں۔

۱ ...... وقوف عددی ۲ ...... وقوف زمانی ۳ ...... وقوف قلبی

Marfat.com

(ان مصطلحاتِ نقشبندیہ کی تفصیلات تذکرہ مشائخ آلومہار شریف میں ملاحظہ فرمائیں)

آپ کا وصال مبارک ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ کو ہوا۔ وصال کے وقت ہاتف غیب سے آواز آئی یایتھا النفس المطمئنۃ o ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ مزار مبارک غجدوان نزد بخارا میں ہے۔

آپ کے خلفاء میں معدنِ معارف پیری حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

Marfat.com

رسالہ

صاحبیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے میرے اللہ! تیری اخصِ صفات[۱]، تیری عزتِ جلال، تیرے انبیائے کرام علیہم السلام کی عظمت، تیرے شہداء کے خون، تیرے اصفیاء کے نفوس کے طفیل، ہم تجھ سے علم میں زیادتی، رزق میں برکت، موت سے قبل توبہ، موت کے وقت مغفرت، موت کے بعد راحت، جہنم سے نجات، جنت میں دخول اور دنیا و آخرت میں عافیت مانگتے ہیں۔

---

۱ ...... صفاتِ نقص کے انتفاء اور جمیع صفات کمال کے اعتبار سے صفات باری تعالیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) صفاتِ سلبیہ (۲) صفاتِ ثبوتیہ۔ صفاتِ سلبیہ اللہ تعالیٰ سے مسلوب ہیں حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیس کمثلہ شئی فی الذات ولا فی الصفات ولا فی الافعال بلکہ اللہ تعالیٰ مماثل موافق اور مماثل مخالف سے بھی منزہ ہے انہیں صفات جبروتیہ جلالیہ بھی کہا جاتا ہے۔ صفات ثبوتیہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں موجود اور ثابت ہیں انہیں صفاتِ ایجابیہ کمالیہ بھی کہا جاتا ہے ان کی دو قسمیں ہیں (۱) صفاتِ ذاتیہ (۲) صفات فعلیہ۔ صفاتِ ذاتیہ اللہ تعالیٰ کی قدیم، حقیقی اور کمالی صفات ہیں جن کا ذات اقدس سے انفکاک محال ہے متکلمین ماتریدیہ کے نزدیک ان کی تعداد آٹھ ہے (۱) حیات (۲) علم (۳) ارادہ (۴) قدرت (۵) سمع (۶) بصر (۷) کلام (۸) تکوین۔ متکلمین اشاعرہ کے ہاں آٹھویں صفت قدم ہے۔ انہیں صفات ثمانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ صفات ذاتیہ کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) وہ

Marfat.com

بندگانِ بارگاہِ احدیت کا ضعیف ترین اور شکستگانِ حضرت صمدیت کا نحیف ترین بندہ عبدالخالق بن عبدالجمیل کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مقاصدِ سالکین تک نزول اور مقاماتِ عارفین تک وصول فرمائے۔ اٰمین یارب العالمین

عہدِ شباب میں جو ہنگام غرور، ایام سرور، نفسانی ہواجس اور شیطانی وساوس کے غلبہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اچانک اس ضعیف کے دل میں داعیۂ طلب کا جذبہ (اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ) ظاہر ہوا۔ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْاُمُوْرِ کے تقاضا کے موافق برادرانِ اصحب مع اللہ کی معیت کا عزم مصمم پیدا ہوگیا۔ اس بیچارہ کے صحیفۂ قلب پر ملہم غیب نے قلمِ رُشد سے یہ نقش کھینچ دیا کہ ان کرامات کا حصول، اس دولت کی یافت اور اس سعادت تک وصول، سالکِ محقق کی اقتداء اور مخدومِ مرفق کی اقتضاء کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہوگا۔ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَ جَدَّ وَجَدَ کے قضیۂ صادقہ اور يَهْدِی اللهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ کی علامت کے مطابق میں سرِ ارادت، ولی قبۂ ولایت، صفی کعبۂ ہدایت، مرشد صمدانی شیخ ابو یوسف یعقوب ہمدانی کے قدموں پر رکھ دوں اور آستانِ ارادت کے معتکفین اور اس دودمانِ حقائق کی درگاہِ مودّت کی بلند چوکھٹ کے ملازمین کے رستہ کی طرف متوجہ ہوجاؤں اور سیاح بیدائے طریقت، غواص دریائے حقیقت، متابع شرع سید المرسلین، مکاشف اسرار غیبین، ابویعقوب یوسف بن عبدالواحد بن عبدالباسط بن مظمظم بن باقر بن محمد بن اسماعیل بن ابوحنیفہ نعمان

صفات ذاتیہ جو خارجی وجود رکھتی ہیں جیسے یہی صفات ثمانیہ متعارفہ۔ (۲) وہ صفاتِ ذاتیہ جن کا وجود خارجی نہیں بلکہ انتزاعی اور اعتباری ہے جیسے الوہیت، ازلیت، ابدیت، وجود، قدم، بقاء اور غناء۔ صفاتِ فعلیہ، صفاتِ ذاتیہ کے آثار ہیں ان صفات کا ظہور، وجودِ خلق پر موقوف ہے اور یہ وہ صفات ہیں جن کی اضداد سے اللہ تعالیٰ موصوف ہے جیسے اللہ تعالیٰ رحیم ہے اور اس کی ضد اللہ تعالیٰ قہار بھی ہے صفات فعلیہ کی مثالیں تخلیق، ترزیق، احیاء، اماتت، انعام، ایلام وغیرہا۔ (مزید تفصیلات سعادت العباد شرح مبداو معاد جلد دوم، منہا: ۵۸۔۶۰ میں ملاحظہ فرمائیں)

بن ثابت بن مرزبان بن شیث بن زید بن ہرمز بن پرویز بن دارابن دارابن داراب بن کسریٰ بن دارنوش بن اشکبوس بن ایزدیار بن کلباد بن بہوش بن نیارام شاہ بن اردشیر بن بہمن بن اسفندیار بن کشتاسب بن لہراسب بن طہماسب بن کیکاؤس بن کیقباد بن نوذر بن منوچہر بن ایرج بن فریدوں بن جم بن جمشید بن برد بن طہماس بن ہوشنک بن شیر ہند بن جرجیس بن سام بن احنوس بن گیومرث بن شیت بن آدم علیہ السلام کی متابعت میں اس طریق مستقیم پر مدتوں ہمت، متابعت اور نیازمندی کا قدم جمائے رکھوں۔

حضرت سلطان الاولیاء نے اس ضعیف بے بضاعت اور فقیر بے استطاعت کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی سفارش سے ذکر کی تعلیم و تلقین سے مشرف فرمایا۔ اب تمام مخلوق بادشاہ، وزیروں، عالموں، زاہدوں درویشوں میں سے ہر خاص و عام پر واجب ہے کہ وہ اس خواجۂ بزرگ، عالم ربانی شیخ ابویعقوب یوسف ہمدانی کے تابعدار، اطاعت گذار اور تربیت یافتہ ہو جائیں کیونکہ اس عزیز نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شرع کی کبھی بھی مخالفت نہیں کی اور صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین (رضی اللہ عنہم) کے موافق زندگی گذاردی ہے۔ بلدۂ محفوظہ ہمدان اور جہاں کہیں وہ رہے ہیں ہمیشہ اس ارشاد پر قائم رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا رستہ ہی راہِ راست ہے کیونکہ خواجۂ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ اے ابوہریرہ لوگوں کو میری سنت [۲] سکھاؤ اور خود بھی اس پر عمل کرو تاکہ

---

۲ ...... سنت نبوی اور متابعت مصطفوی ﷺ بندۂ مؤمن کے لئے محبت خدا (عزوجل) اور کفارۂ سیئات کا موجب ہے، سنت کی بدولت وہ نزولِ رحمت اور دخولِ جنت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ سنت کی برکت سے اُسے ظاہری و باطنی کمالات اور صوری و معنوی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ سنت ہی بندۂ مؤمن کے لئے حریم قدس (عزوجل) تک رسائی کا واحد ذریعہ اور ابوابِ غیب کے وا ہونے کا وسیلہ ہے حضرت علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ و من یطع اللہ والرسول کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں یصلون بسلو کہ جناب

Marfat.com

تجھے روز قیامت نورِ تاباں نصیب ہو۔

جب حضرت رسول کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی ہے تو شیخ بزرگ نے اپنے پاک روش اصحاب، تابعداروں اور خدمت گذاروں یعنی خواجہ حسن اندقی، خواجہ عبداللہ برقی، خواجہ احمد یسوی، خواجہ علیانہ، دعا گو فقیر عبدالخالق بن عبدالجمیل اور باقی درویش جو آپ کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے، نبی اکرم ﷺ کے جادۂ شریعت کے طالب تھے، ھویٰ و بدعت [۳]، مخالفت شریعت، اہل فتنہ و بطلان کے طریقے اور

القدس ویفتح ابواب الغیب ...... سنت کے باعث ہی بندۂ مؤمن کو انبیاء واصدقاء اور شہداء وصلحاء کی معیت وقربت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندۂ مؤمن کو سنت نبوی ﷺ کی بدولت چار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ (۱) صالحین کے قلوب میں اس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے۔ (۲) فاسقوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ڈال دی جاتی ہے۔ (۳) اس کے رزق میں وسعت وبرکت پیدا کر دی جاتی ہے۔ (۴) اسے دین متین کی فقاہت عطا کر دی جاتی ہے۔ (روح البیان)

حضرت حکیم سنائی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

گرد نعل اسپ سلطانِ شریعت سرمہ کن   تابود نورِ الٰہی با دو چشمت مقترن

گر سنائی زندگی خواہد زمانے بے سنن   مژہ در چشم سنائی چوں سنانے باد تیر

۳ ...... بدعت، سنت کا متضاد ہے حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے بدعت کی تعریف یوں کی ہے ان البدعة هی الفعلة المخترعة فی الدین علی خلاف ما کان علیه النبی و کان علیه الصحابة والتابعون (تفسیر روح البیان جلد نہم: ۲۴) یعنی بدعت اس فعل کو کہا جاتا ہے جسے سنت نبوی ﷺ کے خلاف وضع کیا گیا ہو یونہی وہ صحابہ وتابعین (رضی اللہ عنہم) کے طریقہ کے بھی خلاف ہو۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں المحدثات ضربان ما احدث مخالفا کتابا اوسنة او اثرا او اجماعا فهذه بدعة ضلالة وما احدث من الخیر لایخالف شیئامن ذالك فهذه محدثة غیر مذمومة (فتح الباری شرح بخاری جلد اول: ۳۰۲) محدثات کی دو قسمیں ہیں ایسے امور جو قرآن یا سنت یا اثر یا اجماع کے مخالف ہوں وہ بدعت ضلالہ ہیں اور جو امور ان کے خلاف نہ ہوں وہ محدثات محمودہ ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد (ابوداؤد جلد ثانی: ۲۸۷) میں "مالیس منه" کی قید اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ جو چیز دین اسلام کے خلاف ہو وہی قابل رد ہے اور جو چیز

مقلدوں کی تقلید مذموم سے خبردار رہتے تھے ۔اس صدیق (شیخ ہمدان) اور ان عزیزوں کی روش تمام آفتوں سے پاک ہے جو نہ تو رنگِ تعطیل رکھتی ہے اور نہ ہی بوئے تشبیہہ [۲]، بلکہ ہدایت ومعرفت کا نورِ محض ہے۔

ہمارے حضرت شیخ جس روش پر گام زن تھے، کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ روش حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے جو قرناً بعد قرنٍ ہم تک پہنچی ہے اور تا قیامت باقی رہے گی۔

دین اسلام سے مزاحم ومتصادم نہ ہو وہ محدثات محمودہ میں سے ہے جسے ارشاد نبوی ﷺ من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها (مشکوٰۃ: ۳۳) میں سنت حسنہ کہا گیا ہے حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس غربت وضعف اسلام کے دور میں سلامتی ادائے سنت اور خرابی تحصیل بدعت کے ساتھ مربوط ہے کوئی فرد بدعت، حسنہ نہیں، بدعت میں ظلمت و کدورت کے سوا کچھ نہیں بلکہ بدعت حسنہ، رافع سنت ہے۔ بدعت کدال کی مانند ہے جو بنائے اسلام کو منہدم کرتی ہے جبکہ سنت درخشاں ستارے کی مانند ہے جو گمراہی کی شبِ دیجور میں رہنمائی کرتا ہے۔(مزید تفصیلات البینات شرح مکتوبات جلد چہارم مکتوب:۱۸۶ میں ملاحظہ فرمائیں)

[۲] ...... ادیانِ عالم میں دین اسلام ہر قسم کے افراط وتفریط سے پاک دین ہے اس لئے عقائدِ اسلامیہ اور احکام شرعیہ میں بھی کسی قسم کی کوئی افراط وتفریط نہیں پائی جاتی۔ اہل سنت و جماعت جو دین اسلام کے سب سے بڑی وحدت اور عالمگیر اکثریت ہے۔اس جماعت کے عقائد ونظریات بھی ہر قسم کی افراط و تفریط اور حشو وزوائد سے پاک ومعتدل ہیں کیونکہ اعتدال میں ہی دارین کی عافیت وخیریت ہے ارشادِ نبوی ﷺ خیر الامور اوسطھا سے یہی عیاں ہے جبکہ مشبہ ومعطلہ وغیرہا گمراہ فرقے ہیں۔اہل تشبیہہ سے مراد فرقہ مشبہ ہے جو مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے تشبیہہ دیتے ہیں بلکہ ان کے غلاۃ لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق جسم محض کا اعتقاد رکھتے ہیں جبکہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے جسم کا قول تو کرتے لیکن خون وگوشت کے اجسام کی طرح نہیں مانتے جبکہ اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ جہت وجسمیت سے پاک ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: لا یشبهه شیئا من الاشیاء من خلقه ولا یشبهه شئ من خلقه (فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری: ۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا اور نہ ہی مخلوق کی کوئی شئ اس سے مشابہت

پس تمام مؤمنوں اور سالکوں پر واجب ہے کہ اس برگزیدہ کی رائے کی اتباع کریں۔ اس خانوادہ کی نسبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کریں، اس راہِ سلوک پر گامزن ہوں اور اس خانوادہ کی مجالست ومؤانست سے دور نہ ہوں۔ اسی مقام پر شہزادہ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص اس روش پر عمل پیرا ہوا اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھے یقیناً وہ تمام ظلمتوں سے محفوظ ہو جائے گا اور دریائے بدعت کی موجوں سے چھٹکارا پالے گا۔ بعدہٗ آپ فرمایا کرتے تھے کہ

اے عبدالخالق! جان لو کہ راہِ حق کا سلوک دو قسم کا ہے

سلوکِ ظاہر ...... سلوک باطن

قسم اول: سلوکِ ظاہر یہ ہے کہ تمام حالتوں میں شرعی حدود کی نگہداشت کی جائے حتی الامکان ان کی محافظت کی جائے اور نفسانی خواہشات سے اجتناب کیا جائے۔

قسم دوم: سلوکِ باطنی یہ ہے کہ تصفیۂ قلب کے لئے کوشش کی جائے اور نفس کی صفاتِ مذمومہ کو ختم کرنے میں سعیٔ بلیغ کی جائے۔ کیونکہ باطنی طہارت کا اسی مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔ ذکر قلبی[۵] میں بے حد جدوجہد کرنا چاہئے یہاں تک کہ قلب، ذکرِ حق میں

رکھتی ہے۔

جبکہ اہل تعطیل اللہ تعالیٰ کے معطل ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ جیسا کہ فلاسفہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عقل اول صادر ہوئی پھر اس سے دیگر عقول عشرہ کا صدور ہوا وہ عقل عاشر کو عقل فعال کہتے ہیں۔ جس پر نظام عالم کی تدبیر کا مدار وانحصار ہے اور ان کے نزدیک عقل فعال سے مراد سیدنا جبریل علیہ السلام ہیں جبکہ اہل سنت کے نزدیک مخلوقات کی پیشانیاں ید الٰہی میں ہیں۔ آیات کریمہ ان اللہ یحکم مایرید (مائدہ الآیہ:۱) اور ان اللہ یفعل مایشآء (حج الآیہ:۱۸) سے ثابت ہے۔

۵ ...... طریقت نقشبندیہ کے ذکر کا طریقہ یوں ہے سالکین کو دوران ذکر قلب صنوبری وغیرہا کسی عضو کو قصداً حرکت نہیں دینا چاہئے اور نہ ہی قلب صنوبری کی صورت کا خیال کرنا چاہئے بلکہ صرف قلب کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس پر اسم مبارک اللہ...... اللہ کا خیال گذارنا چاہئے جو بالآخر شیخ کامل مکمل کی

Marfat.com

مشغول ہو جائے (یعنی لطیفۂ قلب جاری ہو جائے)۔

اس ذکرِ قلبی کی تلقین کی ابتداء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے حضرت سلمان فارسی تک پہنچی۔ پھر ان سے حضرت امام جعفر صادق [۶] ان سے سلطان بایزید بسطامی، ان سے شیخ ابوالحسن خرقانی، ان سے شیخ بزرگوار حضرت بوعلی فارمدی طوسی اور ان سے ہم تک پہنچی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

توجہات قدسیہ اور کثرت ذکر کی بدولت لطیفۂ قلب میں سرایت کر کے رفع غفلت کا باعث ہوتا ہے فھو المقصود ایسا سالک حالت نیند بلکہ بوقت وصال اور بعد از وفات بھی یاد خدا سے غافل نہیں ہوتا ابتدائے سلوک میں استحضار اسم ذات ہوتا ہے جو منتہائے سلوک میں استحضار ذات پر منتج ہوتا ہے اسی کو دوام حضور مع اللہ کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دوران ذکر اسم مبارک اللہ کو بے چون اور بے چگون پیش نظر رکھنا چاہئے جب سالک اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بحت کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے اور ذاتِ بے مثل و بے کیف کا تصور کرتا ہے تو اسے بالآخر ذات تک رسائی نصیب ہو جاتی ہے اور اگر وہ دوران ذکر صفات کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو جس صفت کی طرف وہ متوجہ ہوگا اسی صفت تک رسائی میسر ہوگی لہٰذا اسی صفت پر قناعت کر بیٹھنے کی وجہ سے ذات تک رسائی سے محروم رہ جائے گا جبکہ مقصود ذات ہے صفات نہیں اسی لئے مشائخ نقشبندیہ بوقت بیعت صفات کی بجائے اسم ذات کا سبق دیتے ہیں تا کہ سالک صفات اور چون و چگون کائنات کی طرف ملتفت ہی نہ ہو۔ چونکہ اشیائے کائنات، صفات و اسماء و افعال کے ظلال ہیں اس لئے ذات کو چھوڑ کر صفات کی طرف متوجہ ہونے والے سالکین کائنات کی شکلوں، صورتوں، رنگینیوں اور کثرتوں میں گم ہو کر اپنی منزل کھوٹی کر بیٹھتے ہیں اور واصل باللہ ہونے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ العیاذ باللہ سبحانہ

[۶] ...... جمال طریقت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ربیع الاول ۸۳ھ مدینہ منورہ میں متولد ہوئے۔ آپ کا لقب صادق ہے جو آپ کے صدقِ مقال کا مظہر ہے۔ آپ کا شجرہ نسب والد گرامی کی طرف سے ابومحمد جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن الحسین بن علی المرتضیٰ ہے۔ والدہ ماجدہ کی طرف سے ام فروہ فاطمہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق اور نانی اسماء بنت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق ہے غالباً اسی لئے آپ نے فرمایا وَلَدَنِی اَبُوْبَکْرٍ مَرَّتَیْنِ (رضی اللہ عنہم)

آپ ۱۴ برس اپنے دادا شمس الاوتاد حضرت امام زین العابدین ...... ۳۴ برس اپنے والد حضرت امام محمد باقر اور ۲۷ برس اپنے نانا حضرت امام قاسم کی صحبت و ملازمت میں رہے۔ یوں آپ

Marfat.com

یہ فرما کر اپنا سر مبارک آگے کی جانب جھکا لیا، یہاں تک کہ نماز ظہر کی اذان ہو گئی، جب نماز ظہر ادا کر لی تو یہ الفاظ مبارک فرمائے کہ

اے درویشو! اگر چہ اس سلسلہ عالیہ میں ان مخدوموں کے علاوہ عزیز (بزرگ) ہوئے ہیں۔ ان اکابرین کو تخصیص اس اعتبار سے ہے کہ اس سلسلہ کے عظمائے مشاہدہ اور اصحابِ اساطینِ کشف یہی بزرگ ہوئے ہیں۔ بعدہٗ چہرہ مبارک اس فقیر کی طرف کر کے یہ لفظ مبارک دو بار ارشاد فرمائے کہ

اے عبدالخالق! جب شیخ بزرگوار خواجہ بوعلی فارمدی دارفناء سے داربقاء کی

دونوں نسبتوں (نسبت علوی اور نسبت صدیقی) کے جامع اور مجمع البحرین قرار پائے۔ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک اور مسلم کیمیادان جابر بن حیان جیسے مشاہیر امت نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے حکمت و معرفت اور حقیقت و شریعت سے معمور کلمات قدسیہ میں سے چند ایک ہدیہ قارئین ہیں...... عبادت توبہ کے بغیر درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم فرمایا ہے اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ...الخ

o...... جو شخص عبادت پر فخر کرے گناہ گار ہے جو معصیت پر نادم ہو وہ فرماں بردار ہے۔ o...... جو شخص اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلب مغفرت میں زیادتی کرنا چاہئے۔ o...... تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں میں مبتلا ہو اور ان سے غافل رہے۔ اول جو غم میں مبتلا ہو وہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (الانبیاء: ۸۷،۸۸)۔ دوم...... جو شخص کسی آفت سے ڈرتا ہو وہ کہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ (آل عمران: ۱۷۳)۔ سوم...... جو لوگوں کے مکر سے ڈرتا ہو وہ کہے: وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا (مومن: ۴۴، ۴۵)۔ چہارم...... جو جنت کی خواہش اور رغبت رکھتا ہو وہ کہے مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ (الکہف: ۳۹، ۴۰) آپ نے بعمر ۶۸ برس چند ماہ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع قبہء اہلبیت میں مدفون ہوئے۔

طرف رحلت کر گئے تو شریعت وطریقت میں جو بھی مشکل مجھے پیش آتی، میں ان کی روحانیت سے التماس کرتا ہوں۔ اسی لحظہ حضرت خواجہ کی روحانیت اس مشکل کو حل کر دیتی ہے۔ اس راہِ طریقت کے جو فوائد خواجہ علی کلاں (حضرت ابوالحسن خرقانی) سے پہنچے تھے میں سالکانِ راہ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے نیازمندوں تک پہنچا رہا ہوں۔ بعدہٗ آپ نے رخ انور میری طرف کر کے یہ لفظ مبارک فرمائے کہ

اے عبدالخالق! جیسے میں خواجہ علی کلاں کا خلیفہ چہارم تھا تو بھی ہمارا چوتھا خلیفہ ہوگا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی مبارک آنکھیں پرنم ہوگئیں۔

اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ شیخ نے فرمایا کہ ہمارے بعد خواجہ عبداللہ برقی [۷] جانشین ہوں گے، ان کے بعد خواجہ حسن انداقی [۸] اور ان کے بعد خواجہ احمد یسوی [۹] خلیفہ ہوں گے (رحمۃ اللہ علیہم)۔ جب خواجہ احمد یسوی

---

۷ ...... سند الاصفیاء حضرت خواجہ عبداللہ برقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد امام العصر حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کے جانشین اول تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد بکرے فروخت کرتے تھے۔ اس لئے آپ کو برقی کہتے ہیں آپ کو علوم تفسیر و حدیث اور فقہ میں درجہ کمال حاصل تھا۔ آپ عظیم عالم و عارف اور صاحب مقامات تھے۔ جس زمانہ میں قرامطیہ نے حرم پاک پر قبضہ کر لیا تھا۔ آپ نے ۱۳ روز تک نہ کچھ کھایا نہ پیا فرماتے اللہ کے گھر میں حادثہ ہوا ہے جب تک اسے درست نہ کر لیا جائے نہیں کھاؤں پیوں گا۔ آپ کی وفات حسرت آیات ۵۵۵ھ کو ہوئی مدفن مبارک بخارا شریف کے جنگل میں ہے۔

۸ ...... قطب الاولیاء حضرت خواجہ حسن انداقی رحمۃ اللہ علیہ شہر بخارا سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر قصبہ انداق میں ۴۶۶ھ میں متولد ہوئے۔ مدتوں اپنے مرشد و مربی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وصحبت میں حاضر باش رہے ان کے ہمراہ حجاز مقدس اور بغداد کا سفر کیا صاحب تصانیف اور آثارِ سنت کے پیروکار تھے۔ آپ بکثرت عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے حضرت خواجہ ہمدانی کے جانشین دوم رہ کر مخلوق خدا کی رشد وہدایت کا فریضہ بخوبی انجام دیا۔ آپ ۲۶ رمضان ۵۵۲ھ نے وصال فرمایا۔ مدفن مبارک بخارا کے بیرون دروازہ کلاباد میں ہے۔

۹ ...... سلطان طریقت حضرت خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہ کے معلم طریقت حضرت سیدنا خضر علیہ السلام اور شیخ

Marfat.com

ولایتِ ترکستان کی طرف سفر کر جائیں تم خلیفہ ہو گے۔ خبردار! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جادۂ شریعت پر قائم رہنا اور شرعی حد سے ذرہ بھر تجاوز نہ کرنا۔ جس شخص کو تو دیکھے کہ وہ شریعت کی مخالفت کر رہا ہے، اسے منع کرنا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

سنجر بن ملک شاہ نے بروز بدھ ۱۱ رمضان المبارک ۵۰۴ھ قاسم بن جوکی کی طرف سمرقند میں مکتوب بھیجا، اس خط میں تحریر تھا کہ

شہر سمرقند کے بزرگانِ دین حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ علی بن محمد، قاضی علاؤ الدین عمر، خواجہ عماد الدین، امیر عبدالوہاب، خواجہ دہقان، شیخ بکر الدین، شیخ عزالدین، شیخ ابوالقاسم بن یوسف، شیخ لالائے چاکر اور شیخ محمد (رحمۃ اللہ علیہم) جان لیں کہ سنا جا رہا ہے کہ خواجہ سبحانی، شیخ یوسف ہمدانی کمالِ عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں اس طرف جانے کی فرصت نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ سلیمان شاکر بہت بڑا لشکر لے کر اس طرف متوجہ ہو گیا ہے۔ ہم حکومت کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے اس لئے درویشوں کی خانقاہ کے اخراجات کے لئے قاسم بن جوکی کو پچاس ہزار دینار نہایت احتیاط سے کمائے گئے، حلال مال کے ساتھ روانہ کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے حق میں دعائے فاتحہ فرمائیں

خرقہ و بیعت سلطان اولیاء حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ طریقہ یسویہ کے سرخیل اور طریقت نقشبندیہ کے ہفت خواجگان اور سبع سیارگان کے رکن رکین اور فردِ فرید ہیں آپ مشائخ ترک کے پیر حلقہ بلکہ اکثر ترک مشائخ کا انتساب آپ سے ہی ہے۔ آپ نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے حکم سے خواجہ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو مسندِ مشیخیت پر متمکن فرما کر ولایت ترکستان (روس) کو رشد و ہدایت کا مرکز بنایا۔ ۹ ہزار سے زیادہ لوگ آپ کی صحبت و ملازمت اور توجہ و متابعت کی برکت سے کدوراتِ بشریہ سے چھٹکارا حاصل کر کے درجہ کمال و تکمیل کو پہنچے اور ۱۲ ہزار شہزادے آپ کی توجہات قدسیہ اور تصرفاتِ باطنیہ کی بدولت مقام ولایت پر فائز المرام ہوئے۔ آپ کے معروف خلفاء میں حضرت منصور اتا، حضرت سعید اتا، حضرت سلیمان اتا اور حضرت حکیم اتا رحمۃ اللہ علیہم ہوئے ہیں آپ نے ۲۷ شوال ۵۶۲ھ کو جان، جان آفرین کے سپرد کر دی آپ کا مزار پرانوار یسی (ترکستان) میں ہے۔

Marfat.com

گے۔ پوری توقع ہے کہ حضرت شیخ کی سند کو ہمارے لئے تحریر فرما کر بھیج دیں گے کیونکہ یہ بات زبانِ زد عام ہے کہ ان کا طریقہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طریقہ کی مانند ہے۔ یقیناً بلاشبہ وہ اسے اہم سمجھتے ہیں۔ دعا جو کو بھی اس سے مشرف فرمائیں گے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام ہمدانی مریدوں کے پاس خواجہ عبداللہ برقی کے حجرہ میں تشریف لائے اور خواجہ حسن انداقی، خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہم، خواجہ شاہ غاتفری، خواجہ علیانہ، خواجہ اقہکم، خواجہ شمس الدین غاتفری، شیخ محمد نظام الدین ماتریدی، خواجہ محمد، خواجہ کاروزن کلابادی، خواجہ محمود سوجی، خواجہ پل غاتفری، ابوموسیٰ، امام یحییٰ غاتفری، خواجہ اسحاق، امام سلمان عارف، خواجہ محمد جہلہ، خواجہ قریش، خواجہ آدم شاودراری، خواجہ رباط اور اس فقیر عبدالخالق کو جمع فرمایا۔ سلطان سنجر کا قصہ ان کے درمیان لایا گیا۔ یونہی جمعیتِ خواطر کے ساتھ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ انہوں نے سنجر بن ملکشاہ کا قصہ اور اس کی نذر نیاز کو آپ کے سامنے عرض کیا اور سلطان کے لئے سورہ فاتحہ (دعائے خیر) پڑھی۔

اس کے بعد آپ نے (از راہِ عجز) ارشاد فرمایا کہ

اے درویشو! ہم سے سلطان سنجر کی طرف بھیجنے کے لئے بجز سہو، خطا اور بدی کے کون سا کمال ظاہر ہوا ہے۔ اس کے بعد خواجہ علیانہ نے عرض کیا:

اے بزرگوار! آپ کی جناب میں درویشوں کی التماس ہے کہ انہیں کچھ تحریر کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔

اس کے بعد ہمارے شیخ نے یہ الفاظ دُرربار ارشاد فرمائے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کے موافق ہم سے جو چیز ملاحظہ کی جائے، اسے لکھ لیا جائے۔

۲۸ ذیقعد ۵۰۴ھ منگل کا دن تھا کہ ہمارے شیخ مکرم کی عمر مبارک ایک ہزار ۹ ماہ ۲۶ روز ہوگئی تھی۔ ہمارے شیخ کا مولود مسعود اسلامی سال کے دوسرے ماہ صفر

Marfat.com

المظفر کے اختتام پر بروز پیر ہوا تھا۔

آپ نے ۳۸ حج پیادہ پا کئے تھے۔آپ نے مصحف مبارک دیکھ کر قرأتِ حفص کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا تھا۔آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، فروع اور علم کلام کی کتابوں سے سات سو (۷۰۰) اوراق زبانی یاد تھے۔آپ دو سو تیرہ (۲۱۳) مشائخ کرام کی صحبت و زیارت سے فیضیاب ہوئے۔آپ اکثر اوقات روزہ دار اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔آٹھ ہزار بت پرست آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے تھے۔جو لوگ گناہوں سے تائب ہوئے اور راہِ راست پر آئے، ان کا کسی کو شمار ہی نہیں۔

آپ کا پاؤں مبارک ایک طرف سے کوتاہ تھا۔آپ کے چہرہ انور پر چیچک کے داغ تھے۔آپ کے چہرہ مبارک کی دو طرفین دراز اور سرخ تھیں۔آپ بہت نازک اندام تھے۔

آپ جسے بھی دیکھتے اسے خواجہ کے نام سے پکارتے تھے۔آپ بہت سفر کرتے تھے۔آپ کا لباس اُون اور خود رنگ ہوتا تھا۔آپ کی غذا جو کی روٹی، ارزن (شیراز میں ایک غلہ کا نام) کی روٹی اور تخم کا تیل ہوا کرتی تھی۔چالیس دنوں میں ایک بار مرغ کا گوشت تناول فرماتے۔گاہے گاہے اونٹ اور مینڈے کا گوشت کھایا کرتے تھے۔موزہ دوزی اور کھیتی باڑی کرتے۔خدا تعالیٰ جو رزق عطا فرماتا، اسے فقیروں، بیواؤں، یتیموں، غریبوں اور عیال دار مسکینوں میں تقسیم کر دیتے۔آپ نے عمر بھر کبھی بھیک نہیں مانگی اور اپنے متوسلین کو اس سے منع فرمایا کرتے اور ہمیشہ متوکل رہنے کی تلقین فرماتے۔تعمیر دنیا میں مشغول نہ ہوتے اگر کوئی اور تعمیر دنیا کرتا اسے منع نہ کرتے۔ ہر سال چالیس روز احتساب کرتے۔بادشاہ اور دنیا داروں کے گھر نہ جاتے۔پچھتر (۷۵) برس مجرد زندگی بسر کی۔آپ کے خانہ چشم میں چمک تھی۔آپ کی وفات حسرت

Marfat.com

آیات کے بعد وہ چمک مشتبہ ہوگئی۔ بعض احباب کہتے کہ وہ دائیں طرف ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ بائیں جانب ہے۔ آپ کی چشم مبارک نمکین تھی۔ آپ نامحرم کے چہرے اور امرد کو ہرگز نہ دیکھتے۔

آپ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے اذن سے دس رجب عظمہا اللہ حرمۃ کو سمرقند تشریف لے آئے۔ آپ خوش آواز اور میانہ قد تھے۔ آپ کی مبارک انگلیاں دراز تھیں۔ آپ ترکی زبان نہیں جانتے تھے۔ اکثر اوقات نعلین پہنا کرتے۔ پیوند لگا لباس پہنتے، متوسلین میں جو پیوند لگا لباس پہنتا اسے دوست رکھتے اور اس کی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ ادباً تاحیات پاؤں دراز نہیں کئے۔ خوفِ خدا سے آنکھیں اشکبار رہتیں شیریں زبان تھے۔ تبسم کناں لہجے میں گفتگو کرتے۔ بھوک اور ریاضت کی وجہ سے کمر مبارک خم ہوگئی تھی۔ جہری ذکر نہیں کرتے تھے۔ لوگوں کو بکثرت مرید کرتے تھے۔ ان کے عہد ہمایوں میں جہری ذکر نہ تھا۔ اپنے دادا پیر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف تھے۔ آپ کا جائے ولادت ہمدان محلہ غیمہ تھا۔ آپ پیدل بہت چلتے تھے۔ جمعہ اور جمعرات کی راتوں اور عیدوں کی شاموں کو بزرگوں کی خانقاہوں میں بسر کرتے تھے۔ جو مسافر کسی دوسرے ملک سے آتا۔ اس سے دریافت فرماتے کہ تم کس ملک سے آئے ہو، اس ملک کے مشہور درویش کون ہیں؟ اور غیر معروف درویشوں کے نام کیا ہیں؟ آپ کے اعضائے مبارکہ ذکر قلبی کی وجہ سے ہمیشہ پسینے سے شرابور رہتے تھے کیونکہ آپ حبسِ دم کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔ شبانہ روز اوراد کے علاوہ ہر فریضہ کے بعد ایک سیپارہ قرآن پڑھتے تھے۔ غاتفر کے محلوں میں سے محلہ خوشرود، جہاں آپ آسودۂ خاک ہیں، سے لے کر جامع مسجد تک ایک قرآن مجید ختم کر دیتے اور مسجد سے لے کر خواجہ حسن انداقی اور خواجہ احمد یسوی کے گھر تک سورۂ بقرہ پڑھ دیتے اور مسجد سے محلہ میں واپس آنے تک سورۂ آل عمران ختم کر لیتے۔ ہمارے

شیخ کی مسجد سے لے کر ان درویشوں کے حجرہ تک ایک سو سات (۱۰۷) قدم تھے۔ نماز کی ہر رکعت میں قرآن کا ایک سیپارہ پڑھتے۔ گاہے گاہے ہمدان کی طرف رخ مبارک کر کے اکثر رویا کرتے تھے اور خدا تعالیٰ سے صالح اور فرزند ارجمند مانگا کرتے تھے۔ ہمیشہ خواجہ عبدالرحمن (دہ مردہ علیانگی) کی مجلس وعظ میں بیٹھا کرتے تھے۔ موسم سرما میں موئے مبارک بہت ترشوایا کرتے تھے آپ کے پاس حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا عصا مبارک اور جرسدان تھا۔ جب نیا چاند دیکھتے تو سمرقند کے موالی کو بلا کر ان کی دعوت کرتے تھے اور ان کے ساتھ شرعی مسائل کی بابت بحث مباحثہ کرتے۔ ان کی مجلس سے دور نہ ہوتے۔

آپ خواجہ زندہ دلاں حضرت خضر علیہ السلام کے مصاحب تھے۔ آپ نیزہ اندازی کرتے تھے۔ مال واسباب نہیں خریدتے تھے۔ قرآن مجید کا نسخہ، مصلیٰ، کنگھی، مسواک، خوشبو اور رومال اپنے پاس رکھتے تھے۔ آپ آنکھوں کے درد اور زخموں کے لئے دوا اور مرہم بنایا کرتے تھے۔ اگر کوئی بدعتی اور نظر باز آجاتا تو اسے غصے ہوتے۔

آپ ہمیشہ باوضو رہتے، نماز جمعہ اور جماعت عذر کے بغیر ترک نہ کرتے۔ جو شخص آپ سے جتنی جفا کرتا، آپ اتنی ہی اس سے وفا کرتے اپنا آش (شیرانما حلوہ) پکا لیتے، کپڑے دھو لیتے، اگر لباس پھٹ جاتا تو اسے پیوند لگا لیتے۔ بازاری کھانا تناول نہ فرماتے۔ بڑا عمامہ باندھتے اور لمبا شملہ چھوڑتے۔ جامہ کے آستین کشادہ اور کوتاہ رکھتے۔ صابن سے کپڑے بہت کم دھوتے۔ بلند آواز سے نہ ہنستے تھے۔ کسی کی خیر خواہی اور لقمہ کو واپس نہیں لوٹاتے تھے۔ نرم گفتگو کرتے۔ راستے میں آہستہ چلتے۔ دعائیں اور استغفار بہت کرتے تھے۔ وتر، تہجد اور تسبیح کی نمازیں اکٹھی ادا کیا کرتے تھے۔ دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے اور ہم نشینوں کو بھی کثرتِ دعا کی تلقین فرماتے تھے۔ کرامت اور ولایت کا اظہار نہ کرتے۔ جو مؤمن آپ کو دعوت دیتا، اس کے ہاں

Marfat.com

تشریف لے جاتے۔آپ کسی شخص اور کسی چیز کی تحقیر، تصغیر اور اہانت نہیں کرتے تھے، اور کسی پر فخر نہیں کرتے تھے۔

اہل قبور کی زیارت کے لئے بکثرت جایا کرتے تھے۔قبرستان میں ننگے پاؤں جاتے تھے۔اہل قبور کو سلام کرتے۔اس کے متعلق جو دعائیں اور آیتیں وارد ہوئی ہیں انہیں پڑھا کرتے تھے۔

اکثر نان، سرکہ کے ساتھ کھایا کرتے، دعائے سیفی، قصیدہ بردہ، چہل اسم اعظم اور قرآنی آیات بکثرت تلاوت کرتے تھے۔رات کے وقت سر اور داڑھی کے بالوں کو اکثر کنگھی کیا کرتے تھے اور اس کے فائدے بہت بیان فرمایا کرتے تھے۔گھوڑ سواری کم کرتے البتہ دراز گوش اور اونٹ پر بیٹھا کرتے تھے۔ بازار کم جاتے۔ خلفائے اربعہ (رضی اللہ عنہم) کے فضائل و مناقب بہت بیان فرمایا کرتے تھے۔حلال خوروں اور حلال کوشوں کو دوست رکھتے تھے۔

موت، قیامت، جان کنی، قبر میں سوال وجواب، دوبارہ زندہ ہونے، نامہ اعمال پڑھنے، میزان اور پل صراط سے گذرنے کو بہت یاد کر کے رویا کرتے تھے۔

لوگوں کو حلال پہننے اور حلال کمانے کی ترغیب دیتے تھے۔مؤمنوں کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا کرتے۔کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھوں کو دھوتے اور نمک سے کھانے کی ابتدا اور انتہا کرتے۔

کفریہ کلمات بیان فرمایا کرتے تھے اور یہ دعا بہت پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ شَیۡئًا وَ اَنَا اَعۡلَمُ وَ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡب

اے اللہ! میں تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں

Marfat.com

درآنحالیکہ کہ مجھے اس کا علم ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس چیز کے متعلق جسے میں نہیں جانتا بے شک تو ہی غیبوں کو جاننے والا ہے۔

نماز ادا کرنے کے بعد سورۂ یٰس کو پڑھا کرتے تھے اور اس عمل کو نہ چھوڑتے تھے۔ جمادی الثانی کے آخری روز سے ماہ رجب کا پورا مہینہ لگاتار روزے رکھتے اور اس معمول کو نہیں چھوڑتے تھے۔ تانبے، چاندی اور سونے کے برتنوں میں غسل اور طہارت (وضو) نہیں کرتے تھے۔

مکار، بے وفا، فاسق، بدگو، حیلہ جو، ظالم، مخلوق اور ماں باپ کو اذیت دینے والا، جھگڑالو، بدعتی، بدمذہب، بے نماز، فضول گو، چاپلوس، دغاباز، سودخور، دروغ گو، بدپرہیز، بازاری، حرام خور، بدنام، جھوٹا وکیل، حیلے، چرب زبانی اور دنیاوی تدبیر سے حق کو ناحق بنانے والے، لوگوں کے درمیان اپنے آپ کو مؤمن، زاہد، پارسا، سُنی، درویش، عالم، متقی، عابد، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے، خود کو نیک ظاہر کرنے والے، دنیاوی عزت وحرمت کی خاطر لوگوں کی نظروں میں اپنے ظاہر کو شریعت سے آراستہ کرنے والے لوگوں کو اپنی مجلس میں توبہ کرواتے، اگر وہ دعوت توبہ قبول نہ کرتے، انہیں دشمن سمجھ کر اپنی مجلس سے نکال دیتے۔

نان کو پانی کے ساتھ کم کھاتے البتہ خشک نان تناول فرمالیتے ''مَنْ'' نہ کہتے اگر ضرورت پڑتی، تو چہاردہ سیر (چالیس سیر) کہتے۔

کسی کو اے سگ! (کتا)، خنزیر، بدبخت، تجھ پر لعنت اور بے نصیب نہ کہتے۔ یہ نہ کہتے کہ بہت سردی ہے یا بہت گرمی ہے۔ حمام میں نہ جاتے۔ کسی کو بددعا نہ دیتے۔ جو مومن سامنے آتا اُسے سلام کہتے۔ ہر کسی کو اٹھ کر ملتے، ہمیشہ متفکر اور غمزدہ رہتے۔ حساب کتاب نہیں جانتے تھے البتہ خوش خط تھے۔ اپنی اور مریدین کی مونچھوں کو پست رکھتے تھے۔ آپ تنہائی اور خلوت گزینی اختیار کرتے تھے۔ حریرہ (شوربا وغیرہ) کو

اکثر اوقات موٹی خشک روٹی سے کھاتے۔ ہمیشہ مجاہدہ وریاضت کرتے۔ دوسروں کا کھانا نہ کھاتے۔ عام لوگوں کی ہم نشینی سے کنارہ کش رہتے تھے۔ سیاہ رنگ کے موزے پہنتے۔ دستار مبارک دانا لوگوں کی طرح باندھتے اور شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے تھے۔ کدال خوب چلاتے، بے کار، مفت خور اور تن پرور آدمی کو دوست نہیں رکھتے تھے۔ علم طب بیان فرماتے، رستے میں چلتے ہوئے دائیں بائیں نہ جھانکتے، مجلس میں سب سے مخاطب ہو کر گفتگو کرتے۔ جب مجلس اور خانقاہ میں داخل ہوتے تو دایاں پاؤں پہلے رکھتے اور جب باہر تشریف لاتے تو بایاں پاؤں پہلے باہر رکھتے۔ دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ ننگے سر نہ نماز ادا کرتے نہ کھانا کھاتے۔ باآواز بلند قرأت نہ کرتے۔ اگر دن میں سو بار وضو ٹوٹ جاتا تو بار بار وضو کرتے۔ ایک گھڑی بھی بے وضو نہ گذارتے۔ مسجدوں، صحراؤں، محلوں، دیہاتوں اور پہاڑوں میں جاتے۔ ان جگہوں کے رہائشیوں اور باشندوں یعنی ترک، تاجک، عرب، خواجہ، درویش، غلام، بازاری، گڈریا، چرواہا، شتربان اور ہر واقف وناواقف کے سامنے فرائض، واجبات، سنتیں، مستحبات، آداب، حلال، حرام، مباح، مکروہ، حیض، نفاس، استحاضہ، مستحاضہ اور معاملات (خرید وفروخت) کے مسائل بیان کرتے اور روک روک کر وعظ ونصیحت کرتے۔ ان کی وسعت وطاقت کے مطابق دینی مسائل سکھاتے تھے۔ جس کسی سے تھوڑی سی بھلائی دیکھتے اسے دگنا بدلہ دیتے۔ ہمیشہ اپنے پاس کھجور، منقیٰ اور کلچہ رکھتے۔ جس کے ہاں تشریف لے جاتے اُسے عطا فرماتے۔

اپنے شیخ بزرگوار کی موجودگی میں کسی اور سے بات چیت نہ کرتے۔ لوگوں کے کاشت کردہ کھیتوں سے نہ گذرتے۔ نماز کو زیادہ لمبا نہ کرتے۔ اپنے گھر کے کام کاج خود کر لیتے۔ چکی خود چلاتے۔ موسم بہار میں بہت گشت کرتے۔ فجر، اشراق، اوابین، تہجد اور استخارہ کی نماز نہ چھوڑتے۔ فی سبیل اللہ شہید ہونے کی تمنا رکھتے۔ صدقہ وزکوٰۃ

Marfat.com

ادا کرتے ، اعتکاف بیٹھتے ،قربانی کرتے اور غلام آزاد کرتے ، وعید سے ترساں اور وعدہ سے امیدوار رہتے ۔لوگوں کے درمیان محبوب تھے ۔صدق وصفا، اخلاص اور حلم وسخا کے حامل تھے ۔خدا تعالیٰ کے شکر گذار تھے ۔اللہ تعالیٰ کی ہرگز شکایت نہ کرتے ۔حق تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہتے ۔ہمیشہ موت کی استعداد (تیاری) میں رہتے ۔تمام مخلوق پر مہربان رہتے ۔عمر رسیدہ لوگوں کی تعظیم کرتے ۔ ناقصین کو عنایات سے نوازتے ۔امانت کی خوب حفاظت کرتے ۔صلہ رحمی بجالاتے ۔ہر قسم کے خطرہ سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ۔ہمیشہ طلبِ آخرت میں مشغول رہتے ۔خدا تعالیٰ سے اطاعت کی توفیق مانگتے ۔ ہمسایوں کے حقوق کی رعایت کرتے ۔رستے سے موذی اشیاء کو ہٹا دیتے ۔

اپنے ایمان میں شک نہ کرتے اور مومنم حقا[1] (انا مومن حقا) کہتے ۔جماعتِ مسلمین کے خلاف نہ کرتے ۔ہر نیک وبد کے پیچھے نماز ادا کر لیتے ۔اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہتے ۔ہر چھوٹے اور بڑے کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ۔فرماتے اچھی اور بری تقدیر سب خدا کی طرف سے ہے ۔بادشاہ کے اطاعت گذار رہتے ۔

ارشاد فرماتے:

٥...... ایمان خدا تعالیٰ کی عطا ہے ۔

---

[1]...... آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں انا مؤمن حقا کے قائل تھے اور اپنے آپ کو مؤمن برحق جانتے تھے یعنی اپنے ایمان کے ثبوت اور حق ہونے کا اعتراف کرتے تھے انا مؤمن ان شاء اللہ نہ کہتے تھے کیونکہ یہ موہم شک ہے کہ یہ ثبوتِ ایمان کی صورت میں مخالفت رکھتا ہے مذہب اول کا تعلق ایمانِ حال سے ہے مذہب ثانی کا تعلق مآل وعاقبت کار سے ہے حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کلمہ استثناء (ان شاء اللہ) کا استعمال خاتمہ کی طرف راجع کریں جو کہ مبہم ہے تو وہ بھی ثبوتِ حال کے اشتباہ سے خالی نہیں ہے لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ شک وشبہ کی صورت کو ترک کر دیا جائے ۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب:)

Marfat.com

o...... بندہ تمام تر جلالتوں اور کرامتوں کے باوجود مخلوق ہے۔

o...... قرآن [1] مخلوق کے ساتھ خدا کا کلام ہے۔

o......عذابِ قبر، حق ہے اور منکر نکیر حق ہے۔

o...... زندوں کی دعا سے فوت شدگان کو نفع ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت و معراج، حق ہے۔

o...... اعمال نامہ پڑھنا اور پل صراط حق ہے۔

o...... دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (عشرہ مبشرہ) بہشتی ہیں۔

o...... کافر ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔

o...... خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

o...... مردہ ہڈیاں آگ میں اس طرح جلیں گی جس طرح پتھر آگ میں جلتا ہے۔

o...... خدا تعالیٰ کا دیدار حق ہے۔

o...... حضرات انبیائے عظام (علیہم السلام) کی عقل، اولیاء کرام (رضی اللہ عنہم) کی عقل سے برتر ہے۔

---

[1] ...... قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے حرف و آواز کے لباس میں ہمارے پیغمبر ﷺ پر نازل فرمایا گیا ہے اور اس کے ذریعے بندوں کو امر و نہی کا حکم دیا گیا ہے جس طرح ہم اپنے کلام نفسی کو تالو اور زبان کے ذریعے حرف و آواز کے لباس میں لا کر ظاہر کرتے ہیں اور اپنے پوشیدہ مقاصد و مطالب کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح حق تعالیٰ سبحانہ نے اپنے کلام نفسی کو تالو و زبان کے واسطہ کے بغیر محض اپنی قدرت کاملہ سے حرف و آواز کا لباس عطا فرما کر اپنے بندوں کے لئے بھیجا ہے اور اپنے پوشیدہ اوامر و نواہی کو حرف و آواز کے ضمن میں لا کر ظاہر فرما دیا ہے پس کلام کی دونوں قسمیں یعنی کلام نفسی اور کلام لفظی اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں اور ان دونوں قسموں پر کلام کا اطلاق کرنا حقیقت کے طور پر ہے جس طرح کہ ہمارے کلام کی دونوں قسمیں نفسی و لفظی حقیقت کے طور پر ہمارا کلام ہیں......کلام لفظی کو کلام خدا نہ کہنا کفر ہے۔ (مکتوبات شریفہ دفتر دوم مکتوب: ۶۷)

o...... کراماتِ اولیاء حق ہیں۔

o...... نبیوں (علیہم السلام) کا مرتبہ ولیوں (رحمۃ اللہ علیہم) سے برتر ہے۔

o...... مؤمنوں کی عقل کافروں کی عقل سے برتر ہے۔

o...... حق تعالیٰ حقیقت سے دانا اور قدرت سے توانا ہے۔

o...... انسانوں کے پانچ گروہ ہیں۔

(۱) مؤمن......(۲) کافر......(۳) منافق......(۴) گناہ گار......(۵) مشرک

o...... ایمان حقیقت ہے مجاز نہیں۔

o...... اپنے دشمنوں کو راضی کرو۔

o...... توفیق، فعل کے برابر ہے۔

o...... ایمان دو اعضاء پر ایک چیز ہے (اقرار باللسان و تصدیق بالقلب)

o...... خدا تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ نہیں اور نہ ہی کوئی چیز خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کسی مکان پر نہیں اور نہ ہی کسی میں ہے۔ وہ خالق ہے اُسے کسی مکان کی حاجت نہیں۔ کسب، فریضہ ہے۔ نیک عمل، ایمان کی وجہ سے قابل قبول ہے۔ ایمان طاعت ہے نہ کہ ہر بندگی ایمان ہے اور نہ ہی گناہ کفر ہے۔ انبیاء کرام، اولیاء، مؤمنین، صالحین، گناہ گار اور جبریل (علیہم السلام) کا ایمان ایک جیسا ہے۔

امام کے حدث کو ہم حدث سمجھتے ہیں۔ ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے[۱۲]۔ محبت کے

---

[۱۲]...... حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے قول الایمان لایزید ولا ینقص اور حضرت امام شافعی کے قول الایمان یزید و ینقص کے درمیان مطابقت کی روشنی میں حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف ہے کہ نفس ایمان میں کمی و بیشی متصور نہیں کیونکہ تصدیق قلبی، نفس ایمان اور قلبی اذعان سے عبارت ہے جس میں کمی و بیشی کے فرق کی گنجائش نہیں اور جو فرق کو قبول کرے وہ ظن اور وہم کے دائرہ میں داخل ہے ایمان میں کمال اور نقص طاعات و حسنات کے اعتبار سے ہے جس قدر طاعت زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان میں کمال زیادہ ہوگا لہٰذا عامۃ المسلمین کا ایمان حضرات انبیاء کرام (علیہم الصلوات) کے ایمان

Marfat.com

سبب عاشقوں سے حکم نہیں اٹھتا، خوف خاتمہ سے ترساں رہتے۔ سُنت وہ تھی جس کے متعلق حضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جماعت وہ تھی جس کے رستے پر حضرت امام ابوحنیفہ [۳] اور آپ کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) چلے تھے۔

فقر وفاقہ کو دوست رکھتے۔ چاروق (جنگلی باشندوں کا سخت اور سادہ جوتا) پہننے والے درویشوں کو دوست رکھتے۔ حضرت شیخ موزوں پر مسح فرماتے۔ کھانے کے شروع میں بسمِ اللہ اور آخر میں الحمدُ للہ کہتے۔ آپ مریدوں کو فرمایا کرتے...... ہوش

کی مثل نہیں ہوتا کیونکہ ان کا ایمان طاعات کی قربتوں کی وجہ سے کمال کے اس بلند مقام پر پہنچ گیا ہے کہ عام مؤمنوں کا ایمان ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اگر چہ دونوں ایمان، نفس ایمان میں شرکت رکھتے ہیں۔ جیسے علمۃ الناس اگر چہ نفس انسانیت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ شریک ہیں لیکن صفات کاملہ کے اعتبار سے وہ دوسرے انسانوں پر بدرجہا فضیلت وفوقیت رکھتے ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب:۲۶۶ وغیرہا)

[۳] ...... سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ھ کوفہ میں متولد ہوئے۔ آپ کا اسم گرامی نعمان بن ثابت، لقب امام اعظم اور وصفی معنی کے اعتبار سے کنیت ابوحنیفہ ہے آپ نوید مصطفےٰ اور دعاء مرتضیٰ کا ثمرہ ہیں۔ آپ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے چار ہزار اساتذہ تابعین سے اکتساب علم کیا۔ آپ چھ ماہ حجلہ نشین حریم امامت حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ اور دو برس امام الاولیاء حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت، صحبت وتلمذ سے مستفیض ہوئے۔ آپ سے چار ہزار احادیث مبارکہ مروی ہیں جن میں ۱۲۱۵، احادیث میں آپ منفرد ہیں۔ تخریج مسائل کے سلسلہ میں آپ کا طریق کار یوں تھا انما اعمل اولا بکتاب اللہ ثم بسنۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ثم اقضیۃ ابی بکر و عمر و عثمان وعلی ثم اقضیۃ الصحابۃ (رضی اللہ عنہم) ثم اقیس بعدذالک (میں پہلے کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں پھر سنت رسول پر پھر حضرات ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے فیصلوں پر پھر دیگر صحابہ کرام کے فیصلوں پر، پھر اس کے بعد قیاس کرتا ہوں آپ آسمانِ فقاہت کے درخشندہ آفتاب ہیں کہ آپ کے طریق اجتہاد سے تمام ائمہ مجتہدین نے استفادہ کیا۔ بنابریں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ آج بھی امت مسلمہ کے دوتہائی مسلمان آپ کی فقہی تحقیقات پر عمل پیرا ہیں۔ حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ترویج دین اور احکام شرعیہ کے اجراء

Marfat.com

دردم، نظر برقدم، سفر در وطن اور خلوت در انجمن رکھو۔ مشائخ کرام کی مجلس میں ظاہری و باطنی طور پر ادب، تعظیم اور احترام کے ساتھ بیٹھو۔

برادرانِ صحبت کے ساتھ موافقت ، خدمت اور اسرار رکھتے۔ ان کی منت سماجت نہ کرتے۔ تمام لوگوں سے راضی رہتے۔ کسی سے حسد نہ کرتے ،تونگری سے ڈرتے۔

کبھی کبھی یہ الفاظ مبارک فرمایا کرتے کہ

o...... یہ باعظمت بادشاہ مگر درویشوں کے ذکر قلبی کی لذت وحلاوت سے غافل و نادان اس چاشنی کو چکھے بغیر کیسے جان سکتے ہیں۔

o...... نفس کی عداوت اور قلبی خطرات سے آگاہ رہو۔

o...... اے عبدالخالق! قلبی خطرات کی شناخت تجھ پر لازم ہے۔

o...... اپنے ظاہر کو تفرقہ سے محفوظ رکھو۔

کرنے والے بارہ اقطاب کے رئیس حضرت امام اعظم ﷺ ہیں۔ آپ کے تلامذہ ومقلدین میں حضرت امام محمد، حضرت امام ابو یوسف، حضرت امام زفر، عالم ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی ،قدوۃ الکاملین حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، سالار طریقت حضرت شاہ نقشبند، حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں۔

همه شیرانِ جهاں بسته ایں سلسله اند زوبه از حیله چساں بگسلد ایں سلسله را

آپ نے ۵۵ حج ادائے فرمائے۔ آخری حج کے موقعہ پر خدام کعبہ نے آپ کے لئے باب کعبہ کھول دیا۔ دورانِ عبادت واقعہ میں آپ کو ہاتفِ غائب سے آواز آئی۔ یاابا حنیفه اخلصت خدمتی واحسنتَ معرفتی فقد غفرتُ لك ولمن اتبعك ببركة اخلاصك واحسانك الی قیام الساعة (مکتوبات سعیدیہ مکتوب: ۹۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ابوحنیفہ! تو نے میرے دین کی خدمت اخلاص سے کی اور میری معرفت خوب حاصل کی۔ میں نے تجھے بخشا اور تیرا اخلاص واحسان کی برکت سے قیامت تک آنے والے تیرے تمام مقلدین کو بخشا۔ آپ نے ۱۵۰ھ میں وصال فرمایا آپ کا مزار پرانوار آدمیہ بغداد میں مرجع خلائق ہے۔

o...... جتنا ظاہر پریشان ہوگا اس سے زیادہ باطن پریشان ہوگا، یہ اہل اللہ خوش فعل اور ہشاش بشاس ہوتے ہیں۔

متوسلین کہتے ہیں کہ

آپ یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔ ان کے سامنے حضرت رسول اللہ ﷺ کے فضائل بیان فرماتے اور وعدہ ووعید کو اس طرح بیان کرتے کہ وہ دین اسلام قبول کر لیتے۔ اس کے بعد ان کے لئے کچھ مال واسباب جمع کرتے اور خود بھی انہیں کچھ عطا فرماتے۔ انہیں احکام شریعت سکھاتے۔ مریدین کو فرماتے کہ ان کی تعظیم وادب کرو۔ مریدین کے ساتھ جانا بہت پسند کرتے۔ فرماتے:

o...... عقل کے موافق اور نفس کے مخالف ہو جاؤ کیونکہ عقل اور نفس دو ضدیں ہیں جو جمع نہیں ہوسکتیں۔

o...... طاعت پر فریفتہ نہ ہونا اور دنیاوی آرائش کی طرف میلان نہ رکھنا۔

o...... آپ شیخ کے پیچھے نماز ادا کرتے اور شیخ کے پہلو میں کھڑے نہ ہوتے۔

o...... مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنتے اور ایڑھی پر نظر رکھتے اس کے بعد بایاں جوتا پہنتے۔

o...... فرض نماز ادا کرنے کے بعد آیۃ الکرسی، امن الرسول الخ اور قل اللھم مالك الملك الخ پڑھ کر جلدی کھڑے ہو جاتے اور سنتیں شروع کر دیتے۔

o......نماز بروقت ادا کرتے، تاخیر نہ کرتے۔

o...... جاڑے کے موسم میں اپنے نیچے تالائی بچھاتے اور گرمی میں چٹائی پر استراحت فرماتے اور یہ مناجات (دعا) کرتے کہ "الٰہی ہمیں ہمارے نفس کے حوالے نہ کر۔ ہمیں اس بات پر قائم رکھ جس پر تیری رضا ہے ہمارا انجام اچھا کرنا جو صورۃ انسان اور سیرتاً

Marfat.com

شیطان ہیں، ان سے ہمیں دور رکھ۔

o......اپنے اصحاب سے پیار کرتے چاہے وہ غائب ہوتے یا موجود ہوتے۔آپ کے اصحاب میں سے اگر کوئی ایک دوسرے کی شکایت کرتا تو دوسرے کو طلب کر کے دونوں میں صلح صفائی کروادیتے اور کسی کی کسی بات سے رنجیدہ نہ ہوتے۔

جو کوئی آپ سے کہتا کہ فلاں شخص نے آپ کی اہانت کی ہے فرماتے ''قابل آنم'' میں اسی قابل ہوں۔

قاضیوں، مفتیوں، نگرانوں، اماموں، مؤذنوں اور محتسبوں کے سامنے ثواب کی فضیلت اور اس کا درجہ بیان فرماتے اور انہیں ثواب کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے حق کی طرف ہو جاؤ۔ سمرقند کے بزرگوں کو فرماتے شہر کے اردگرد فصیل بناؤ۔ اگر ہانڈی پر چمچہ رکھا ہوتا تو اس سے کھانا تناول نہ فرماتے۔ بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔قرض دے کر واپس نہ لیتے۔حضرت شہزادہ قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کے مزار پر انوار پر حاضری کے لئے جایا کرتے۔

جتہ، توقماق اور اوروس کی جنگ میں اپنے کسی مرید کی شہادت کی خبر سنتے تو اسی وقت نماز شروع کر دیتے۔کسی چیز اور کسی آدمی پر لعنت نہ بھیجتے۔کسی کے لئے بددعا نہ کرتے۔اپنے اصحاب کو زیادہ گوشت کھانے اور زیادہ گفتگو کرنے سے منع کرتے۔ خود بھی باتیں زیادہ نہ کرتے۔اپنے حجرہ میں چٹائی، کمبل، لوٹا، مٹی کے ڈھیلے (بٹوانی) اور دو تکیوں کے علاوہ کوئی اور چیز نہ رکھتے، مال دار کو اس کی تونگری کی وجہ سے درویش پر ترجیح نہ دیتے۔

ہمیشہ اپنے مریدین کے سامنے فقراء صحابہ اور اغنیاء صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا تذکرہ کرتے اور انہیں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی متابعت اور موافقت کا حکم دیا کرتے۔آپ فصد کھلواتے، پچھنے لگواتے، دوا کھاتے، مکتب (مدرسہ) رکھتے اور درس وتدریس

فرماتے۔ ہمیشہ باوضو رہتے اور باوضو کھانا تناول فرماتے۔ کاموں میں عجلت نہ کرتے۔ رنج، مصیبت اور آزمائش میں صبر کرتے۔ ہر کسی کو راز نہ بتاتے۔ اپنے وظائف نہ چھوڑتے۔ ان کے چھوٹ جانے پر افسوس کرتے اور استغفار پڑھتے۔ ہر شب اپنا محاسبہ کرتے۔ روزی کی فکر نہ کرتے۔ نمازیں بہت پڑھتے اور روزے بہت رکھتے۔ جنوں، انسانوں اور شیطانوں کی دشمنی سے اپنے مریدین کو آگاہ کرتے۔ ان دشمنوں کا دفعیہ دائمی وضو اور دائمی قلبی ذکر بتاتے۔

اپنے شیخ سے جو کچھ دیکھا یا سنا ہوتا، مریدین میں اسے بیان کرتے۔ معین جگہ کے علاوہ قضائے حاجت سے ہر جگہ کو ملوث نہ کرتے۔ گھاس کو پسند فرماتے۔ گھاس کی جگہ نہ بول و براز کرتے اور نہ تھوکتے۔ سخنِ حق بہت کرتے۔ ذکرِ خدا کے بغیر کھانا نہ کھاتے۔ فرماتے ''لقمہ کھانا بیج ڈالنا ہے چاہئے کہ بیج کو باطنی آگاہی سے ڈالا جائے تاکہ طاعت کی قوت میسر ہو۔ لباس کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچاتے۔ جس کسی سے وعدہ کرتے پورا کرتے۔ اپنے ہاتھ اور زبان کو مسلمانوں سے دور رکھتے۔ جو ضرورت مند آتا اس کی حاجت روائی کرتے۔ جب کبھی خوشبو مشام جان کو پہنچتی تو درود شریف پڑھتے اور کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الخ کثرت سے پڑھتے۔ ہمیشہ درد سر سے نالاں رہتے۔ آپ نے ایک روز خواجہ حمید الدین ملتانی کے ہاں یہ لفظ مبارک فرمائے، ۴۳ برس ہو گئے ہیں یہ درد مجھے عطا کیا گیا ہے، پھر آپ کی زبان پر یہ الفاظ مبارک جاری ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی ایسے حضرات ہوئے ہیں جو ہمیشہ درد مند رہتے لیکن اسے لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔ آپ بیوہ، غریب، یتیم، اور مسافر کے پرسانِ حال تھے۔

ولایتِ ہمدان سے گیارہ افراد آپ کے ہمراہ آئے تھے۔ ان میں اول......

Marfat.com

ابوموسیٰ خادم، دوم ...... بندۂ ضعیف عبدالخالق، سوم ...... امام یحییٰ غاتفری، چہارم ...... خواجہ اسحاق، پنجم ...... خواجہ اباط، ششم ...... برادرزادہ خواجہ زکریا غزنی، ہفتم ...... خواجہ آدم شاوداری، ہشتم ...... خواجہ محمد حکیم بلخی، نہم ...... خواجہ محمد جہلہ، دہم ...... خواجہ قریش، یازدہم ...... بابا سلمان عارف ترک (رحمۃ اللہ علیہم)

ہمارے شیخ طریقت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ولایتِ سمرقند تشریف لانے کا سبب یہ تھا کہ خواجہ حمید الدین ملتانی وہاں گئے اور چھ برس وہیں گذارے۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ولایتِ ملاطیہ میں رہائش پذیر تھے۔ وہاں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی نسل مبارک سے عبدالجمیل نامی مرد مقیم تھے۔ ان کی عمر ۱۱۳ برس ہو چکی تھی مگر ان کے ہاں اولادِ نرینہ نہ تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے فرزند ارجمند کے خواستگار تھے۔ قصہ کوتاہ! بادشاہ پر کسی دشمن نے حملہ کر کے اسے ملک بدر کر دیا اور اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور یہ بادشاہ اپنی داڑھی اور ابرو، تراشے ہوئے ولایتِ ملاطیہ کے جنگل، کوہسار اور ریگستان میں گھوم رہا تھا۔

اتفاقاً وہ بادشاہ خواجہ عبدالجمیل کے گھر آیا۔ کئی راتوں سے اس نے کچھ نہ کھایا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ اس صاحبِ خانہ سے کھانا طلب کروں۔ جب اس گھر کے دروازہ پر پہنچا تو اس کی مشامِ روح کو بوئے آشنائی پہنچی۔ ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھ کر سلام کیا اور رومی زبان میں کہا۔ میں اس حکومت کا لشکری ہوں، چند روز ہو گئے ہیں کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔ خواجہ عبدالجمیل نے فرمایا۔ اندر تشریف لایئے! جب بادشاہ گھر میں داخل ہوا تو آپ نے اس کی بہت تعظیم کی اور فرمایا: تشریف رکھئے! پانی لائے اور اسے فرمایا۔ طہارت کر لیں۔ بادشاہ نے طہارت (وضو) کی۔ اس کے بعد فرمایا تحیت الوضو ادا کر لیں۔ بادشاہ نے تحیت الوضو کے دو نفل ادا کئے۔ اس کے بعد دستر خواں لائے۔ قسما قسم کی نعمتیں بادشاہ کے سامنے دستر خوان پر رکھ دیں۔ بادشاہ نے

Marfat.com

خوب سیر ہو کر کھانا کھایا پھر آپ نے اس کے کپڑے دھونے اور بال تراشنے کو کہا اور بادشاہ کو فرمایا۔ کافی دیر ہوگئی آرام کرلیں۔ بادشاہ سوگیا۔ جب بادشاہ خواب سے بیدار ہوا تو گریہ وزاری کرنے لگا۔ اس کے بعد خواجہ عبدالجمیل گھر تشریف لائے دیکھا کہ بادشاہ بہت زیادہ رو رہا ہے۔ حضرت خواجہ نے اس سے دریافت فرمایا رونے کا سبب کیا ہے؟ بادشاہ نے عرض کیا میں نہیں بتا سکتا۔ خواجہ عبدالجمیل نے اسے قسم دے کر فرمایا ''بتائیں ...... مت شرمائیں۔ جب بادشاہ نے اتنی التفات وعنایت دیکھی تو کہا۔ کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ خواجہ نے فرمایا۔ آپ ملاطیہ کے بادشاہ تو نہیں؟ اس نے کہا ''ہاں'' خواجہ عبدالجمیل نے فرمایا کیا اپنی ولایت چاہتے ہو؟ بادشاہ نے کہا کیوں نہیں چاہتا؟ کہ وہاں میرے بیوی بچے سب پریشان حال ہیں۔ پھر خواجہ نے فرمایا۔ اگر تجھے بادشاہت مل گئی تو کیا اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو گے؟ بادشاہ نے قبول کرلیا۔ اسی وقت خواجہ نے فرمایا کہ ''تجھے ہمارے جد امجد حضرت امام مالک [14]

[14] ...... امام دارالہجرۃ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۹۳ھ کو ہوئی۔ آپ نے ۹۰۰ سے زیادہ علماء ومشائخ سے علم دین حاصل کیا۔ آپ کو تحصیل علم کی اس قدر لگن تھی کہ زمانہ طالب علمی میں مال ودولت کے فقدان کی وجہ سے مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیاں فروخت کیں اور کتابیں خریدیں بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ پر درِ دولت کھول دیا۔ آپ ملت اسلامیہ میں وہ پہلے شخص ہیں جو دنیائے علم میں بیک وقت حدیث اور فقہ کے امام کہلائے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت رکھی صرف ایک دفعہ حج کے لئے مکہ مکرمہ گئے، پھر کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہ گئے۔ قضائے حاجت کے لئے تمام عمر حرم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے رہے۔ آپ مدینہ منورہ کے جس مکان میں رہائش پذیر تھے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گھر مبارک تھا۔ مسجد نبوی شریف میں اس جگہ بیٹھتے جہاں امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلا دیئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے، کسی شخص کی دینی الجھن دور کرنا سوچ کرنے سے افضل ہے اور کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ آپ کی فقہ کو ترویج واشاعت زیادہ تر مغرب خصوصاً اندلس میں ہوئی۔ آپ نے ۱۷۹ھ کو وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد انور پر جا کر چالیس روز بیٹھنا چاہئے، بادشاہ نے قبول کرلیا اور حضرت امام مالک کی تربت بابرکت پر چلا گیا۔

اس قابض بادشاہ کی حکایت یہ ہے کہ جب اس نے ولایت ملاطیہ پر قبضہ کر لیا۔تو اس نے لوگوں پر ظلم ڈھانا شروع کر دیا حتی کہ مسلمانوں کے اولاد و اموال بھی چھین لئے ۔اس پر عوام پکار اُٹھے اور مجبور ہو کر اس پہلے بادشاہ کو طلب کرنے لگے مگر اسے نہ پایا۔ولایتِ ملاطیہ کے بزرگ خواجہ عبدالجمیل کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بدحالی کا قصہ خواجہ کے حضور عرض کیا۔خواجہ نے فرمایا ''میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ اس بادشاہ کے ساتھ یک دل ہو جاؤ اور دشمن کے خلاف جنگ کرو تم نے سستی کی اب اس کی سزا بھگتو۔

ان بزرگوں نے بآواز بلند عرض کیا کہ ہمیں وہی بادشاہ چاہئے ۔آپ باطنی تصرف فرمائیں۔

اس کے بعد خواجہ نے انہیں فرمایا جب رات کا وقت آئے تو آہنی لباس پہن لینا اور آلاتِ جنگ سے لیس ہو جانا اور بادشاہ کا اسی مقام پر گھیراؤ کر لینا، بادشاہ اور اس کے امراء کو قید کر لینا یہاں تک کہ میں تمہارے بادشاہ کو لے کر آجاؤں۔

خواجہ نے یہ کہہ کر لوگوں کو بھیج دیا اور خود حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کی طرف چل دیئے، جب درگاہِ امام پر پہنچے۔بادشاہ کو دیکھا وہ خفیف اور لاغر ہو چکا تھا۔ جب بادشاہ کی نظر خواجہ پر پڑی۔اٹھ کر آپ کی تعظیم بجالایا اور قصہ ولایت کا سوال کیا حضرت خواجہ نے فرمایا: ولایت رابتو تسلیم کردیم برخیز وبمرکب سوار شو۔ہم نے بادشاہت تمہیں دی اٹھو اور سواری پر سوار ہو جاؤ۔ جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو خواجہ کی خدمت میں عرض کیا۔''دختر مرا قبول کنید'' میری بیٹی کو اپنے نکاح میں قبول فرمائیں۔خواجہ نے ارکانِ سلطنت کو طلب کر کے بادشاہ کی

بیٹی سے نکاح کرلیا اور روم کی طرف چل دیئے۔

روم کے بزرگ اور امراء آپ کے استقبال کے لئے باہر آئے جس طرح خواجہ نے فرمایا تھا انہوں نے اسی طرح عمل کیا۔ وہ منتظر تھے کہ کب بادشاہ کے آنے کی خبر ہو؟ اسی وقت باہر آئے اور بادشاہ کو تخت پر بٹھایا اور دشمنوں کو ایک ایک کر کے بھاری زنجیروں میں جکڑ کر لائے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ سب کو ہلاک کردو۔

پھر بادشاہ نے حکم نامہ جاری کیا کہ شہر کی آرائش کی جائے اور میری بیٹی کو خواجہ کے سپرد کردو۔ خدا تعالیٰ نے خواجہ عبدالجمیل کو بیٹا عطا فرمایا جس کا نام گرامی خواجہ عبدالخالق رکھا۔

میرے والد محترم حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے متعلق یوں کہتے تھے کہ یہ نام (خواجہ عبدالخالق) حضرت خواجہ خضر نے تجویز فرمایا ہے۔ اس کے بعد جب میں ۲۲ برس کی عمر کو پہنچا تو خواجہ خضر علیہ السلام مجھے شیخ ہمدانی کے پاس لے گئے۔ شیخ بزرگوار نے خواجہ خضر کی موجودگی میں مجھے قلبی ذکر کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد خواجہ خضر نے شیخ ہمدانی کو فرمایا کہ آپ کو ولایتِ سمرقند جانا چاہئے بعدازاں شیخ ہمدانی ان عزیزوں کے ہمراہ کہ جن کے اسماء گرامی اُوپر لکھے گئے ہیں، سمرقند تشریف لے آئے۔

جب سمرقند کے محلہ غاتفر میں خوشرود کے مقام پر آپ سکونت پذیر ہوئے تو تین تین ماہ کے وقفے سے خواجہ حسن انداقی اور خواجہ احمد یسوی، شیخ ہمدانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذکر قلبی کی تلقین حاصل کی۔ نو (۹) ماہ کے بعد خواجہ عبداللہ برقی حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے۔ ان بزرگوں کے زمانے میں سمرقند ایسا مرکزِ ہدایت بن گیا تھا کہ دریائے آمو کے کنارے سے لے کر قراخواجہ تک، ولایت خوارزم سے لے کر بدخشاں تک کوئی بدعتی اور نفس پرست نہ رہا۔

حضرت شیخ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات بروز جمعرات ۲۸ محرم الحرام

Marfat.com

کو ہوئی۔ نمازِ ظہر ادا کر کے محراب کی جانب پشت مبارک کر کے متوسلین کو فرمایا کہ ''پانی گرم کرو'' اصحاب پر گریہ طاری ہوگیا۔ بعدازاں روئے مبارک خواجہ عبداللہ برقی، خواجہ حسن انداقی، خواجہ احمد یسوی، بندۂ ضیف عبدالخالق اور دیگر اصحاب جو وہاں حاضر تھے، کر کے یہ الفاظ مبارک ارشاد فرمائے۔ میں اپنا جانشین خواجہ عبداللہ برقی کو مقرر کرتا ہوں، تم پر لازم ہے کہ ان کی موافقت کرنا، مخالفت نہ کرنا، جب تم مسندِ خلافت پر متمکن ہو جاؤ تو صالح زندگی گذارنا اور اصحاب سے کہنا کہ ذکر قلبی اور ذکر جہری کریں جو آداب سلطان سنجر بن ملکشاہ کے لئے لکھے گئے انہیں اپنے مریدوں اور اصحاب میں بیان کرنا۔

اس کے بعد خواجہ احمد یسوی کی طرف رخ انور کر کے فرمایا سورۂ فاطر، سورۂ یٰس اور سورۂ النازعات کی تلاوت کریں۔ جب انہوں نے تلاوت ختم کی تو یارانِ طریقت آہ و فریاد کرنے لگے۔ بعدازاں فرمایا، خدا تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے جان دینے کو خداوند تعالیٰ کے بغیر کوئی نہیں جانتا اور یہ شعر پڑھا۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جان بدھند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

ترجمہ: تیرے کوچے میں عاشق یوں جان دیتے ہیں کہ حضرت ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) کو بھی خبر نہیں ہوتی۔

اس کے بعد شیخ مکرم کے چہرہ مبارک پر تغیر کے آثار نمودار ہوئے۔ خواجہ عبداللہ برقی نے یارانِ طریقت کی طرف رخ کر کے کہا آپ لوگ باہر آجائیں۔ بعدازاں حضرت شیخ نے فرمایا مجھے اس گھر میں دفن کرنا اور میری نماز جنازہ جامع مسجد میں ادا کرنا اور میری بیٹی سید شرف الدین کے بیٹے کے نکاح میں دینا۔ حضرت شیخ سے چالیس (۴۰) روز پہلے آپ کے اہل خانہ کی وفات ہوئی تھی۔ اور انہیں چاکردیزہ میں

Marfat.com

دفن کیا گیا تھا۔

بعدہٗ فرمایا! مجھے خواجہ عبداللہ برقی غسل دیں اور قبر میں خواجہ حسن انداقی اتاریں۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت خواجہ خضر، حضرت خواجہ الیاس، ابدال، غوث اور قطب تشریف لے آئے۔ ان میں سے ہر ایک نے آپ کو سلام کیا۔ بعدازاں خواجہ خضر نے دست مبارک دراز فرمایا اور حضرت شیخ کو ایک سفید سیب عنایت فرمایا، ہمارے شیخ نے سیب کو سونگھ کر غوث کو پیش کیا، جب غوث خوشبو سونگھ رہے تھے تو ہمارے شیخ اصحاب کو یہ فرما رہے تھے کہ اے یارانِ طریقت! نماز قائم کرنا، مخلوق پر مہربان رہنا اور غوث کو میرے پہلو میں دفن کرنا۔

وصیت ختم کرنے کے بعد ہمارے شیخ کا مرغ روح، عالم بالا کی طرف پرواز کر گیا اور غوث نے بھی ہمارے شیخ کی موافقت میں جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ بعدازیں بزرگانِ دین حاضر ہوئے اور شیخ کی وصیت کو بجالائے۔ انہوں نے بھی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد ہم نے آپ کو قبر میں دفن کر دیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور حضرت غوث کو بھی ہم نے گھر میں ہی دفن کیا اور اس گھر کو ہم نے کشادہ کر کے قبروں کے تعویذ تعمیر کر دیئے۔ تمت

ہمارے شیخ فرمایا کرتے تھے کہ

ذکر کرتے وقت، اپنی توجہ مرکوز کرنے اور دل حاضر کرنے کے بعد زبان کے اگلے حصے کو تالو سے چپکا دیں، اس طرح کہ جسم حرکت نہ کرے، اپنے تمام اعضاء کو برقرار رکھے۔ اپنی سانس کا خیال رکھے، بے تکلف اسے آنے جانے دے۔ کلمہ لَآ اِلٰہ کہتے وقت دائیں طرف اشارہ کرے اور اِلَّا اللہ کہتے وقت تمام لطائف سے گذار کر دل پر ضرب لگائے اور گنتی کو یاد رکھے۔ سانس ٹوٹتے وقت محمد رسولُ اللہ (ﷺ) کہے۔ اس طرح ذکر کرنا انشراح صدر اور اطمینانِ قلب کا ذریعہ ہے۔ تمت

روز جمعہ ۴ شعبان ۴۰۰ھ تھی کہ فقیر کو پابوسی کی سعادت نصیب ہوئی خواجہ ناصح الدین قلتی، خواجہ حمید الدین ناگوری کے بیٹے اور مولانا حمید الدین شاشی حاضرِ خدمت ہوئے۔ انہوں نے ہمارے شیخ سے التماس کی کہ ذکر قلبی کے متعلق شرائط بیان فرمائیں۔

اس کے بعد ہمارے شیخ نے یہ الفاظ دُرر بار ارشاد فرمائے کہ! جو سالک اس راہِ طریقت میں گامزن ہو، اس پر لازم ہے کہ اپنے دل کو غبارِ غفلت اور زنگارِ طبیعت سے پاک رکھے۔ صفاتِ ذمیمہ سے نفس کو صاف کرے کیونکہ تصفیۂ دل، کلمہ طیبہ طاہرہ پڑھنے سے ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ شیخ کامل مکمل [۱۵] سے ذکر کی تعلیم و تلقین لے تاکہ اُسے اس راہ پر چلنا آسان ہو جائے۔

---

۱۵ ...... اگر کوئی مرید صادق کسی شیخ طریقت کے زیرِ نگرانی راہِ سلوک طے کرتا ہے تو اسے اس راہ میں عروجی مدارج اور نزولی منازل طے کرنا ہوتے ہیں جو سالک عروجی مدارج طے کر کے واصل باللہ ہو جائے اسے شیخ کامل کہا جاتا ہے اور جس شیخ کامل کو وصول کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو کہ نزولی مراتب طے کر کے جس رستہ سے تم آئے ہو میرے دوسرے طلبگاروں کو اسی رستہ سے حریم قدس تک پہنچاؤ اسے شیخ کامل مکمل کہا جاتا ہے شیخ کامل مکمل کی سات علامات ہیں (۱) عالم ربانی ہو اور اہلسنت کے معتقدات پر یقین رکھتا ہو۔ (۲) متبع سنت اور پابندِ شریعت ہو۔ (۳) صاحبِ اجازت و خلافت ہو۔ (۴) اس کا شجرۂ طریقت مستند و متصل ہو۔ (۵) مرتبۂ احسان پر فائز ہو اور صاحبِ مشاہدہ ہو۔ (۶) اپنے سلسلہ طریقت کا سلوک طے کر چکا ہو۔ (۷) خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکے۔ حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم بہ تفصیل احوال و مقامات و معرفت بہ حقیقت مشاہدات و تجلیات و حصولِ کشوف و الہامات و ظہورِ تعبیراتِ واقعات از لوازم این مقام عالی است و بدونہا خرط القتاد (مکتوبات دفتر اول مکتوب: ۲۲۴) یعنی احوال و مقامات کی تفصیل کا علم، مشاہدات و تجلیات کی حقیقت کی معرفت، کشوف و الہامات کا حصول اور واقعات کی تعبیرات کا ظہور اس بلند مقام کے لوازمات میں سے ہیں۔ شیخ ناقص وہ ہوتا ہے جس نے سلوک طے نہ کیا ہو۔ سنت و شریعت کا پابند نہ ہو اور مذکورہ آداب و شرائط پر پورا نہ اترے۔ ایسے شیخ ناقص

ایک روز بابا سلمان عارف ترک نے سوال کیا کہ شیخ برہان الدین قلیج کہتے ہیں کہ ذکر کے لئے چند طہارتیں شرط ہیں۔ ہمارے شیخ نے یہ لفظ مبارک ارشاد فرمائے کہ ذکر کرنے کے لئے پانچ طہارتیں ہیں۔

اول...... طہارتِ چشم ہے آنکھ کو چاہئے کہ نامحرم کو دیکھنے سے اجتناب کرے۔

دوم...... طہارتِ گوش ہے کان کو چاہئے کہ حرام آوازیں سننے سے پاک ہو۔

سوم...... طہارتِ زبان ہے، زبان کو چاہئے کہ غیبت، جھوٹ، لایعنی گفتگو اور بہتان سے پاک ہو۔

چہارم...... طہارتِ شکم ہے، ...... چاہئے کہ شکم حرام ماکولات، مشروبات، مطعومات اور مشتبہات سے پاک ہو۔

پنجم...... طہارتِ صحبت ہے۔ ذاکر کو چاہئے کہ غافلوں، جاہلوں اور کاہلوں کی صحبت سے پاک ہو کیونکہ آدمی کی جبلت ایسی ہے کہ جس کی صحبت اختیار کرتا ہے اس کی طبیعت کو اپنا لیتا ہے۔ پس ذاکر پر لازم و اہم ہے کہ اہلِ معرفت کی صحبت اختیار کرے اور اپنے احوال کو غیر محرم سے پوشیدہ رکھے بلکہ محرم سے بھی اپنے احوال کو مخفی رکھے۔ نیز فرماتے

راز خود با یارِ خود چندانکه بتوانی مگوئی
یار را یارے بود از یارِ یار اندیشه کن

کی مثال نیم حکیم جیسی ہے۔ اس کی صحبت زہر قاتل ہے اس سے طریقہ اخذ کرنا اپنی استعداد و صلاحیت کو ضائع کرنا ہے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے هست پس به هر دست نباید داد دست

شیخ ناقص دراصل وصول الی اللہ کی راہ میں رکاوٹ ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طلب اور درد و شوق میں فتور کا سبب بنتا ہے ایسے شیخ ناقص کی صحبت و بیعت سے دور رہنا چاہئے وہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتا ہے۔ (البینات شرح مکتوبات جلد ثانی مکتوب: ۶۱)

Marfat.com

ترجمہ: جہاں تک ممکن ہو اپنے راز اپنے یار کو نہ بتا۔ دوست کا بھی دوست ہوتا ہے اس لئے یار کے دوست سے بچ۔

پھر فرماتے کہ چار چیزیں اور بھی ہیں جو قلبی ذکر کو معتبر بنا دیتی ہیں۔

اول...... اخلاص، دوم...... تعظیم، سوم...... حلاوت، چہارم...... حرمت

کیونکہ بے اخلاص ذکر، منافقوں کا ذکر ہے۔ بے تعظیم ذکر، بدعتیوں کا ذکر ہے۔ بے حلاوت ذکر، فاسقوں کا ذکر ہے اور بے حرمت ذکر، ریاکاروں کا ذکر ہے۔

ایک اور شرط بیان فرمائی کہ

شیخ کو چاہئے کہ سالک کے سامنے راہِ طریقت کی صعوبتوں اور اس کی منزلوں کی دشواریوں کو بیان کر دے اور راہِ طریقت کے خوفناک اور خطرناک مقامات سے سالک کو آگاہ کر دے تا کہ اگر وہ از راہِ مجاز یا خواہشِ نفس کی خاطر آیا ہو تو واپس لوٹ جائے۔ کسی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بلا تأمل کہے کیونکہ اگر وہ از راہِ حقیقت آیا ہوگا تو طریقت کی تکلیفوں کو دل و جان سے قبول کرے گا اور صدقِ ارادت سے مرشد کے ہاتھوں میں ہاتھ دے گا۔ تمت

ماہ مذکور (شعبان) ۷۰۰ھ کی کوئی تاریخ تھی کہ قدم بوسی کی سعادت میسر ہوئی۔ شیخ جمال الدین ہانسوی، نبیرۂ قاضی حمید الدین ناگوری، مولانا شمس الدین اور خواجہ عین الدین حاضر خدمت ہوئے کہ کاشغر کا بادشاہ یوسف بن قراخان بارادت آیا تھا اس نے ہمارے شیخ سے سوال کیا کہ توبۃ النصوح کی کتنی علامات ہیں؟ ہمارے شیخ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ توبۃ النصوح کی چھ علامتیں ہیں۔

اول: غفلت میں تلف کردہ عمر پر شرمندگی۔

دوم: دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

سوم: ان فرائض کو قضا کرنا جو بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہیں۔

Marfat.com

چہارم: جہاں تک ممکن ہو لوگوں کا غصب شدہ مال واپس لوٹانا۔
پنجم: حرام کھانے سے جسم پر جو گوشت چڑھا ہے، اُسے گھلانا۔
ششم: اپنے بدن کو طاعت بجالانے، نفس اور اس کی خواہشات کی مخالفت کرنے کا اس طرح درد چکھانا جس طرح اس نے گناہ کی حلاوت چکھی تھی، اب طاعت کی حلاوت بھی چکھے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

مجددِ شریعت و طریقت

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ العزیز

(مختصر تعارف)

آپ کا اسم گرامی علی اور لقب عزیزاں ہے کیونکہ آپ خود کو دوران گفتگو عزیزاں کہا کرتے تھے۔ پیدائش بخارا سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر قصبہ رامیتن میں ہوئی۔

حضرت خواجہ محمود انجیر رحمۃ اللہ علیہ نے آخری ایام میں خلافت و سجادہ نشینی آپ کے سپرد فرمادی تھی۔

آپ صنعت بافندگی (نساج) کا کام کرتے تھے، روزانہ بوقت شام سوت کے بازار میں تشریف لے جاتے۔ جن فقیروں کا سوت نہیں بکتا تھا ان کا سارا سوت خرید کر گھر لے آتے۔ آپ ساری رات مراقبہ میں مشغول رہتے لیکن صبح تک چالیس گز کپڑا تیار ہو چکا ہوتا تھا۔ آپ اس کپڑے کو فروخت کر کے رقم کو تین حصوں میں تقسیم کرتے۔ ایک حصہ علماء پر، ایک حصہ فقراء پر اور ایک حصہ اہل و عیال پر خرچ کرتے تھے۔ آپ کے اس پیشہ کی وجہ سے آپ کو نساج کہا جاتا تھا۔ آپ کے معاصر حضرت مولانا روم مست بادۂ قیوم نے آپ کے اسی لقب کو شعر میں یوں استعمال کیا ہے۔

گر نہ علمِ حال فوقِ قال بودے کے شدے
بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را

یعنی اگر علم حال، قال سے فوقیت نہ رکھتا تو سرداران بخارا خواجہ نساج کے غلام کب بنتے۔

آپ قطبِ وقت، مجددِ شریعت وطریقت، حنفی مذہب اور صاحبِ تصرفات و کراماتِ عجیبہ تھے۔ جو شخص ایک روز آپ کی صحبت میں رہتا اسے حقیقت تک رسائی حاصل ہو جاتی اور وہ آپ سے جدائی نہ چاہتا۔ مزدوروں کو مزدوری کی خاطر ایک دن کے لئے آپ کی خدمت باسعادت میں لایا جاتا تو وہ ایک روز میں ہی واصل بحق ہو جاتے تھے۔

سلسلہ کبرویہ کے عظیم بزرگ جامع شریعت وطریقت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک درویش کو آپ کی خدمت میں بھیج کر تین سوالات پوچھے۔

○ ...... اول یہ کہ آپ اور میں آنے جانے والوں کی خدمت کرتے ہیں۔ آپ کا دستر خوان سادہ ہوتا ہے اور میرا پر تکلف۔ مگر لوگ آپ سے راضی ہو کر تعریف کرتے ہیں اور میرے شاکی ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا...... احسان رکھ کر خدمت کرنے والے بہت ہیں اور ان کا احسان اپنے اوپر رکھ کر خدمت کرنے والے کم ہیں۔ پس کوشش کیجئے کہ دوسری قسم والے لوگوں میں آپ کا شمار ہو۔

⊙ ...... دوم یہ کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی تربیت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے کی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا...... جو حق تعالیٰ سبحانہٗ کے عاشق ہوتے ہیں خواجہ خضر علیہ السلام ان کے عاشق ہوتے ہیں۔

⊙ ...... سوم یہ کہ میں نے سنا ہے آپ ذکرِ جہر کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا...... کہ میں نے بھی سنا ہے کہ آپ ذکر خفی کرتے ہیں پس آپ کا ذکر بھی جہری ہوا۔

⊙ ...... ایک نیاز مند باورچی نے آپ کے مہمانوں کی خدمت کی، آپ نے خوش ہو کر فرمایا ''چہ می خواہی'' تیری جو مراد ہو وہ مانگ، ان شاء اللہ پوری ہو گی۔ اس نے عرض کیا ہم چو شما شوم میری مراد یہ ہے کہ آپ جیسا ہو جاؤں۔ آپ نے

Marfat.com

باورچی کو ہر چند سمجھایا کہ ایسی خواہش نہ کرو یہ ایک بارِ عظیم ہے جسے برداشت کرنے کی تجھ میں سکت نہیں۔ لیکن اس نے نہایت نیازمندی سے اسی خواہش کی تکمیل چاہی۔ آخر آپ نے اسے خلوت میں لے جا کر توجہ اتحادی ڈالی تو وہ باورچی (نانبائی) صورت و سیرت اور ظاہر و باطن میں آپ کے مشابہ ہو گیا۔ تقریباً چالیس روز تک زندہ رہا۔ بالآخر اس بارِ گراں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گیا۔

آیہ کریمہ **تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ** میں اشارت بھی ہے اور بشارت بھی۔ اشارت ہے توبہ کرنے کی اور بشارت اس کے قبول ہونے کی ہے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہ کرتا تو پھر توبہ کا امر بھی نہ فرماتا۔ امر دلیلِ قبولیت ہے مگر دیدِ قصور کے ساتھ۔

⊙ ...... دو وقتوں میں اپنے آپ پر کڑی نگاہ رکھنا چاہئے گفتگو کرتے وقت اور کوئی چیز کھاتے وقت۔

⊙ ...... کسی درویش نے آپ سے پوچھا کہ بالغ شریعت کون ہے اور بالغ طریقت کون؟ ارشاد فرمایا...... بالغ شریعت وہ ہے جس سے مادۂ تولید نکلے اور بالغ طریقت وہ شخص ہے جو خودی سے نکل جائے۔ درویش نے جواب سن کر سر زمین پر رکھ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا زمین پر سر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو چیز (خودی) سر میں ہے اسے زمین پر رکھو۔

⊙ ...... ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے حال پر توجہ فرمایا کیجئے۔ ارشاد فرمایا...... بازار جاؤ اور ایک لوٹا خرید کر بطور تحفہ ہمیں پیش کرو۔ اس نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب ہماری اس لوٹے پر نظر پڑے گی تو تو بھی میرے پیش نظر ہو جایا کرے گا۔

آپ نے اپنے تالیف فرمودہ کتابچہ "رسالہ عزیزاں" میں سالک راہ کو دس شرطیں ہر وقت نگاہ میں رکھنے کی تلقین و تعلیم فرمائی ہیں۔ (۱) طہارت (۲) خاموشی

Marfat.com

(۳) خلوت (۴) روزہ (۵) ذکر (۶) نگہداشت خاطر (۷) رضا بحکم خدا (۸) صحبت صلحاء (۹) شب بیداری (۱۰) نگہداشت لقمہ۔

آپ ایک رباعی میں یوں نصیحت فرماتے ہیں۔

باھر کہ نشتی و نشد جمع دِلت　　و ز تو نرمید زحمت آب و گِلت
از صحبت وے اگر تبرّا نکنی　　ھرگز نکند روح عزیزاں بحلت

ترجمہ: تو جس شخص کے پاس بیٹھا اور تجھے جمیعت خاطر نصیب نہ ہوئی اور تیری آب و گل کی کدورت دور نہ ہوئی۔ اگر تو اس کی صحبت سے بیزار نہ ہوا تو عزیزاں کی روح تجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔

⊙ ...... آپ سے استفسار کیا گیا کہ پورا مرد، آدھا مرد اور نامرد سے کیا مراد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ میں پورے مرد کا ذکر ہے حضور اکرم ﷺ کی یہی کیفیت تھی تنام عیناى ولا ینام قلبی۔ آدھا مرد وہ ہے جب تک اس کی زبان ذکر میں مشغول رہے اس کا قلب بھی ذکر سے لذت پاتا ہے اور جب زبان ذکر چھوڑ دے تو دل بھی ذکر سے باز رہے۔ نامرد وہ ہے جو منافق ہو یعنی ذکر کرے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کرے۔

⊙ ...... اگر روئے زمین پر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے معنوی فرزندوں میں سے ایک بھی ہوتا تو منصور کبھی سولی پر نہ چڑھتا۔ کیونکہ وہ اسے توجہ دے کر مقام بالا پر پہنچا دیتا۔

⊙ ...... آپ کے معاصرین میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی، حضرت مخدوم علاؤ الدین صابر، حضرت امام شاذلی (بانی سلسلہ شاذلیہ) اور حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہم کے اسماء گرامی کتب تاریخ کی زینت ہیں۔

آپ بعمر ۱۳۰ برس بروز پیر ۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ کو اس دار فانی سے رخصت

Marfat.com

ہوئے۔ مرقدِ انور خوارزم میں مرجع خلائق ہے۔ تاریخ وفات بحر الاسرار بود (۷۱۵ھ) ہے۔ آپ کے خلفاء میں آفتاب برج حق شناسی حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

Marfat.com

رسالہ

عزیزاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ[1] رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ[2] واصحابہ اجمعین

اے خدا کے دوست! اللہ تعالیٰ تیرے صدق ویقین، دولت واقبال اور عزت واجلال میں اضافہ فرمائے، جان لے کہ سالکِ راہِ طریقت کو دس شرطیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

---

[1] ...... لفظ حمد (باب سمع یسمع سے) مصدر ہے جس کا مادۂ اشتقاق ح، م، د ہے اہل علم نے حمد کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں (۱) حمدِ لغوی۔(۲) حمدِ عرفی ...... حمدِ لغوی: ھو الوصف بالجمیل علی الجمیل الاختیاری حقیقۃً او حکما کصفاتِ الباری تعالیٰ یعنی اختیاری خوبی (خواہ حقیقی ہو یا حکمی) پر تعریف وثناء کو حمد کہتے ہیں جیسا صفاتِ باری تعالیٰ۔ یہاں اختیار سے مراد استقلالِ ذاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ جملہ صفات کمالیہ اور تمام خوبیوں سے مستقبل بالذات متصف ہے مخلوق میں مستقلاً کسی خوبی کا پایا جانا ممکن نہیں بلکہ عالم ممکنات میں جو خوبی جس میں بھی پائی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہے لہٰذا کائنات کے جس فرد کی جس خوبی کی تعریف کی جائے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہوگی اشیائے کائنات توحسنِ خداوندی اور کمال الٰہی کا مظہر ہیں۔ ممکن میں کسی حسن وکمال کا مستقلاً تسلیم کرنا شرک صریح ہے جس کے تصور سے بھی بندۂ مؤمن لرزتا ہے۔

حمدِ عرفی: ھو فعل یقصد بہ تعظیم المنعم من حیث انہ منعم علی الحامد او غیرہ یعنی وہ فعل جس کے ذریعے منعم کی تعظیم کا اس اعتبار سے قصد کیا جاتا ہے کہ وہ حامد وغیرہ پر انعام کرنے والا ہے حمدِ عرفی کے پانچ ارکان ہیں۔ (۱) حامد (۲) محمود (۳) محمود علیہ (۴) محمود بہ (۵) صیغۂ حمد کما تقول

Marfat.com

استاذی شفیق لانه یحسن الی (میرے استاد شفیق ہیں کیونکہ وہ مجھ پر احسان کرتے ہیں) اس مثال میں انت حامد ہے، استاد محمود ہے، شفقت محمود بہ ہے، احسان محمود علیہ ہے اور استاذی شفیق، حمد کا صیغہ ہے۔

اہل طریقت نے احوالِ حامد کے اعتبار سے حمد کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں (۱) اگر محمود کے جمال وکمال کو ملاحظہ کر کے صرف اس کے بیان پر اکتفا کیا جائے کوئی عمل اس کے اوصافِ جمیلہ کے مناسب نہ کیا جائے تو یہ حمد قولی ہے (۲) اگر ایسے اعمال وافعال بجالائے جائیں جو اس کے کمالِ اوصاف کے شایانِ شان ہوں تو یہ حمد فعلی ہے۔ (۳) اگر محمود میں پائے جانے والے اوصافِ کاملہ سے حامد خود بھی متصف ہو جائے اور اتصفوا بصفاتِ اللہ و تخلقوا باخلاق اللہ کے مرتبہ عظمیٰ پر پہنچ جائے تو یہ حمد حالی ہے

حمد قولی چیست اقرارِ زبان	حمدِ فعلی طاعت واعمال داں
حمد حالی اتصافِ جان و دل	بر صفات پاک وبرتر ز آب وگل
در حقیقت حمدآں باشد که تو	بوده پاشی در کراں از غیرا و
گفت پیغمبر که لَا اُحصی ثنا	حامدِ تو هم توئی یا رَبنا
چوں بعالم نیست غیر یار کس	حامد و محمود هم خود بود و بس
جمله ذراتِ جهاں مرأت اُوست	هرچه بینی مصحفِ آیات اُوست

۲...... آل کا لفظ کتاب وسنت میں تین معانی میں استعمال ہوا ہے (۱) آل سے مراد ذات ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وبقیة مماترك ال موسیٰ وال هارون (۲) آل سے مراد قرابت دار ہیں آیت قرآنی ہے قال رجل مومن من ال فرعون (۳) آل سے مراد اہل ملت ہیں جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک استفسار کے جواب میں فرمایا من الك فقال الی کل مؤمن تقی۔ اہل بیت کی تین قسمیں ہیں (۱) اصل اہلبیت (۲) داخل اہلبیت (۳) لاحق اہلبیت۔ اصل اہلبیت ۱۳ (افراد) ہیں نو ازواج مطہرات اور چار بنات طیبات۔ داخل اہلبیت ۳ (افراد) ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرات حسنین کریمین۔ لاحق اہلبیت وہ مؤمن ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نجاستوں اور گناہوں سے کلیۃً پاک کر دیا ہے اور انہیں کمال تقویٰ وطہارت عطا فرمائی ہے خواہ وہ سادات ہوں یا غیر سادات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ سید نہ تھے لیکن نجاست سے کمال طہارت کی بدولت اہل بیت سے لاحق تھے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ سلمان منا اهل البیت سے ظاہر ہے۔ (تلخیص از سبع سنابل)

Marfat.com

شرطِ اول

یہ ہے کہ ہمیشہ باطہارت رہے اور طہارت[۳] کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔طہارتِ ظاہری ۲۔طہارتِ باطنی ۳۔طہارتِ قلبی ۴۔طہارتِ سری

○...... طہارتِ ظاہری خاص و عام کو معلوم ہے لیکن پانی کی پاکی اور حلالی میں حتی الامکان احتیاط کرنا چاہیے۔لباس کی پاکیزگی جو بہت اثرات رکھتی ہے (اس کا بھی اہتمام کرنا چاہیے)۔

○...... طہارتِ باطنی حرام کھانے پینے سے بچنا ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص ایک لقمہء حرام کھالے چالیس روز تک نہ اس کے فرائض قبول ہوتے ہیں نہ نوافل اور نہ ہی اس کی دعا شرفِ اجابت پاتی ہے۔(ایک روایت میں یوں ہے:قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاسعد اجتنب الحرام فان کل بطن دخل فیہ لقمۃ من الحرام لایستجاب دعاءۂ اربعین یوما (مفاتیح الجنان ص:۱۶۳)

○...... طہارتِ قلبی[۴] یہ ہے کہ کدورت و نفاق، کینہ و حسد، مکر و خیانت، بغض و عداوت اور محبتِ دنیا جیسی ناپسندیدہ صفات سے بچنا ہے، ظاہر ہے کہ یہ دنیا مخلوق کی منظورِ نظر ہے جب تک قلب محبتِ دنیا سے پاک نہیں ہوتا، اس کی نماز و طاعت قبول نہیں ہوتی پس خالق کا منظورِ نظر قلب جب تک پاک نہیں ہوجاتا اللہ تعالیٰ کی محبت و عشق کی دولت

---

[۳] ...... طہارت کا معنی نظافت ہے جس کا متضاد دنس (میل کچیل) ہے چونکہ ظاہر و باطن کا باہمی چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے مذکورہ بالا چار طہارتوں سے متصف بندۂ مؤمن کے ظاہر کے اثرات، باطن پر مرتب ہوتے ہیں اور باطنی برکات ظاہر سے عیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے ایسے عالم و عارف کی دل آویز ذات و صورت اور جاذب نظر سیرت و شخصیت مخلوق خدا کے لئے سراپا رشد و ہدایت اور باعثِ رحمت و راحت ہوتی ہے عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا

بخش اجیہا مٹھا میوہ قدرت دی گھت شیری جو کھاوے روگ اسدا جاوے دور ہووے دل گیری

[۴] ...... اہل طریقت فرماتے ہیں کہ قلب مظاہر جمیلہ اور مناظر حسنہ کی دید و شنید سے متاثر و مغلوب ہوجاتا

Marfat.com

سے مشرف نہیں ہو سکتا۔

٥...... طہارتِ سری یہ ہے کہ سالک حق سبحانہ کے بغیر کسی چیز کی طرف توجہ ہی نہ کرے۔

شرطِ دوم

یہ ہے کہ زبان کو بے ہودہ کلام سے خاموش رکھے بلکہ اسے تلاوتِ قرآن، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، لوگوں کی اصلاح، علم سیکھنے اور سکھانے میں مشغول رکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۵۰۳۰) یعنی جن لوگوں کو نارِ جہنم میں جھونکا جائے گا وہ ان کی زبانوں کی لغزشوں کی وجہ سے ڈالا جائے گا۔ رباعی

ہے بنابریں سالک کے مظاہر کی رنگینیوں اور مناظر کی رعنائیوں میں گم ہو کر گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے اس لئے حسین و جمیل مناظر و مظاہر کی نشیلی اداؤں اور سریلی نواؤں سے مبتدی اور متوسط سالک کو حتی المقدور اجتناب کرنا چاہئے البتہ منتہی عارف مغلوب نہیں ہوتا بلکہ وہ ابو الوقت ہونے کی وجہ سے ماحول کو بدل دیتا ہے غوث الثقلین حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مذہب خلولیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ فانهم يقولون النظر الى بدن الجميله والامرد حلال ... وهذا كفر محض (سر الاسرار ص:۵۶) حلولیہ کہتے ہیں کہ خوبصورت جسم اور بے ریش نوجوان کو دیکھنا حلال ہے...... اور یہ کفر محض ہے۔ حضرت شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیس مرتبہ ابدال پر فائض مشائخ کرام نے بوقت رخصت مجھے یہی نصیحت فرمائی اياك ومعاشرة الاحداث (نفحات الانس) بے ریش لڑکوں کی محبت و صحبت سے بچنا۔ حضرت شیخ مظفر کرمان شاہی فرماتے ہیں من صحب الاحداث على شرط السلامة والنصيحة اداه ذالك الى البلاء...... جو شخص نوخیز نوجوانوں سے بشرط سلامت و خیر خواہی ہم نشینی رکھتا ہے تو یہ صحبت بھی اسے بلا کی طرف لے جاتی ہے چہ جائیکہ بغیر شرط سلامتی ان سے ہم نشینی اختیار کی جائے۔ قدوۃ الکاملین حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابو عبد اللہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز ایک بے ریش نوجوان آتش پرست کو دیکھا اور اس کے حسن و

ایزد چو بنا کرد بحکمت تن جاں
در ہر عضوے مصلحتے کرد نہاں
گر مفسدتے ندیدہ بودی ز زباں
محبوس نمی کرد بزندانِ دہاں

جب حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار فرمائی تو حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عالم طفولیت میں گویائی عطا کردی کہ انہوں نے فرمایا
قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ (مریم:۳۰)
جب مریم رضی اللہ عنہا کا تن خاموش ہوا تو حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے دل بند عیسیٰ (علیہ السلام) کو گویائی عطا فرمادی یہ کوئی عجیب وغریب بات نہیں۔ بیت

تا مریم تن غرفہ قدسی نگزیند
با نفخۂ احیا چو مسیحا نتواں بود

حدیث شریف میں ہے کہ اہل بہشت پر اس سے بڑھ کر اور کوئی حسرت نہ ہوگی کہ دنیا میں ان پر ایک گھڑی ایسی گذری تھی کہ جس میں انہوں نے حق تعالیٰ کا ذکر نہ کیا

جمال سے حیرت زدہ ہو کر اس کے سامنے کھڑے ہو گئے حضرت جنید بغدادی کا ادھر سے گذر ہوا۔ شیخ ابوعبداللہ نے عرض کیا استاد محترم! کیا اتنا حسین چہرہ بھی آتش دوزخ میں جلے گا؟ حضرت جنید نے فرمایا بیٹا! یہ تمہارے نفس کا کھیل ہے جس میں تو الجھ گیا ہے یہ نظارہ عبرت نہیں اگر تو چشم عبرت سے دیکھے تو کارگاہِ حیات کا ہر ذرہ یہی حسن و جمال رکھتا ہے۔ بجلد اس بے حرمتی کی وجہ سے تجھ پر عذاب آنے والا ہے۔ حضرت جنید یہ کہہ کر چلے گئے اور قرآن مجید احمد بن یحییٰ کے دل و دماغ سے محو ہو گیا سال ہا سال توبہ وزاری کے بعد توفیق الٰہی سے قرآن مجید پھر یادداشت پر وارد ہوا۔ اس کے بعد انہیں یہ ہمت نہ رہی کہ بجز حق کسی چیز کی طرف نظر ڈالیں، یا نظارۂ غیر پر وقت ضائع کرتے۔ شیخ طریقت حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور:۳۰) کی تفسیر میں کہتے ہیں ابصار الرؤس عن المحارم وابصار القلوب عما سوی اللہ (سر کی آنکھوں کو حرام چیزوں سے بچاؤ اور دل کی آنکھوں کو ماسوی اللہ سے چھپاؤ)

Marfat.com

لیس یتحسر اهل الجنة الا علی ساعة مرت بهم لم یذکروا الله تعالیٰ فیها (مجمع الزوائد جلد دہم:۷۸) یا پیغمبر خدا ﷺ پر درود نہ بھیجا۔

شرطِ سوم

مخلوق سے خلوت اور عزلت ہے تا کہ نامحرموں پر نظر نہ پڑے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نامحرم کو دیکھنا زہر آلود تیر ہے جب دل تک پہنچے گا تو بجز ہلاکت کے اور کیا ہوگا چنانچہ رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا النظر الیٰ غیر محرمه سهم مسمومة من سهام ابلیس (المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰: ۱۷۳ میں یہ الفاظ ہیں النظر الی المرأة سهم من سهام ابلیس مسموم فمن ترکه خوف الله عزوجل اثابه الله تعالیٰ ایمانا بعد حلاوته فی قلبه)

ز تیر مکر شیاطین بد بپوش دو چشم
ہلاک گردی اگر تیر کارگر یابی

جیسے نامحرم عورتوں کو دیکھنا حرام ہے ایسے ہی خوبصورت بے ریش لڑکوں کو بھی نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قل للمؤمنات یغضض من ابصارهن ویحفظن فروجهن (النور: ۳۱) منقول ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کو دیکھا کہ روٹی لے کر کاشانۂ رسالت سے باہر آئی ہیں تا کہ درویش کو دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود باہر کیوں آئی ہو کیونکہ درویش مرد ہے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ درویش نابینا ہے حضرت رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ نابینا ہے تم تو بینا ہو۔

جو شخص غیر محرم کو دیکھنا حلال یا جائز سمجھے اس پر کفر کا خوف ہے۔

Marfat.com

عزلت کے دیگر فوائد یہ ہیں

بے ہودہ کاموں سے ہاتھ کا باز رہنا ہے، پاؤں کا نازیبا جگہوں پر جانے سے باز رہنا، کان کا ناپسندیدہ گفتگو سننے سے اجتناب کرنا، دشمنوں میں سے بدترین نفس کا روکنا ہے اور دل پر غیب کے دروازوں کا وا ہونا ہے۔ دل کے آئینہ سے دنیوی نقوش کا دور کرنا تاکہ نقوشِ آخرت کا پرتو پڑ سکے۔ جب آئینہ قلب مکمل طور پر صاف ہو جاتا ہے تو اس میں نورِ وحدانیت کا عکس پڑتا ہے وہ جلوہ گاہ بن کر فریاد کناں ہوتا ہے۔ رباعی

زاں می خوردم که روح خم خانۂ او ست
مستے شده ام که عقل پیمانۂ او ست
دودے بمن آمد آتشے بر من زد
زاں شمع که آفتاب پروانۂ او ست

شرطِ چہارم

روزہ ہے [۵]۔ روزے کا فائدہ فرشتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور نفسِ امارہ پر قہر کرنا ہے اس کی خصوصیت الصوم لی وانا اجزی به (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۷۴۹۲) ہے اور اس کا بے انتہا ثواب ہے جیسا کہ آیت انما یوفی الصابرون

---

۵ ...... روزہ ایک باطنی عبادت اور آدمی طریقت ہے جو وصول جنت اور حصولِ رؤیت کا موجب ہے اہل طریقت نے روزہ کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔ (۱) صوم شریعت (۲) صوم طریقت (۳) صوم حقیقت

اہل اللہ فرماتے ہیں لفظ صوم تین حروف (ص، و، م) کا مجموعہ ہے صاد...... نفس کے گناہوں سے بچنے پر دلالت...... کرتی ہے واؤ...... روزے دار کے اعضاء و جوارح کو اطاعت پر ولایت و غلبہ ہے۔ میم...... موت تک روزے دار کا طاعت پر مداومت کرنا ہے...... شکم سیری کفر کی کیفیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بھوکے آدمی کا مسکرانا شکم سیر آدمی کی روزے سے بہتر ہے۔ (سبع سنابل ص: ۱۱۴)

Marfat.com

اجرھم بغیر حساب (الزمر:۱۰) میں ہے، یہ شیطانی مکروفریب کے راستہ کو بند کرنا اور ڈھال بنانا ہے اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّار (نسائی رقم الحدیث:۲۲۳۱) اس سے بھوکوں کے دردِ دل کی شناخت اور بخشش وعطا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور دوراحتیں نصیب ہوتی ہیں للصائم فرحتان فرحة عند افطارہ وفرحة عند لقاء الرحمٰن (صحیح بخاری رقم الحدیث:۷۴۹۲) روزے سے جسمانی صحت حاصل ہوتی ہے۔روزے کے فائدے بے شمار ہیں۔خصوصاً متبرک ایام کے روزے جیسے ماہ رجب، ذیقعد، ذوالحج اور محرم میں سندِ صحیح کے ساتھ حدیث میں وارد ہیں۔راوی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود نہ سنا ہو۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ماہ حرام میں تین روزے رکھے (جن چار مہینوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے) جمعرات، جمعہ اور ہفتہ۔اس کے نامہ اعمال میں سات سو برس کی عبادت لکھ دی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

شرطِ پنجم

ذکر ہے تمام اذکار سے افضل ترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا ہے۔نظم

بر تختِ وجود هر كه شاهنشاهست
او را سوئے عالم حقيقت راهست
هر نورِ يقيں كه در دل آگاه است
دستش ز بد نيک جهاں كوتاه ست
زيں هش دلے بود هزار انديشه
اكنوں همه لا اله الا الله ست

Marfat.com

اے خواجه ترا غم جمال جاه ست
اندیشۂ باغ راغ خرمن گاه ست
ما سوختگان عالم تجریدیم
ما را غم لا اله الا الله است

مرغِ ذکر کو دو بال و پر چاہئیں۔ پروں کو کھولے اور اس کے بعد پرواز کرے جیسا کہ اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ (الفاطر: ۱۰) سے واضح ہے ایک پَر حضور و آگاہی ہے اور دوسرا پَر اخلاص ہے۔ دیگر یہ جاننا ضروری ہے کہ حضور و آگاہی سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو دانا، بینا اور شنوا جاننا ہے جو ہر بلند و پست کو سنتا ہے۔

اخلاص یہ ہے کہ اپنے کردار و گفتار سے نہ دنیا کا طالب ہو اور نہ جاہ و مال کا۔ وہ نہ دنیا سے تعلق رکھے نہ عقبیٰ سے۔ جنت، حور و قصور، نہروں، درختوں اور پھلوں کا خواہاں نہ ہو۔ ذکر کے دوران کہے

الٰہی مقصودِ من توئی و از تو ترا می خواهم
(الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور میں تجھ سے تجھی کو چاہتا ہوں)۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص لا اله الا الله کہتا ہے اس کے منہ سے سبز پرندہ برآمد ہوتا ہے جس کے بال سفید اور سر پر سونے اور یاقوت کا تاج ہوتا ہے۔ اس کی پرواز آسمان بلکہ عرش تک ہوتی ہے اور وہ شہد کی مکھی کی مانند آواز نکالتا ہے۔ حکم آتا ہے کہ خاموش رہو وہ کہتا ہے کیونکر خاموش رہوں جب تک میرا ذکر کرنے والا بخشا نہیں جاتا۔ حق تعالیٰ اس مرغ کو فرماتے ہیں خاموش ہو جاؤ میں نے تمہارے کہنے والے کو بخش دیا ہے اور اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس مرغ کے کہنے والے کی خطاؤں کو آبِ غفران سے دھو دیا ہے حق تعالیٰ اس جانور کو ستر (۷۰) زبانیں عنایت فرماتا ہے تاکہ وہ اپنے ذاکر کی روزِ قیامت تک بخشش مانگتا رہے اٰمَنَّا بِهٖ وَ

Marfat.com

صَدَّقْنَا وہ جانور روز قیامت آئے گا اپنے کہنے والے کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لے جائے گا۔

لیکن ذکر کی تلقین ایسے مرد سے حاصل کرنی چاہئے جو صاحبِ اجازت ہو جیسے تیر سلطان کے ترکش سے لینا چاہئے وگرنہ تیر کے خطا جانے کا امکان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا (الاحزاب: ۴۱)

حدیث شریف میں ہے کہ انسان روزانہ لاکھ بار سانس لیتا ہے اور ہر سانس کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تو نے اسے کیسے اندر باہر کھینچا تھا۔ رباعی

ز هر نفس بقیامت شمار خواهد بود
گنه مکن که گنه گار خوار خواهد بود
بسا سوار که فردا پیاده خواهد شد
بسا پیاده که فردا سوار خواهد شد

بس بندہ کو چاہئے کہ غفلت میں گذرے ہوئے سانسوں کی قضا کرے۔ یہ وہ راز ہے کہ جب تک بندہ صاحبِ بیعت نہ ہو جائے تم اس کی بابت کلام نہ کرو (کہ بغیر اس کے سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا)

سرِّ ے که با تو دارم در نامه چوں نویسم
اسرار فاش گردد از کلکِ سر بریده

شرطِ ششم

خیالات کی نگاہ داشت ہے اور خاطر[۶] کی چار قسمیں ہیں

---

۶ ...... خاطر کی جمع خواطر ہے، خاطر ہر وہ خطاب جو قلب وضمیر پر وارد ہو خواہ وہ ربانی ہو یا ملکی، نفسانی ہو یا شیطانی، بشرطیکہ وہ قلب میں جاگزیں نہ ہو یا خاطر ہر اس وارد کو کہتے ہیں جو بغیر سابقہ فکر و تدبر کے

Marfat.com

۱۔ خاطر رحمانی ۲۔خاطر ملکانی ۳۔خاطر شیطانی ۴۔ خاطر نفسانی

خاطر رحمانی......غفلت سے تنبیہہ ہے

خاطر ملکانی......طاعت کی ترغیب ہے

خاطر شیطانی......معصیت کی آرائش ہے

خاطر نفسانی......شہوات کا مطالبہ ہے

سالکِ راہ طریقت کے قلب میں جب کوئی خطرہ پیدا ہو، اسی وقت اسے ذکر کرنا چاہئے اور اس خطرہ کی نفی کرے اور مقصدِ کار میں لگا رہے حتی کہ اس پر عیاں ہو جائے کہ اسے (خطرہ کو) قبول کرنا ہے یا رد کرنا ہے اگر وہ (خواطر میں) تمیز نہیں کر سکتا تو بارگاہِ قدس میں عرض کرے خدایا! تو جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا اور میں جانتا ہوں کہ تو جانتا ہے جو کچھ میرے لئے بہتر ہے وہ مجھے عنایت فرما اور یہ دعا (آہ وزاری سے) پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابه ولاتکلنا الی انفسنا ولاالی احدمن خلقك طرفة عین ولااقل من ذالك وکن لنا والیا وحافظا وناصرا وعونا ومعینا

قلب میں پیدا ہوا اور خاطر بندہ کے اختیار سے خارج ہے۔ واقفِ اسرار حقیقت حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ فرماتے ہیں خواطر سے مراد دل کے اندر ایسے معنی کا حصول ہے جو جلد زوال پذیر ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرے معنی پیدا ہو جاتے ہیں صاحب خاطر کو اس کے دفع کرنے پر قدرت ہوتی ہے لیکن اہل خاطر اس خاطر کی پیروی کرتے ہیں جو حق کی طرف سے ہوتی ہے۔ خاطر رحمانی اعلیٰ ترین خاطر ہے جو کسی وقت بھی منجر بہ خطا نہیں ہوتی۔ خاطر ملکی فریضہ کی ادائیگی پر آمادہ کرتی ہے اسے الہام بھی کہتے ہیں۔ خاطر نفسانی میں حظ نفس پایا جاتا ہے اس کو ہاجس کہتے ہیں۔ خاطر شیطانی مخالفتِ حق پر ابھارتی ہے۔

Marfat.com

وعلیٰ کل خیر دلیلا وملقنا مؤیدا ربنا اتنا ومن حضرنا ومن غاب عنا وکل مؤمن ومؤمنة فی الدارین حسنة یاواسع المغفرة ویاارحم الراحمین

شرطِ ہفتم

خداتعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا ہے توکل اور تفویض ے بھی اسی کو کہتے ہیں۔ سری وجہری اور سختی ونرمی تمام حالات میں خوف وامید کے درمیان (بین الخوف والرجا) رہنا چاہئے۔ حق تعالیٰ کی شانِ کریمی، رحیمی، غفوری اور ستاری پر نظر رکھتے ہوئے ''رجا'' سے قوت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی شانِ قہاری اور شدید العقابی پر نظر رکھتے ہوئے ''خوف'' سے قوت حاصل کرے۔ جب توفیق پر نظر ہوتو بندے میں کیفیت رجا پیدا

ے ...... صاحب تعرف حضرت امام ابوبکر کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی صوفی کا قول نقل کیا ہے حبیب اور خلیل علیہما السلام کے سوا کسی نبی نے تسلیم اور تفویض میں کمال حاصل نہیں کیا شارح تعرف حضرت مستملی بخاری فرماتے ہیں بزرگوں نے تفویض اور تسلیم میں فرق کیا ہے علامہ شریف جرجانی نے تحریر فرمایا التسلیم استقبال القضاء بالرضاوقیل التسلیم هو الثبوت عند نزول البلاء من تغیر فی الظاهر والباطن (التعریفات: ۲۴) یعنی قضا کو رضا کے ساتھ قبول کرنا بعض نے کہا ظاہر وباطن میں تغیر سے نزول بلاء کے وقت ثابت رہنا تسلیم ہے حضرت شیخ ابوسعید بن الاعرابی فرماتے ہیں التفویض کله الطمانیة عند الموارد (طبقات الصوفیہ للسلمی ص: ۴۲۹) یعنی واردات کے وقت مکمل طمانیت کو تفویض کہتے ہیں۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی تسلیم کا ذکر اس آیت میں ہے اسلم قال اسلمت (البقرة: ۱۳۱) اور حضرت حبیب اللہ ﷺ کی تفویض کا ذکر اس آیت میں ہے وافوض امری الی الله (المؤمن: ۴۴) ...... صوفیا کہتے ہیں کہ تفویض، تسلیم سے افضل ہے۔ کیونکہ تسلیم میں تصرف پایا جاتا ہے اور تفویض میں قطع تصرف۔ تسلیم مجردوں کے لئے ہے اور تفویض مفردوں کے لئے ...... سپرد کردہ چیز میں یہ حکم کرنا کہ سپرد کردی تسلیم ہے مگر اس حکم کو بھی نہ دیکھنا اور اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا کہ جو چاہے حکم کرے تفویض ہے۔

Marfat.com

ہوتی ہے کہ اگر وہ تعالیٰ چاہے تو توفیق دے اور اگر نہ چاہے تو توفیق[۸] عطا نہ فرمائے

توفیق عزیز ست بہر کس ندہند
این گوہر ناسفتہ بہر خس ندہند

جب بندہ اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو کیفیتِ خوف پیدا ہوتی ہے

بندہ ہماں بہ کہ بتقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزا وار خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

دنیا میں بندہ کی بھلائی اسی بات میں ہے کہ وہ جمیع احوال میں خوف و رجا کے درمیان رہے۔ طاعت و بندگی میں بے خوف نہ ہو اور معصیت و گناہ میں مایوس نہ ہو

ایمن مباش خواجہ و نومید ہم مشو
اسلام درمیانۂ خوف و رجا بود

---

۸ ...... توفیق باب تفعیل کا مصدر ہے جس کا مادۂ اشتقاق و، ف، ق ہے لغت میں جس کا معنی درست کرنا، اصلاح کرنا، موافق کرنا اور الہام کرنا کے آتے ہیں اور توفیق کا شرعی مفہوم یہ ہے التوفیق ھو توجیہ الاسباب نحو المطلوب الخیر یعنی اسباب کو مطلوب خیر کی طرف متوجہ کرنا توفیق ہے۔

علامہ شریف جرجانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے توفیق کی تعریف یوں کی ہے، جعل اللہ فعل عبادہ موافقا لما یحبہ ویرضاہ (التعریفات: ۱۳) اللہ تعالیٰ کا بندوں کے افعال کو اپنی پسند اور رضا کے موافق بنا دینا توفیق کہلاتا ہے درحقیقت توفیق موہبتِ ربانی اور نعمتِ یزدانی ہے جو ہر کس و ناکس کو نصیب نہیں ہوتی بلکہ مخصوص افراد ہی اس کے حقدار ہیں کشف المحجوب میں ہے توفیق منجانب اللہ ہے حصولِ طاعت توفیق کے بغیر ممکن نہیں اور توفیق بغیر طاعت حاصل نہیں ہوتی قدوۃ الابرار حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کہا التوفیق مع السعی

Marfat.com

شرطِ ہشتم

صالحین کی صحبت اختیار کرنا اور مفسدین سے اجتناب کرنا ہے بالخصوص ضعیف الاحوال سالکین کو حجاب میں رہنا چاہئے تا کہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے اور غیر محرم کی نظر بھی اس پر نہ پڑے اور یہ انمول بات ہے۔ رباعی

با هر که نشستی نشد جمع دلت
ور تو نرمید زحمت آب و گلت
از صحبت او اگر تبرا نکنی
هرگز نکند روح عزیزاں بحلت

شرطِ نہم

بیداری ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں اول تخلّق باخلاق اللہ ہے جیسا کہ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (البقرہ:۲۵۵) ہے

گفتم بچه خدمت بوصالت برسم
گفتا که تخلقوا باخلاق اللّٰه

شب، عاشقوں کا خلوت کدہ ہے کہ شب کو ہی وہ غیروں کی تشویش کے بغیر بے نیاز کے حضور راز و نیاز عرض کرتے ہیں

از صبح وجود بے خبر بود عدم
آنجا که من و عشق تو بودیم بهم
در روز اگر کسے نیابم محرم
شب هست غمت هست مرا پیش چه غم

سالکانِ طریقت جو دولت اور سعادت پاتے ہیں، شب بیداری میں ہی پاتے ہیں

دولت شب گیر خواهی خیزشب را زنده دار
خفته نابینا بود و دلت به بیداران رسد

شرطِ دہم

لقمہ کی نگہداشت ہے۔ چاہئے کہ حلال وطیب لقمہ [۹] ہو اور یہ تمام فرائض سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (البقرہ:۱۶۸)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ عبادت کے دس اجزاء ہیں۔ نو اجزاء رزقِ حلال کی تلاش کرنا ہے اور باقی تمام عبادات ایک جزو ہیں۔ (ان العبادة عشرة اجزاء تسعة منها طلب الحلال و جزء واحد منها سائر العبادات) رزقِ حلال

---

۹ ...... طلب حلال کو جہاد فرما کر طیبات، اعمال صالحہ اور قبولیت کو اس قدر باہم مربوط و مشروط کر دیا کہ ان کا ایک دوسرے سے انفکاک ممکن و متصور نہیں آیہ کریمہ کلوا من الطیبات واعملوا صالحا (المؤمنون:۵۱) اور فرمان نبوی ﷺ ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبٌ اسی امر کے شاہد ہیں ایک جوان نے قدوۃ المشائخ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی وہ طاعت و عبادت میں اتنا آگے بڑھ گیا کہ اسے ذکر و فکر اور مراقبہ و تلاوت کے بغیر چین نہ آتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت ادھم کو بھی حیرت و شرمندگی ہوئی کہ یہ نوجوان اتنی عبادت کرتا ہے کہ مجھے میسر نہیں ہوتی کچھ مدت بعد آپ کو نور باطن سے معلوم ہوا کہ اس کی یہ عبادت بے سود ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں کہ اس کا کھانا پینا غیر شرعی ذرائع اور شبہات سے ہے آپ نے فرمایا کہ اے جوان جو کھانا تو کھاتا ہے مت کھا، تجھے جو کچھ کھانا ہے میرے ساتھ کھا۔ اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اس کی وہ تمام ریاضتیں اور عبادتیں ناقص و ناتمام رہ گئیں اور حالت یہ ہو گئی کہ فرض نماز ادا کرنا بھی دشوار ہو گیا ایک روز حضرت ابراہیم سے اپنی عبادات کے قصور و فتور کی شکایت کی اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جو رغبت و کوشش اس سے پہلے تھی وہ بالکل نہیں رہی

Marfat.com

یہ ہے کہ اُسے کماتے وقت خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو اور طیب یہ ہے کہ اسے کھاتے وقت طاعت وعبادت بجالانے کی قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھایا جائے اور جب روزی حلال وطیب ہو تو فضول خرچی نہ کرے

گرچه خدا گفت کلوا و اشربوا
از پے آں گفت و لا تسرفوا

جب کھائے تو ذکر الٰہی (حضور وآگاہی) سے کھانا چاہئے اگر غفلت سے کھائے تو ایسے ہی ہے جیسے وہ ذبیحہ بغیر بسم اللہ کھا رہا ہے۔ آیت لا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ (الانعام: ۱۲۱) کا ظاہر یہی تقاضا کرتا ہے اور جب کھائے تو غافلین سے ہم پیالہ نہ ہو یعنی غافلوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھائے۔ رباعی

منشین با بداں که صحبتِ بد
گرچه پاکی ترا پلید کند
آفتابے بدیں بزرگی را
هر چه ابر نا پدید کند
گوهر از ناقصان را مطلب
زانکه ایں مایه کاملے دارد

چاہئے کہ طعام پکانے والا باطہارت (وضو وغیرہا) ہو اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو تاکہ کھانا غفلت اور ظلمت کا سبب نہ بنے۔ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام عارف ربانی

حضرت ابراہیم ادھم نے ارشاد فرمایا أطِبْ مطعمَك ولا عليك ان تصلي بالليل ولا ان تصوم بالنهار یعنی روزی حلال کھاؤ پھر تم پر رات کو قیام کرنا اور دن کو روزہ رکھنا لازم نہیں۔

لقمهٔ شبهه هست تخم پلید ندهد جز نتیجهٔ نا پاک
تو بدرگاه پاک خواهی رفت هدیه پاکیزه بربصد ناپاک

(سبع سنابل ص: ۱۱۶-۱۱۷)

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تشریف لائے۔ دستر خوان بچھایا گیا مگر حضرت خضر علیہ السلام نے کھانا تناول نہ فرمایا اور کہنے لگے کہ جس نے آٹا گوندھا ہے وہ بے طہارت (بے وضو) تھا۔ یہ لقمہ ہمارے کھانے کے قابل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مومنوں کو حلال اور طیب رزق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔ حضرت عزیزاں کا رسالہ مکمل ہوا میری مراد حضرت خواجہ علی رامتینی قدس سرہٗ العزیز ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے انفاسِ قدسیہ کی برکات سے نفع عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

Marfat.com

سلطان العشاق

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ العزیز

(مختصر تعارف)

آپ کا اسم گرامی نورالدین عبدالرحمٰن بن نظام الدین احمد جامی ہے آپ کے والد گرامی ترکمانوں کی غارتگری کے دور میں خراسان کے قصبہ جام محلہ خرجرد میں اقامت گزیں ہو گئے تھے وہیں آپ ۲۳ شعبان ۸۱۷ھ کو پیدا ہوئے۔آپ نے علم و ادب کے عظیم مرکز مدرسہ ہرات اور علوم اسلامی کے سب سے بڑے مرکز سمرقند میں اکتساب علم لیا۔واپسی پر ہرات آ کر تشنگان علم کو سیرابی کے دوران آپ کو عالم رؤیا میں طریقت وسلوک کی طرف متوجہ ہونے کا اشارہ کیا گیا چنانچہ آپ شیخ الاسلام حضرت سعدالدین محمد کاشغری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے منازل سلوک طے کر رہے تھے کہ ان کے وصال باکمال کے بعد ان کی مسندِ ارشاد پر رونق افروز ہوئے۔ بعدازاں سلسلہ نقشبندیہ کے غوث اعظم قطب الارشاد حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔آپ نے متعدد مشائخ سے فیض حاصل کیا لیکن تکمیل حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔آپ نے مسند مشیخیت پر متمکن ہو کر مدرسوں اور خانقاہوں کا وسیع نظام قائم کیا تھا۔

○...... آپ ایک صاحبِ حال عالم و عارف، باکمال شاعر، صاحبِ طرز نثرنگار اور بہترین سیرت نگار تھے۔آپ نے عربی وفارسی زبانوں میں اپنی منثور و منظوم تصانیف

Marfat.com

کا ایک وقیع اور قابل قدر ذخیرہ یادگار چھوڑا۔ آپ کی تصانیف لطیفہ کی تعداد آپ کے تخلص کے اعداد کے مطابق ۵۴ بتائی جاتی ہے، فوائد ضیائیہ شرح کافیہ، نفحات الانس، شواہد النبوت، یوسف زلیخا، شرح فصوص الحکم، سخنانِ خواجہ پارسا، سلسلۃ الذہب، سبحۃ الابرار وغیرہ قابل ذکر اور معروف شاہکار تصانیف ہیں۔

عاجز از تعداد اوصاف کمال اُوست عقل
اختر گردوں شمردن کے طریق اعورست

آپ کی گراں قدر تصانیف سلسلۃ الذہب اور تحفۃ الاحرار کا منظوم آغاز بالترتیب حسب ذیل ہے۔

للہ الحمد قبل کل کلام — بصفاتِ الجلال و الاکرام
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ہست صلائے سرخوانِ کریم

آپ کے مشہور زمانہ نعتیہ کلام کے دو اشعار نذر قارئین ہیں

نسیما جانب بطحا گذر کن — ز احوالم محمد را خبر کن
توئی سلطانِ عالم یا محمد — خدا را سوئے مشتاقاں نظر کن

آپ نے اکیاسی برس عمر پائی۔ ۱۸ محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک ۸۹۸ھ علم و فضل کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اہالیانِ ہرات، خواص و عوام، شہزادے، اُمرائے سلطنت کے علاوہ خود سلطان حسین بالقرا اپنے کندھوں پر جنازہ اٹھائے ہوئے قبرستان تک گئے جو دنیاوی اعتبار سے بہت بڑا اعزاز و اکرام ہے۔

آپ کے خلفاء میں آپ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ ضیاء الدین یوسف، حضرت شیخ مودود لاری، حضرت ملا حسین واعظ کاشفی وغیرھم (رحمۃ اللہ علیہم) کے اسماء نقل کئے گئے ہیں مگر افسوس کہ صفوی سلطنت کے پہلے متعصب شیعہ حکمران اسماعیل صفوی نے آپ کے وصال سے سات برس بعد علماء و مشائخ اہلسنت کا قتل عام شروع کر دیا۔

Marfat.com

جس کے نتیجے میں ہزاروں علماء وصوفیاء نے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کے اکثر خلفاء اور شاگرد علماء اس کے ظلم وستم کا نشانہ بنے اور کچھ ترک وطن کر کے روم، مصر، شام، عراق اور سمرقند وغیرہا کی طرف ہجرت کر گئے جن کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ آپ کی قائم کردہ مسجدیں، دینی مدرسے اور خانقاہیں بھی منہدم کردی گئی۔ یہاں تک کہ آپ کے شاندار مزار پرانوار کو بھی منہدم کرادیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے بعد آپ کے کسی خلیفہ سے سلسلہ نقشبندیہ کی نشرواشاعت کے لئے کام نہ ہو سکا۔ لیکن و تلك الایام نداولها بين الناس کے مصداق دو صدیوں کے بعد صفویوں کی عظیم الشان سلطنت بھی افغان مجاہدین کے ہاتھوں زوال پذیر ہوئی اور ہرات بھی افغانوں کے زیر نگیں آ گیا۔ ان افغان سلطانوں نے آپ کی منہدم یادگاروں کو از سر نو تعمیر کرایا۔ وہی دوبارہ تعمیر شدہ مزار آج بھی ہرات میں مرجع خلائق ہے۔

هرگز نه میرد آنکه دلش زنده شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

Marfat.com

رسالہ

سلطان العشاق

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نہیں کوئی معبود (مقصود) سوائے اللہ تعالیٰ کے حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر
ایں عمر گرامی بخسارت مگذار
دائم همه جا با همه کس در همه حال
میدار نهفته چشم دل جانب یار

اے عزیز! اللہ تعالیٰ تیری عادات رذیلہ کو فنا کر کے تجھے مقام بقاء عطا فرمائے جان لے کہ خواجہ بزرگ حضرت شاہ نقشبند بخاری اور آپ کے خلفائے کرام قدس اللہ اسرارہم کے طریقہ کا ماحصل یہ ہے کہ عقیدہ صحیح کرنے اور اسے سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مطابق کرنے، اعمال صالحہ بجالانے، ماثورہ سنتوں کی اتباع کرنے

Marfat.com

اور محرمات و مکروہات سے اجتناب کے بعد دوام حضور مع اللہ ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ سالک بغیر کسی سستی اور پراگندگی کے کوئی لمحہ بھی حق تعالیٰ سے غافل نہ رہے جب یہ حضور سالک کے نفس کا ملکہ ہو جاتا ہے بلکہ اس کی ذاتی ملکیت (استعداد) ہو جائے تو اسے مشاہدہ کہتے ہیں۔

اس دولت (دوامِ حضور مع اللہ بلا غیبوبۃ) کے پانے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: ذکر ہے کہ کلمہ طیبہ[1] لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کا تکرار حضورِ قلب کے ساتھ کرے۔

---

[1] ...... **کلمہ طیبہ:** دین اسلام کا بنیادی رکن اور بابِ اول ہے جس کے بغیر کوئی انسان اسلام کے محل میں داخل نہیں ہو سکتا۔

کلمہ طیبہ: بظاہر چند الفاظ کا مجموعہ ہے مگر حقیقت میں بے شمار حقائق و دقائق اور لاتعداد اسرار و رموز پر مشتمل ہے۔

کلمہ طیبہ: وہ لاہوتی نغمہ ہے جو فکر و نظر میں عظیم انقلاب برپا کر دیتا ہے اور کفر و شرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو ایک خدا (ﷻ) اور ایک رسول (ﷺ) سے آشنا کر دیتا ہے۔ وہ شخص جو چند لمحے پہلے اسلام کا دشمن تھا یا اسلام کے خلاف تھا، کلمہ پڑھنے کے بعد اسی کے تحفظ اور پاسبانی کی خاطر جان و مال تک نثار کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔

کلمہ طیبہ: وہ بیج ہے جس سے شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات) کا پورا درخت بنتا ہے جس پر شریعت کے پھل اور طریقت کے پھول لگتے ہیں۔

کلمہ طیبہ: وہ قانون فطرت ہے جو مادی اور دنیاوی اقتدار کے برعکس روحانی اور اسلامی اقتدار کا مفہوم واضح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حاکمیت کا اعلان کرتا ہے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے ۔۔۔ حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

کلمہ طیبہ: وہ دعوت اتحاد ہے جو نوع انسانی کو ایک مرکز پر جمع کرنے کا سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے۔

کلمہ طیبہ: وہ پیغام وصل ہے جو انسان کے دل کو لا الہ کے ذریعے غیر کے خیال سے پاک کر کے الا اللہ کے ذریعے واصل باللہ کر دیتا ہے۔ حضرت خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا

تا بہ جاروبِ لا نہ روبی راہ ۔۔۔ کے رسی در مقام الا اللہ

Marfat.com

نفی کی جہت میں تمام مخلوقات کو عدم اور فنا کی نگاہ سے مطالعہ کرے اور جہتِ اثبات میں معبود برحق کو قدم اور بقاء کی نظر سے مشاہدہ کرے۔کلمہ کے تکرار کے وقت زبان کو تالو سے چپکائے اور قلب صنوبری جو قلب حقیقی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، کی طرف متوجہ ہو جائے۔اپنے سانس کو اندر کھینچے اور پوری قوت سے اس طرح ذکر کرے کہ اس کا اثر دل تک پہنچے اور قلب اس سے متاثر ہو لیکن اس کا اثر سالک کے ظاہر پر نمودار نہ ہو بالفرض اگر کوئی شخص اس کے پہلو میں بیٹھا ہو تو سالک اسے بھی آگاہ نہ ہونے دے۔ ہر وقت اس ذکر میں مستغرق رہے کوئی مشغولیت اسے ذکر سے نہ روکے خواہ جانا، آنا کہنا، سننا اور سونا، جاگنا ہی کیوں نہ ہو اور اگر کسی مشغولیت کی وجہ سے تکرارِ ذکر میں کوئی فتور واقع ہو تو اپنی چشم دل کو کھولنا چاہئے، اس سے ہرگز غافل نہ ہو اور اگر صبح سے پہلے اس کلمہ کے تکرار میں زیادہ مبالغہ کرے تو امید ہے کہ اس کی برکات سارا دن شامل حال رہیں گی۔یونہی سونے سے قبل اس کا مبالغۃً ذکر کرے تو امید ہے کہ اس کی برکت ساری رات اسے پہنچتی رہے گی اور اس بات میں کوئی شک نہیں جب اس تکرار پر ہیشگی

کلمہ طیبہ: توحید و رسالت کا وہ مہکتا ہوا سدا بہار گلدستہ ہے جس کی بوئے دلنواز سے عاشقانِ ذات ہر آن نئی جان حاصل کرتے ہیں

کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر است

کلمہ طیبہ: پڑھتے ہی انسان تین چیزوں کا اقرار کر لیتا ہے۔ایمان، اسلام، دین، ایمان قلبی اعتقادات کا نام ہے۔اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور دین ان دونوں کے مجموعے کو کہتے ہیں اور کلمہ طیبہ ان تینوں پر مشتمل ہے۔

کلمہ طیبہ: کے دو جزو ہیں۔پہلا جزو......توحید اور دوسرا جزو......رسالت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ....توحید ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ....رسالت ہے۔

توحید دعویٰ ہے رسالت اس کی دلیل ہے۔دعویٰ اور دلیل میں اس قدر قرب ہے کہ درمیان میں واوٗ عاطفہ کی بھی گنجائش نہیں ہے۔معلوم ہوا کہ توحید کا وسیلہ رسالت ہے اور قرب خدا (ﷻ) کا ذریعہ قرب مصطفیٰ (ﷺ) ہے۔کلمہ طیبہ کا پہلا جزو مقصدِ زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور دوسرا جزو طرزِ زندگی کی

Marfat.com

کی جائے تو بعض اوقات ذاکر کو اس سے بے خودی اور بے شعوری میسر ہو گی جو جذبہ کا مقدمہ ہے لہٰذا چاہئے کہ اس کیفیت سے اپنے آپ کو سرگرم رکھے اور جس قدر ممکن ہو اس کیفیت کو محفوظ رکھے۔ جب اس کیفیت میں کمی ہو جائے تو ذکر کے تکرار سے اسے درست کر لے۔ جب یہ کیفیت ذاکر کو مسلسل حاصل رہے تو امید ہے کہ اسے اس کا ملکہ حاصل ہو جائے گا اگرچہ یہ کیفیت بالفعل اس کا حال نہ ہو، اس کا حال اس کے علم میں درج ہوتا ہے، جب چاہے گا تھوڑی سی توجہ سے اس حال سے متحقق ہو سکتا ہے اور اگر طبیعت حبسِ دم (سانس روکنا) سے وفا کرے تو ایک سانس میں تین بار یا پانچ بار یا سات بار کلمہ طیبہ کا تکرار کرے۔ نفیٔ خطرات اور کیفیت بے خودی کے حصول میں ذکر حبسِ دم کو بڑا دخل ہے اور اس پر عظیم حلاوت کی یافت مترتب ہوتی ہے۔

دوسرا طریقہ: توجہ اور مراقبہ کا ہے کہ بے چون اور بے چگون معنی کو جو اسم مبارک اللہ

نشاندہی کرتا ہے۔ نیز کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو (محمد رسول اللہ) حضور اکرم ﷺ کی معبودیت کے اثبات کے لئے نہیں بلکہ اس لئے ہے تا کہ توحید باری تعالیٰ کی تصدیق کے بعد آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کریں کیونکہ ایمان ان دو (تصدیقِ توحید اور تصدیقِ رسالت) تصدیقوں پر موقوف ہے۔

کلمہ طیبہ: کا پہلا جزو اعلانِ مصطفی ﷺ ہے اور دوسرا جزو اعلانِ خدا ہے۔ گویا یوں فرمایا جا رہا ہے کہ اے محبوب! تم میری توحید کا اعلان کرتے جاؤ میں تمہاری رسالت کا ڈنکا بجاتا ہوں

جنابِ محمد برائے الٰہی جنابِ الٰہی برائے محمد

کلمہ طیبہ: کا پہلا جزو تمام آفاقی اور انفسی خداؤں کی نفی کر کے خدائے واحد کے معبود و مقصود ہونے کو ثابت کرتا ہے جو شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کا جامع ہے۔

توحید وجودی ہو یا شہودی دونوں سے مقصود باطل معبودوں کی نفی کرنا اور معبود برحق کا اثبات کرنا ہے۔ اسی مفہوم کو اہل تصوف نفی اثبات سے تعبیر کرتے ہیں توحید شہودی میں مشہود صرف ذات ہوتی ہے۔ غلبہء شہودِ وحدت میں کثرت کا نام و نشان بھی نہیں رہتا۔ جبکہ توحیدِ وجودی میں موجود صرف ذات ہوتی ہے لیکن کثرت میں وحدت کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل اشعار توحید شہودی کے مفہوم پر مشتمل ہیں

Marfat.com

سے مفہوم ہوتا ہے، عربی، عبرانی اور فارسی وغیرہا عبارت کے واسطہ کے بغیر ملاحظہ کرے۔ تمام ظاہری مدارک اور باطنی قویٰ کے ساتھ اس نگہداشت کی جانب قلبِ صنوبری کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس معنی پر مداومت کرے، اس نگہداشت میں اس وقت تک تکلفاً کوشش کرے کہ درمیان سے تکلف اٹھ جائے چونکہ اس معنی کا وجودِ سالک میں تصرفِ جذبہ سے پہلے پیدا ہونا بہت دشوار ہے۔ لہٰذا سالک کو چاہیے کہ وہ معنیٔ مقصود جو نورِ بسیط کی شکل میں ہے اور تمام علمی و عینی موجودات کو محیط ہے، برابر تصور میں رکھے اور اس کی طرف تمام قویٰ و مدارک کے ساتھ قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جائے یہاں تک کہ وہ صورت درمیان سے اٹھ جائے اور مقصود حاصل ہو جائے۔

✿ در کون و مکان نیست عیاں جز یک نور
ظاهر شده آں نور بانواعِ ظهور

خودی کا سر نہاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	خودی ہے تیغ فساں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا	فریبِ سود و زیاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری	نہ ہے زماں نہ مکاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے	صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند	بتانِ وہم و گماں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند	بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں	مجھے ہے حکم اذاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کلمہ طیبہ: کا دوسرا جزء عقیدۂ رسالت کا اعلان کرنا ہے اور شریعت کی تکمیل و تعمیل کا مظہر ہے۔ کلمہ طیبہ کے دونوں اجزاء لازم و ملزوم ہیں کہ ایک کے بغیر دوسرے پر ایمان ثابت نہیں ہو سکتا۔ عقیدۂ توحید' عقیدۂ رسالت کے بغیر مفید نہیں اور عقیدۂ رسالت' عقیدۂ توحید کے بغیر نامکمل ہے عقیدۂ توحید کا تصورِ ربوبیت "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" (الفاتحہ:۱) سے ظاہر ہے اور عقیدہ رسالت کا تصورِ رحمت "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (الانبیاء) سے ثابت ہے۔

✿ دستیاب فارسی نسخہ میں یہ اشعار نہیں ہیں

Marfat.com

حق نور و تنوعِ ظہورش عالم
توحید ہمیں ست و دگر وھم و غرور

منظوم ترجمہ

کون و مکان میں کچھ نہیں اِک نور کے سوا
جلوہ نما ہے سارے جہاں میں وہ جا بجا
حق نور ہے ، زمانہ میں اس کا ظہور ہے
توحیدِ حق یہی ہے نہیں فرق اک ذرا

تیسرا طریقہ: ایسے پیر سے رابطہ ہے جو مقام مشاہدہ تک پہنچا ہوا ہو، تجلیاتِ ذاتیہ سے متصف ہو، اس کا دیدار فرحت آثار بمقتضائے **ھم الذین اذا رأوا ذکر اللہ** ذکر کا فائدہ دے اور اس کی صحبت بفحوائے **ھم جلساء اللہ** صحبتِ حق جل سلطانہ کا نتیجہ بخشے، پس جب ایسے عزیز کی دولتِ دیدار نصیب ہو جائے اور اس کا اثر سالک میں نمودار ہو جائے تو جہاں تک ممکن ہو، اسے محفوظ رکھے اور اگر اس تاثیر صحبت میں کسی قسم کی سستی واقع ہو جائے پھر اس کی صحبت کی طرف رجوع کرے تاکہ اس کی برکت سے وہی تاثیر پرتو ڈالے یونہی یہ صحبت بار بار اس وقت تک اختیار کرے کہ وہ کیفیت، سالک کا ملکہ ہو جائے اور اگر اس عزیز (شیخ) کی ظاہری صحبت میسر نہ ہو تو اس کی صورت کو تمام ظاہری و باطنی قویٰ سے قلبِ صنوبری کی طرف مسلسل متوجہ رکھے اور جو خطرہ ظاہر ہو، اس کی نفی کرے، یہاں تک کہ غیب و بے خودی کی کیفیت نمودار ہو جائے اور اس کیفیت کے تکرار سے سالک کا ملکہ ہو جائے گا اور اس سے قریب ترین کوئی طریقہ نہیں ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب مرید میں یہ قابلیت ہو تو پیر اس میں تصرف کرتا ہے اور پہلی ہی صحبت سے اسے مرتبہ مشاہدہ تک پہنچا دیتا ہے۔

چونکہ ایسے پیر کا ملنا اس زمانہ میں کبریت احمر سے بھی زیادہ کم یاب ہے لہٰذا مذکورہ بالا دو طریقوں (ذکر اور توجہ و مراقبہ) میں سے کسی ایک طریقہ میں مشغول ہو جانا چاہئے۔

ان تین طریقوں کے بیان سے معلوم ہوا کہ قلبِ صنوبری کی طرف توجہ جسے خواجگان نقشبندیہ کے عرف میں وقوفِ قلبی کہتے ہیں، تمام اوقات میں ضروری ہے۔ سالارِ طریقت حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اسے طریقت نقشبندیہ کے لوازمات میں سے شمار کرتے ہیں۔ حضرت مولانا مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اسرارِ معارف میں ہے

ماننِد مرغے باش ھان بربیضۂ دل پاسباں
کز بیضۂ دل زائدت مستی و ذوق و قہقہہ
رو بر دل بنشیں کان دلبرِ خِر گاھے
وقتِ سحر آید یا نیم شبے باشد

منظوم ترجمہ

مرغ کی مانند رکھ تو بیضۂ دل پر نظر
تا ہو پیدا اس سے ہر دم شور و مستی کا اثر
دل کے دروازہ پہ کر تو اس کا ہر دم انتظار
صبح دم آ جائے یا پچھلی کو آئے نگار

لیکن وقوفِ زمانی جو محاسبۂ اوقات سے عبارت ہے کہ وہ اوقات، تفرقہ سے گذرتے ہیں یا جمعیت کے ساتھ اور وقوفِ عددی جو عددِ ذکر کا خیال رکھنا ہے کہ نتیجہ دیتے ہیں یا نہیں کوئی ضروری نہیں ہے۔

ایسا ہوتا ہے کہ طرقِ ثلاثہ کے دوران انوار وواقعات نمودار ہونے لگتے ہیں سالک[۲] کو چاہئے کہ ان کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ مقصودِ حقیقی میں مشغول رہے۔ حضرت

۲۔ …… جب کوئی مجددی سالک کسی شیخ کامل مکمل کے تلقین فرمودہ طریقہ کے مطابق نفی اثبات کا ذکر و

Marfat.com

خواجہ قدس سرہ کے سخنان (ملفوظات) میں ہے کہ بس واقعہ قبولِ طاعت کی علامت ہے واقعہ سے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہے۔

چو غلام آفتابم هم ز آفتاب گویم
نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

منظوم ترجمہ

میں ہوں غلامِ شیخ جو ہے مثلِ آفتاب
میں شب نہیں کہ سناؤں حدیثِ خواب

سالکِ رشید کو چاہئے کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ اسے اس طریقہ کے اشتغال کی توفیق رفیق عطا فرمائے، لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کرے اور نہ ہی اس بارے علم

تکرار کرتا ہے تو اسے معبودانِ باطلہ کے ساتھ ساتھ مقصوداتِ غیر مقصودہ اور متعلقات غیر مطلوب (ممکنات وغیرہ) کو بھی لائے نفی کے تحت لانا چاہئے تاکہ لامعبود الا اللہ کا معنی ومفہوم اس پر آشکارا ہوجائے۔ یونہی جانبِ اثبات الا اللہ کے تکرار کے دوران جملہ اسماء وصفاتِ الٰہیہ سے ماوراء ذات احدیتِ مجردہ (مطلوب حقیقی) کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ اُسے ماسوی اللہ کی گرفتاری سے چھٹکارا میسر ہوسکے اور لا مقصود الا اللہ کا مفہوم اس پر عیاں ہوجائے۔ علامہ اقبال مرحوم نے خوب کہا

مرد مؤمن در نسازد با صفات مصطفیٰ راضی نشد الّا بذات

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں التوحید هو الحکم بوحدانیة منعوتا بالتنزہ عما یشابه اعتقادا فقولا وعملا فیقینا وعرفانا فمشاهدة وعیانا فثبوتا ودواما (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد اول: ۴۶) یعنی توحید اللہ تعالیٰ کو اس کی وحدانیت کے ساتھ مشابہ سے اعتقاداً پھر قولاً وعملاً پھر یقیناً وعرفاناً پھر مشاہدۃً وعیاناً پھر ثبوتاً ودواماً منزہ ثابت کرنا ہے۔

سالار طریقت حضرت شاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہرچہ دیدہ شد وشنیدہ شد و دانستہ آن همه غیر است، دانا شیراز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مفہوم کو یوں منظوم فرمایا

اے! برتر از خیال وقیاس وگمان ووهم وز هرچه گفته اند وشنیدیم وخوانده ایم

نیز تمام مخلوقات کے جملہ مبصرات ومشہودات ومسموعات کو لائے نفی کے تحت لانا چاہئے کیونکہ وہ سب غیر حق ہیں ذات احدیت مجردہ کا احاطہ وادراک کسی ممکن کے بس کا روگ نہیں۔

Marfat.com

لہرائے بلکہ حتی الامکان اسے مخفی رکھنے کی کوشش کرے اور ہر محرم و نامحرم سے پوشیدہ رکھے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کی طریقت کی بنیاد کس چیز پر ہے ارشاد فرمایا خلوت در انجمن پر کہ بظاہر یا خلق اور بباطن یا حق سبحانہ و تعالیٰ۔ بیت

از دروں آشناء وز بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

منظوم ترجمہ

اندر سے آشنا رہو باہر سے بے خبر
یہ اک روش ہے سب سے بھلی اور با اثر

طائفہ خواجگان[۲] میں سے کوئی بزرگ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ کا لطیف ترین حجاب افادہ و استفادہ کی مانند ہے۔ جس طرح اہل علم کرتے ہیں سالک کو چاہئے کہ اپنے آپ کو یونہی مستور کر لے اور مخلوق کی نظر سے دور رہے ایسے معلوم ہو کہ وہ کتب مطولہ متداولہ پڑھنے کی طلب رکھتا ہے کہ وہاں سے اس کے علوم کی تحصیل و تکمیل

۲۔ مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ کے نزدیک کلمہ طیبہ کے تکرار کے دوران لا معبود، لا مطلوب اور لا مقصود تینوں تصورات پر توحید راسخ ہو جاتی ہے البتہ ابتدائے سلوک میں سالکین کو لا موجود کا تصور بھی سکھایا جاتا ہے مگر بعد میں اس تصور سے روک دیا جاتا ہے صوفیائے وجودیہ (رحمہم اللہ) کلمہ طیبہ کے تکرار کے دوران دائرہ نفی کو وسیع کرتے ہیں اور لا الہ ای لا موجود کے تکرار پر زیادہ زور دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی قوت خیالیہ پر یہ معنی نقش کالحجر کی مانند راسخ ہو جاتا ہے نتیجۃً وحدت وجود کا قول کرنے پر مصر ہوتے ہیں جبکہ صوفیائے مجددیہ (رحمہم اللہ) جانب اثبات الا اللہ کا دائرہ وسیع کرتے ہیں تاکہ مطلوب حقیقی کا استحضار غالب رہے غرضیکہ نفی اور اثبات دونوں ہی توحید کی اساس ہیں علامہ اقبال مرحوم کہتے ہیں

لا و الا برگ و ساز امتاں
نفی بے اثبات مرگ امتاں

نوٹ: فارسی اشعار کا منظوم ترجمہ کسی اور بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن کا اسم گرامی مستحضر نہیں رہا۔

Marfat.com

ہوری ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تحصیل علوم نہ کرو لیکن اس طریقہ سے کرنی چاہئے کہ تصور حقیقی کے حصول میں مانع نہ ہو اور قلبی توجہ اس جانب سے غافل نہ ہو کیونکہ دم واپسیں پر جب حضرت ملک الموت علیہ السلام کی پیشانی ظاہر ہوگی۔ حاصل کردہ تمام علوم ومعارف یکسر محو ہو جائیں گے اور تحقق سرِ وحدت اور محبتِ مطلوبِ حقیقی جو حقیقتِ انسانی سے متحد شدہ ہے، کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔

کسی درویش سے لوگوں نے کہا کہ اپنے وہبی کمالات میں مغرور فلاں شخص کہہ رہا ہے کہ مجھے کسی مردہ اور زندہ کی احتیاج نہیں ہے اس درویش نے فرمایا سبحان اللہ! یہ کیسی طبعی غفلت اور حجابی کثافت ہے کہ دیرینہ مرض پر اُسے آگاہی نہیں۔

اس کے علاج کی صورتوں میں سے آسان ترین صورت یہ ہے کہ وہ اپنے کمالات اور مونچھیں جن کی افزائش و آرائش میں اس کی عمر گذری، عزت و منزلت جو مقام ابرو تک پہنچائی، کو مقراضِ اعراض سے تراش ڈالے، لمبی چوڑی دستار جس کی ہستی کا بوجھ گردن پر رکھا ہوا ہے کنیزوں اور بوڑھی عورتوں میں تقسیم کردے، لباسِ فاخرہ کو خواجہ سراؤں کے کارخانہ بھیج کر چیتھڑے پہن لے، برہنہ سر ہو کر اخروٹوں سے معمور جھولی گردن میں ڈالے، گلوں بازاروں میں گشت لگائے اور ان اخروٹوں کو لڑکوں کے ہاتھوں بطور اُجرت تھماوے تاکہ ان کے طمانچوں کی ضربیں اس کی رعونت کو اس کے دماغ سے نکال دیں اس کی انانیت کی جلد کا موٹاپا کم ہو جائے، وہ سوئے کے ناکہ میں دخول کی صلاحیت پاکر حقیقتِ فقر سے متصف ہو جائے۔ ان تمام چیزوں کی بدولت وہ ذلت کے چہرے کو عجز و نیاز کی خاک پر رکھے اور ظلمتِ ہستی اور رعونتِ خود پرستی سے پناہ ڈھونڈے۔ شاید کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنی عنایت بے علت سے اُسے اس کثیف و غلیظ حجاب سے خلاصی ارزانی فرمائے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس معاملہ سے اس کی رعونت کا حجاب مزید بڑھ جائے جو پہلے سے بھی زیادہ کثیف ہو۔

Marfat.com

دوسرے سالک کو چاہئے کہ صحبتِ اضداد سے اجتناب کرے۔ خصوصاً اس جماعت کی صحبت سے جو نورِ ایمان سے دور اور ظلماتِ طبیعت سے مسرور ہے اور فیض دہی اور نور بخشی کا دعوی کرتی ہے۔ نیز لباسِ فقر اور ادعائے علم میں کذابی، خرابی اور قلابی میں عمر ضائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان کے ناپاک عقائد کی خباثت اور ان کے مکروں کی شرارت سے پناہ میں رکھے۔

درج ذیل رباعی سلسلہ خواجگان نقشبندیہ کے خلفاء میں سے ایک بزرگ (حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف منسوب ہے

با هر که نشستی و نشد جمع دلت
و ز تو نرمید زحمتِ آب و گلت
زنهار ز صحبتش گریزاں می باش
ورنه نکند روحِ عزیزاں بحلت

اس قسم کی باتوں کے کہنے اور لکھنے میں اس فقیر کا طریقہ نہ تھا مگر ایک حسین وقت میں خواجگان کرام کی جانب سے بوئے اخلاص مشامِ ذوق تک پہنچی جوان معارف کی تقریر وتحریر کا باعث ہوئی۔ رباعی

با ایں همه بے حاصلی و هیچ کسی
در مانده بپارسائی و بوالهوسی
دادیم ترا ز گنجِ مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

منظوم ترجمہ

با وجود اس جہل و نادانی کے ہم مدعی ہیں زہد و دینداری کے ہم
کام اس نکتہ سے لے اے دیدہ ور! رہ گیا ہوں گرچہ میں خود بے خبر

حصہ فارسی

Marfat.com

منقبت

تو نقشِ نقشبنداں را چہ دانی
تو طفلی کارِ مرداں را چہ دانی
گیاہِ سبز داند قدرِ باراں
تو خشکی قدرِ باراں را چہ دانی
ہنوز از کفر و ایمانت خبر نیست
حقائق ہائے ایماں را چہ دانی

(قدوۃ الاخیار حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

رسالۂ در بیان توحید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال الشیخ الامام العالم المحقق العارف

ابو یعقوب یوسف بن ایوب الهمدانی۔ قدس روح العزیز

توحید گفتن و شنودن آن کس را مسلم بود که، محقق حقیقتِ توحید بود، وهم نه محقق حقیقتِ توحید بود: که حقیقتِ توحید محتجب است از خلق آسمان و زمین بصورتِ توحید ایشان واز عامۂ مؤمنان محتجبست بصورت توحید نفس ایشان، واز خاصۂ مؤمنان محتجبست بصورت توحید قلب ایشان، واز عامۂ مقربان محتجبست بصورت توحید سرِایشان ، واز خاصۂ مقربان محتجبست بصورت توحید جان ایشان ، واز عامۂ پیغمبران محتجبست بصورت توحید غیب ایشان ، وازخاصه پیغمبران محتجبست بصورت توحید غیب غیب ایشان است

عامۂ مؤمنان که موحدان اند، بصورت توحیدنفسانی موحدانند، نه بحقیقت توحید وخاصۂ مؤمنان که موحدانند بصورت توحید قلبی موحدانند نه بحقیقت توحید وعامۂ مقربان موحدانند بصورت توحید سری موحدانند نه بحقیقت توحید و

Marfat.com

خاصۂ مقربان که موحدانند بصورت توحید جانی موحدانند نه بحقیقت توحیدوعامۂ پیغمبران که موحدانند بصورت توحید غیبی موحدانند نه بحقیقت توحید: وخاصۂ پیغمبران که موحدانند بصورت توحید غیب غیبی موحدانند نه بحقیقت توحید: حقیقت توحید در جملۂ این صورتهاست، ونه صورتست ونه توحید صورتست وصورت توحید است، زیراکه در صورت، توحید، صورت توحید است بی صورت توحید ودر توحید صورت توحید صورتست بی توحید ـ صورت حقیقت توحید بی اشارت و علامتست وبی بیان وبی عبارت است، بی عیان وبی رؤیت است وبی برهان وبی معرفت است زیراکه حقیقت توحید در اشارت و علامت اشارت، (و) علامتست، ودربیان و عبارت، بیان و عبارتست و درعیان و رؤیت عیان و رؤیتست: ودربرهان ومعرفت، برهان معرفتست، اشاره و علامت پردۂ توحید است، نه توحید است، و بیان و عبارت کسوت توحید است، نه توحید است و عبارت و رؤیت حجاب توحید است نه توحید است.

مثال توحید، چون حرارت و نور است در آتش و آفتاب، هم آتش و آفتابست، وهم نه آتش و آفتابست، هم عین آنست وهم آفتابست و هم غیر آتش است وهم غیر آفتابست، هم صفت آتش و آفتابست و هم نه صفت آتش و آفتابست، هم فعل آتش و آفتابست وهم نه فعل آتش آفتابست هم ذات و هم صفات و هم فعلست، ونه ذات ونه صفات ونه فعلست توحید موحدان حرارت و نور واحدی ایشانست

Marfat.com

هم عین ایشان است و هم غیر ایشان است، هم مفعول و فاعل ایشان است و نه، نه عین ایشان است و نه غیر ایشان است، نه صفت ایشان است و نه ذات ایشان است نه فعل ایشان است و نه مفعول ایشان است و نه فاعل ایشانست

مثال توحید، چون لین و طراوت و ملابست در آبست، عین آبست و غیر آبست و صفة آبست و فعل آبست و فاعل آبست و مفعول آبست نه عین آبست و نه غیر آبست، نه صفت آبست و نه فعل آبست و نه فاعل آبست و نه مفعول آبست

وهمچنین، مثال توحید چون کدورت و خشونت و صلابت در خاکست، عین خاکست و غیر خاکست، وصفت خاکست و فعل خاکست و فاعل خاکست و مفعول خاکست و نه عین خاکست نه غیر خاکست و نه صفت خاکست و نه فعل خاکست و نه فاعل خاکست و نه مفعول خاکست

همچنین، توحید موحد هم عین وی است، و هم غیر وی ست و هم صفت ویست و هم فعل ویست و هم فاعل ویست و هم مفعول وی ست، و نه عین ویست و نه غیر ویست و نه صفت ویست و نه فعل وی ست و نه فاعل وی ست و نه مفعول ویست

اینست بیان توحید بر مقدار عقول عامهٔ خلق، و این است بیان نبود خلق در نمود خلق، و اینست بیان ظهور حق با بطون حق: "تمت الرسالة بعون الله تعالیٰ"

Marfat.com

رساله در آداب طریقت

(حضرت یوسف الهمدانی قدس سره)

مریدی که از صحبت پیری محروم بود باید که هر روز مقدار هشت ورق از سخن این طایفه مطالعه کند تا آن سخن سبب حیوة دل او شود پس باید که راه وروش خود را بچهار رکن بنا کند رکن اول ریاضت نفس و تفصیل او دراز است وحاصل آنست که خوردن و خفتن و پوشیدن بمقدار حاجت بود نه بمقدار شهوت اگر شبانه روزی یکبار کفایة افتد البته دوبار نخورد و اگر بمقدار ثمن کفایه أفتد سیر نخور دو گرسنکی اصلی عظیم است وهر که راه خود را نه براین اصل کند غالب آنست که باز افتد وتباه شود بحکم انکه تا نفس منقاد نشود وشیطان دور نگردد وخیال دنیا از پیش دیده محو نشود و شهوات نمیرد این مقصود بر نیاید وتا مدتی دراز گرسنکی را پیشه وحرفه نساز د این معانی البته بحاصل نیاید و دیگر ریاضت عزلت است و أو را شرایط بسیار است این جزو شرح آن احتمال نکند وخلوت وعزلت مبارکست ویکی از ثمرها نگاه داشت خاطر ماند وپس جمعیت خاطر جز در خلوت نبود و دیگر انواع ریاضت کم خوابیست که خواب عمر را ضایع کند وتن را سست کند ونشاط کار ببرد و امام غزالی رحمه الله گوید مرد باید که شبانروزی هشت

Marfat.com

ساعة پیش نخسپد که هرکس چنین کند دودانک عمر ضایع کرده
باشد و پس بود که عمر عزیز دودانک ضایع شود. و خوردن و خفتن که
بشرایط بود زیان کم تر دارد و شرائط وی بسیار است اول درجه
آنست که خوردن بحاجت بود بوقت گرسنکی بر طهارت بود باهم
کاسهٔ اهل بود لقمه خورد بگیر دو خوردن باشره نبود و هیچ لقمه بی
ذکر حق نخورد و دست و دهان شستن هر آینه نگاه دارد و اما خفتن
باید که بطهارت بود و معده پر نبود و بوقت خواب دعاها ماثوره که
آمده است برخواند و صلوات و ذکر میگوید تا همچنان در خواب
شود و چون بیدار شود برخیزد و ابتدا بذکر حق کند دوم بطهارت
سوم بنماز و جهد کند تا سپید دم خفته نباشد رکن دوم آنست که باید
که لقمه و خرقه از حلال باشد و با لقمهٔ حرام نور دل راست نیاید و
با جامهٔ حرام صفا و لذت عبادت صورت نه بندد و شیخ جنید
میگوید قدس سره بصفاء الطعم والمسکن یصلح الامر کله و این
معنی از برای آن گویند که مرید راه حق و روندهٔ راهِ آخرت را از
مشغولها زیادتی فراغت و آزادی باشد و بمال اندک پسند کرده
باشد و لابد آدمی باین سه چیز ست خرقه و لقمه و مسکن چون این
سه پاک باشد و حلال بود جمله کارها او نیکو بود همچنانکه از حرام و
معصیت احتیاط و پرهیز واجب ست از صحبت و مجالست حرام
خوران و فاسقان اجتناب میباید کرد هل از صحبت کسی که بر راه
نیست و در راه نیست دوری باید کرد رونده را هیچ چیز از راه چنان
نیفگند که صحبت نا اهل و این معنی مشاهد و ظاهر و مبرهن است و

Marfat.com

هرکه قدم سبیل شرع راسب ننهد متابع دیواست هرچند بروزی هزار کرامات ازوی دیده شود وهرکه برخلاف سنت چیزی اعتقاد کند راه‌زنست هرچند علوم عالم حفظ دارد رکن سوم مجاهده است ومجاهده حرب بود بادشمنان باطن چون دیوودنیا ونفس بدفرمای بدانکه نفس و شیطان ودنیا برراه گذر اختیار وارادت بنده نشسته اندتااورا از راه دین برگردانند شیطان وسوسه میکندوبرمعصیه می خواهدونفس حیله میکندو بمعصیت میخواهدودنیا خود رادر دیده تومی آراید و بخدمت خود میخواهد ومجاهده آنست که بردروازهٔ دل خود که محل اختیار وارادت ست می نشیندومواقیت میکند تاچه بخاطر ش اندر آید اگر خاطر معصیت است داندکه شیطان آورد بدفع آن مشغول شودو دفع آن آن بود که بصدق وحضور بدرگاه حق التجاکند وآنجا باز گردد و از استعانة بدرگاه حق سپر سازدودر مقابله شیطان ثبات کند دفع شود واگر خاطر شهوانیست که دروی راحت وهواء نفس است هم بدرکا گریزدورنجی بنفس خود رساند چون گرسنکی وشب بیداری یا پیاده رفتن بسفر خیری یاکاری کردن در ملاء خلق که اورا عار و نفرت وشکستگی بود چون خصم راضعیف کردی وسلاح ازوی بستانی حرب کردن بروی آسان تر بود سلطان العارفین بایزید بسطامی را قدس سره گفتند بزرگ ترین بلا که حق درین راه برتو نهادچه بود گفت گویم طاقت شنیدن ندارند گفتند خوردترین بلاچه بود گفت طاقت ندارید گفت خورد ترین بلاکه تو باخود کردی چه بود گفت انکه نفس خود را بطاعت

خواندم اجابة نکرد و یک سال آب ازوی باز گرفته ام و مشائخ گفته اند اگر صد ہزار و بیست ہزار و چہار ہزار پیغمبر را بر نفس خود شفیع آری تاکاری نکنی سودندارد و قبول نکند چون گرسنگی و برهنگی بروی کاری همه مقصود بحاصل آید و حاصل آنست که روش راه شریعت و بسیاری طاعت و نیکی بی عبادت در خلاف کردن شیطان است و روشنی راه آخرت در خلاف کردن و قرب و کرامت حق و مشاہدۂ جلال و جمال و معرفت حقائق صفات و ذات او و کشف اسرار و تجلی انوار جمله در مخالفت نفس است پس حاصل آنست که دنیا حجاب آخرت است و شیطان حجاب شریعت است و هستی آدمی حجاب ضعیف است اگر مجاہده درانداختن دنیا بودو محوکردن خیال وی بود از دل و سینه هر آنیه جمال آخرت روی نماید واگر مجاہده درشکستن نفس بود و مخالفت هوائے وی هر آنیه مشاہده ذات و صفات ذوالجلال بدید آید وچون ارباب مذاهب و علماء و سلف صالح رضوان الله علیهم اجمعین از وسواس شیطان حذر کرده اندواز معاصی و مخالفت خود را منزه داشته چندین هزار در حقائق و معانی و شرح بر ایشان کشاده شد تادر اصول و فروع عالمیان طفیل کشف ایشان اند قال الله تعالیٰ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا و بحقیقت خواطر در که باطن بدید آید چهار نوع است یکے وسواس دوم تسویل نفس سوم آراستن دوستی دنیا چهارم الهام ملک بعرفان خدائے تعالیٰ وشناخت این چهار نوع خاطر وفرق کردن میان ایشان جز بنوردل و نوردل جز بذکر الله حاصل

هرکه قدم سبیل شرع راسب ننهد متابع دیواست هرچند بروزی هزار کرامات ازوی دیده شود وهرکه برخلاف سنت چیزی اعتقاد کند راه‌زنست هرچند علوم عالم حفظ دارد رکن سوم مجاهده است ومجاهده حرب بود بادشمنان باطن چون دیوودنیا ونفس بدفرمای بدانکه نفس و شیطان ودنیا برراه‌گذر اختیار وارادت بنده نشسته اندتااورا از راه دین برگردانند شیطان وسوسه میکندوبرمعصیه می‌خواهدونفس حیله میکندو بمعصیت میخواهدودنیا خود رادر دیده تومی آراید و بخدمت خود میخواهد ومجاهده آنست که بردروازۀدل خود که محل اختیار وارادت ست می نشیندومواقیت میکند تاچه بخاطرش اندر آیداگر خاطر معصیت است داندکه شیطان‌آوردبدفع‌آن‌مشغول‌شودودفع‌آن‌آن‌بودکه‌بصدق‌وحضور بدرگاه حق التجاکند وآنجا باز گردد و از استعانة بدرگاه حق سپر سازدودر مقابله‌شیطان‌ثبات‌کنددفع‌شودواگرخاطرشهوانیست که‌دروی‌راحت‌وهواءنفس‌است‌هم‌بدرکاگریزدورنجی‌بنفس‌خود رساند چون گرسنکی وشب بیداری یا پیاده رفتن بسفر خیری یاکاری‌کردن‌در ملاء خلق‌که او را عار و نفرت وشکستگی‌بود چون خصم‌راضعیف‌کردی‌وسلاح‌ازوی‌بستانی‌حرب‌کردن‌بروی‌آسان تربود سلطان العارفین بایزید بسطامی را قدس سره گفتند بزرگ ترین بلاکه حق درین راه برتو نهادچه بود گفت گویم طاقت شنیدن ندارند گفتند خوردترین بلاچه بود گفت طاقت ندارید گفت خورد ترین بلاکه تو باخود کردی چه بود گفت انکه نفس خود را بطاعت

خواندم اجابة نکرد و یک سال آب ازوی باز گرفته ام و مشائخ گفته اند اگر صد ہزارو بیست ھزار و چہار ھزار پیغمبر را برنفس خود شفیع آری تاکاری نکنی سودندارد و قبول نکند چون گرسنگی و برھنگی بروی کاری ھمه مقصود بحاصل آید و حاصل آنست که روش راه شریعت و بسیاری طاعت و نیکی بے عبادت در خلاف کردن شیطان است و روشنی راه آخرت در خلاف کردن و قرب و کرامت حق ومشاہدۂ جلال و جمال و معرفت حقائق صفات وذات اووکشف اسرار وتجلی انوار جمله درمخالفت نفس است پس حاصل آنست که دنیا حجاب آخرت است وشیطان حجاب شریعت است وھستی آدمی حجاب ضعیف است اگر مجاہده درانداختن دنیا بودو محوکردن خیال وی بود از دل وسینه ھرآنیه جمال آخرت روی نماید واگر مجاہده درشکستن نفس بود و مخالفت ھوائے وی ھرآنیه مشاہده ذات وصفات ذوالجلال بدید آید وچون ارباب مذاھب و علماء و سلف صالح رضوان اللہ علیھم اجمعین از وسواس شیطان حذر کرده اندواز معاصی ومخالفت خود را منزه داشته چندیں ھزار در حقائق ومعانی وشرح برایشان کشاده شد تادر اصول و فروع عالمیان طفیل کشف ایشان اند قال اللہ تعالیٰ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و بحقیقت خواطر در که باطن بدید آید چهار نوع است یکے وسواس دوم تسویل نفس سوم آراستن دوستی دنیا چهارم الہام ملک بعرفان خدائے تعالیٰ وشناخت این چهار نوع خاطر وفرق کردن میان ایشان جز بنوردل ونوردل جز بذکراللہ حاصل

Marfat.com

نیاید قوله تعالیٰ واذا ذکر الله وجلت قلوبهم آلایه رکن چهارم در بیان ذکر بدانکه راه حقیقت را اگرچه عبادت وتقوی و ریاضت ومجاهده بسیارست تاذکر حق نبود کشاده نشود و خواجه علی خرقانی گفت ذکر مسور ولایت است هرکرا توفیق ذکر دادند ولایت دادند وهرکرا از ذکر معزول کرد از ولایت محروم کردند وذکر حقیقی است که بدل بود ولیکن رونده که بذکر دل رسد بس باید که مرید فضلهٔ روزگار خود را که از فرایض وسنن است فارغ آمده بهیچ چیز مشغول نکند جزبذکر اگرچه حق تعالیٰ را اذکار بسیارست ولیکن سلطان اسامی نام الله است ودیگر این چهار کلمه برگزیده حق است سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر زیرا که سبحان الله تسبیح است والحمد لله تحمید است ولا اله الا الله توحید والله اکبر تکبیر است ازین کلمات هرکدام اختیار کنند نیکو آید و لیکن بیشترین روندگان لا اله الاالله را اختیار کرده اندکه برنده از علایق وعوایق این کلمه است ورساند بحقائق وطرایق این کلمه است و بردار زن حجاب اوست پس باید که درهرشبان روزی چند ساعت معین کرده بود رونده راکه تنهادرخانه به نشیند روی در قبله برطهارت پاک وجامه پاک وتعظیم وحرمت دیده فراکند واین کلمه را میگوید و مدِ لا اله الا الله را دراز تر میکشد وزیردست باطن خود میدارد و هرخیالی و هوسی وچیزی که جزویست وجز حق است حق در پیش دل او آید باین کلمه دفع ومواظبت نماید برگفتن این کلمه حقیقتش چنان شود که درقرآن می فرماید الذین یذ کرون الله قیاما و قعودا و علی

Marfat.com

جنوبهم چون مدام ذکر گوی شد حجاب وظلمت وخیال از پیش برخاست آنگاه سحاب ولطف اورا فراهم گیرد وباران فضل باریدن گیرد وباد لطف وسعادت ورزیدن آید آنگاه چیز هابی دیده اید و لطایفی شنیده آید از لذاتی چشیده آید که عبارت ازا ن قاصر آید آنست که گفته اند بیت

دردی که مرازعشق تومی هست

دا نستنیست و گفتنی نیست

رسالہ صاحبیہ

(حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الهی باخص صفاتک و بعزجلالک وبعظمة انبیاء ک وبدم شهدائک وبنفس اصفیاءک، نسألک زیادة فی العلم وبرکة فی الرزق و توبة قبل الموت ومغفرة عند الموت وراحة بعد الموت ونجاة من النار ودخولا فی الجنة وعافیة فی الدنیا والاخره۔

همی گوید بندۂ ضعیف ترین بندگان بارگاه احدیت ونحیف ترین شکستگان حضرت صمدیت، عبد الخالق بن عبد الجمیل، نزله اللہ بمقاصد السالکین ووصله بمقامات العارفین، آمین یارب العالمین : دراوان شباب ، که ہنگام غرور وایام سرور و غلبات هواجس نفسانی ووساوس شیطانی بود، ناگاه جذبۂ ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء (سوره ال عمران آیة: ٦٦) داعیۂ طلب در ضمیر این ضعیف پدید آورد وتقاضای "ان الله یحب معالی الامور" عزم برادران "اصحب مع الله " مصمم گردانید وملهم غیب برصحیفۂ خاطر این بیچاره بقلم رشد این نقش میکشید که: نیل این کرامات و یافت این دولت ورسیدن برین سعادت بی اقتدای بسالک محقق وبی

Marfat.com

اقتضای بمخدوم مرفق نخواہد روی نمود برقضیه صادقۂ" من طلب شیئاً وجدّ وجد" وبرنشانی "یهدی الله لنوره من یشاء" (سورة النور آیت:۳۵) سرارادت بر قدم آن ولی قبۂ ولایت و آن صفی کعبۂ هدایت، آن مرشد صمدانی، شیخ ابویوسف یعقوب همدانی نهادم، بامعتکفان-آستان ارادت و با ملازمان عتبه رفیعۂ جناب مودت آن دودمان حقائق روی براه آوردم و مدتی درین طریق مستقیم در متابعت آن سیاح بیدای طریقت وآن غواص دریای حقیقت، آن متابع شرع سید المرسلین وآن مکاشف اسرار غیبین ، ابویوسف یعقوب بن عبدالواحد بن عبدالباسط بن ظمظم بن باقربن محمد بن اسمعیل بن ابو حنیفة نعمان بن ثابت بن مرزبان بن شیث بن زید بن هرمزبن پرویز بن دارابن داراب بن کسری بن دار نوش بن اشکبوس بن ایزدیار بن کلباد بن بهوش بن نیارام شاه بن اردشیر بن بهمن بن اسفندیارین کشتاسب بن لهراسب بن طهماسب بن کیکاؤس بن کیقباد بن نوذرین منوچهر ابن ایرج بن فریدون بن جم بن جمشید بن بردبن طهماس بن هوشنک بن شیرهند بن جرجیس بن سام بن احنوس بن گیومرث بن شیث بن آدم علیه السلام قدم همت و متابعت ونیازمندی میداشتم - حضرت سلطان اولیاء این ضعیف بی بضاعت راو این فقیر بی استطاعت را بواسطۂ سپارش حضرت خواجه خضر علیه الصلوٰة والسلم، بتعلیم وتلقین ذکرداد ، مشرف گردانیدند، اکنون واجبست برهمۂ خلایق، ازپادشاه و وزراء و علما وزهاد و درویش، از خاص و عام، که متابع و مربی و مطیع این خواجه

Marfat.com

بزرگ، عالم ربانی شیخ ابویوسف یعقوب همدانی باشند ، زیراکه این عزیز بهیچ وجه مخالفت شرع حضرت محمد رسول الله، صلی الله علیه وسلم، نکرده اند و بموافقت صحابه وتابعین وتبع تابعین وسلف زندگانی کرده اند ودایم دربلدهٔ محفوظهٔ همدان ودر هر جاکه میبوده اند بر لفظ مبارک می رانده اند که : راه راست راه محمد رسول الله ست ، زیراکه خواجهٔ عالم فرموده اند که: یا اباهریره ، بیاموز مردمان راسنت مراوتوهم عمل کن، تاترا نوری باشند، روزقیامت، درخشنده،

چون اشارت حضرت رسول، علیه السلام، این بود شیخ بزرگ پاک روش اصحاب ومتابعان وملازمان خود را، که خواجه حسن اندقی وخواجه عبدالله برقی وخواجه احمد یسوی وخواجه علیانه وداعی فقیر، که عبدالخالق بن عبدالجمیلم وباقی درویشان، که بخدمت حاضر بودند، برجادهٔ شرع نبوی میخواندند و از هوی وبدعت ومخالفت شریعت واز طریق اهل فتنه وبطلان واز تقلید مقلدان نگاه می داشتند وروش این صدیق وعزیزان ایشان ازجمیع آفات پاکست ، نه رنگ تعطیل داردونه بوی تشبیه، بلکه محض نورهدایت ومعرفتست وحضرت شیخ ما برلفظ مبارک راندند که: این روش حضرت ابوبکر صدیقست، رضی الله عنه، قرنا بعد قرن بمارسیده است وتا قیامت باقی خواهد بود- پس برجمیع مومنان ودارندگان راه واجبست که متابع رای این برگزیده باشند و صحبت بااهل این خانواده دارند وسلوک براه ایشان کنند و از مجالست

Marfat.com

وموانست این طایفه دور نباشند ودر مقام شاهزاده قثم بن عباس (قثم بن عباس بن عبد المطلب هاشمی نخست از جانب عمش علی بن ابی طالب حکمران مدینه شد و پس ازآن در سال ۵۶ هجری که سعید بن عثمان والی خراسان شد با او بخراسان رفت وسرانجام درجنگی که بامردم ماورائ النهر می کردند در سال ۵۷ کشته شد و بگفته ای در سمرقند بگفته دیگر درمروبخاکش سپردند، اینک در سمرقند بنای بسیار زیبای مجللی هست که آنرا قبروی میدانند و معروف ترین زیارتگاه سمرقندست وهمانست که درمتن (مقام شاهزادۂ قثم بن عباس) گفته شده وازین جا پیدا است که درآن زمان هم معروف وزیارتگاه بوده است، فرهنگ ایران زمین: ۱۰) فرمودند که هر که باین روش عمل کند وباین تمسک جوید البته از جمیع ظلمات ایمن گردد واز موج دریای بدعت رهایی یابد۔

بعده بر لفظ مبارک راندند که: ای عبد الخالق، بدان که سلوک راه حق بردو قسمست: سلوک ظاهر وسلوک باطن۔

سلوک ظاهر آنست که درجمیع احوال حدود شرع رانگاه داشته آید وبوسع امکان محافظت کرده آید وازهوای نفس اجتناب نموده آید وقسم دوم که سلوک باطنست آنست که در تصفیۂ دل کوشیده آید وسعی بلیغ در محو صفات ذمیمۂ نفسانی نموده آید، که طهارت باطن اشارت ازین معنیست ودر ذکر دل جدوجهد بی حد کرده آید، تادل بذکرحق گویا شود و ابتدای این تلقین ذکر بدل حضرت ابوبکر صدیق، رضی الله عنه، بوده وازیشان بسلمان

فارسی رسیده و از یشان بجعفر صادق و از یشان بسلطان بایزید و از یشان بشیخ ابو الحسن خرقانی و از یشان بشیخ بزرگوار ابو علی فارمدی طوسی و از یشان بما رسیده است۔

این گفتند و سر مبارک در پیش افگندند، تا بانگ نماز پیشین برآمد، چون نماز پیشین گزارند بر لفظ مبارک راندند که : ای درویشان، اگر چه درین سلسله غیر ازین مخادیم عزیزان بوده اند، اما تخصیص این اکابر اعتبار آنست که اصحاب اساطین و کشف و عظمای مشاهدهٔ این سلسله ایشان بوده اند۔

بعده روی مبارک بطرف این فقیر کردند و بر لفظ مبارک درر بار راندند که : ای عبد الخالق، چون شیخ بزرگوار خواجه (ابو) علی فارمدی از دار فنا بدار بقا رحلت نمودند هر مشکلی که در شریعت و طریقت واقع می شد مرا، از روحانیت ایشان التماس میکردم و همان لحظه روحانیت خواجه کشف آن واقعه میکرد و آنچه از فواید این راه از خواجه علی کلان رسیده بود بسالکان راه و بنیاز مندان بارگاه الله می رسانیدم

بعده روی مبارک بطرف من کردند و بر لفظ مبارک راندند که: ای عبد الخالق هم چنانکه من خلیفهٔ چهارم خواجه علی کلان بودم تو نیز خلیفهٔ چهارم ما خواهی بودن: دیدم که چشمهای مبارکشان پر آب شده بود۔

بعده من سوال کردم که : بعد از شما خلیفه که خواهد بود؟ شیخ بر لفظ مبارک راندند که: بعد از ما خواجه عبد الله برقی خواهد بود

Marfat.com

و بعد ازیشان خواجه حسن انداقی و بعدازیشان خواجه احمد یسوی رحمة الله علیهم۔ چون خواجه احمد یسوی بولایت ترکستان سفر کند خلیفه تو خواهی بودن، زنهار بر جادۂ شرع حضرت محمد رسول الله، باشی واز حد شرع ذره ای تجاوز نکنی وهر کرا بینی که مخالفت شرع میکند منع کنی والله تعالیٰ اعلم۔

بتاریخ روز چهارشنبه یازدهم رمضان سنه ۵۰۴ اربع و خمس مأیه بود که سنجر بن ملکشاه نامه بقاسم بن جوکی بسمرقند فرستاد ودر آن نامه نوشته بودکه: حضرت شیخ الاسلام و المسلمین خواجه علی بن محمد و قاضی علاؤالدین عمر و خواجه عمادالدین وامیر عبدالوهاب وخواجه دهقان وشیخ بکرالدین و شیخ عزالدین وشیخ ابوالقاسم بن یوسف وشیخ لالای چاکر وشیخ محمد، رحمهم الله، بزرگان بلدۂ سمرقند معلوم فرمایند که: شنیده میشود که آن خواجه سبحانی، شیخ ابویوسف همدانی، بکمال سن رسیده اند، مارا فرصت رفتن بدان طرف نیست، از جهت سلیمان شاه که بلشکر بسیار بدین طرف متوجه شده است وولایت را نمیتوانیم گذاشتن ورفتن واز برای خرج خانقاه درویشان بقاسم بن جوکی پنجاه هزاردینار فرستاده شد، باحتیاط بسیار ازوجه حلال۔ باید که فاتحه در کارما فرمایند۔ توقع کلی آنست که سند حضرت شیخ رانوشته برای ما فرستند ، زیراکه شنیده میشودکه روش حضرت شیخ همچون روش صحابه است، رضوان الله علیهم اجمعین ۔ البته البته این رامهم دانند وداعی را باین دولت مشرف

Marfat.com

سازند۔

بعده حضرت شیخ الاسلام بخدمت عزیزان بحجرهٔ خواجه عبدالله برقی آمدند و خواجه حسن انداقی را و خواجه احمد یسوی را، رحمة الله علیهم و خواجه شاه غاتفری را و خواجه علیانه را و خواجه اقهکم را و خواجه شمس الدین غاتفری را وشیخ محمد نظام الدین ماتریدی را و خواجه محمد را و خواجه کاروزن کلابادی را و خواجه محمود سوجی را و خواجه پل غاتفری را و ابو موسی را و امام یحیی غاتفری را و خواجه اسحاق را و امام سلمان عارف را و خواجه محمد جهله را و خواجه قریش را و خواجه آدم شاوداری را و خوجه رباط را و این فقیر عبدالخالق را جمع ساخته، قصهٔ سلطان سنجر را درمیان آوردند وهم چنان بجمعهم بخدمت درآمدند و قصهٔ سنجر بن ملکشاه ونذر او را بحضرت شیخ عرض کردند و سورهٔ فاتحة الکتاب درکار وی کردند۔ بعدازآن برلفظ مبارک راندند که: ای درویشان، ازما چه چیز دروجود آمده باشد که آنرا بسنجر توانیم فرستادن ، بغیر سهووخطا ویدی؟ بعده خواجه علیانه فرمودند که: ای بزرگوار، التماس درویشان ازشما اینست که اجازه فرمایید، بعده شیخ ما برلفظ دربار راندند که: هر چیزی که موافق شرح محمد رسول الله ست ازما دیده باشید بنویسید۔

ودرتاریخ روز سه شنبه بیست و هشتم ذوالقعده سنهٔ اربع وخمس مائه بود که ازحیوة شیخ ما هزار ونه ماه وبیست وشش روز گذشته بود و مولود شیخ ما در روز دوشنبه دوم ماه صفر ختم بالخیر

Marfat.com

والظفر بوده است وسی وهشت حج پیاده گزارده بودند وهزار ختم
قرآن بقراءة حفص در مصحف خوانده بودند وهفتصد پاره کتاب از
تفاسیر واحادیث وفقه و اصول و فروع و کلام حفظ داشتند و
دویست وسیزده مشایخ را دریافته بودند واکثر اوقات روزه دار
بودند و شب و روز ببندگی حق سبحانه و تعالی، مشغول بودند،
هشت هزار بت پرست را مسلمان ساخته بودند وآنهاکه از گناه توبه
کرده بودند و در راه در آمده بودند شمار ایشان را کسی نمیدانست
وپای مبارک ایشان از طرف کوتاه بود وبرروی مبارک ایشان داغهای
آبله بود و محاسن مبارک ایشان دراز بود ومیگون وبسی لاغر بودند
وهر کرا دید ندی خواجه گفتندی و سفر بسیار کردندی و لباس
ایشان پشمینه ومله بود و خورش ایشان نان جوونان ارزن وروغن
تخم بود و در چهل شبانروز یک بار گوشت مرغ خوردندی و گوشت
شتر وگوسفند گاه گاه خوردندی وسر موزه دوزی ودهقانی کردندی
وهرچه خدای تبارک و تعالی، دادی بفقراء و بیوگان و یتیمان و
غریبان و بمساکین صاحب عیال دادندی ودر مدت حیوة خود
دریوزه نکردندی واصحاب رانهی کردندی ودایم متوکل بودندی و
بعمارت دنیا اشتغال ننمودندی واگردیگری کردی منع نکردندی
ودرهر سال چهل روز احتساب کردند وبخانه پادشاه و اکابر
نرفندی وهفتاد پنج سال مجرد بودند ودربرج چشم ایشان شوخی
بود، بعد وفات ایشان در آن شوخ اشتباه واقع شد، بعضی گفتند
بطرف راستست وبعضی گفتند بطرف چپست وچشم مبارک

ایشان نمکین بود وهرگز نظر برروی نامحرم وپسرینه باختیار نکردندی ودردهم رجب، عظمها الله حرمة، بسمرقند آمدند، باذن حضرت خواجه خضر علیه السلام وآواز خوش داشتند ومیانه بالا بودند وانگشتان مبارک ایشان دراز بودو ترکی نمیدانستدی واکثر اوقات نعلین پوشیدندی وجامهٔ دربه ناک پوشیدندی واز اصحاب هرکه جامهٔ دربه ناک پوشیدی اورا دوست داشتندی وتعظیم و توقیر کردندی ودرمدت حیوة خودپای مبارک دراز نکردندی وگریان بودندی از خوف حق تعالیٰ وشیرین زبان بودندی وسخن را تبسم کنان گفتندی واز گرسنگی وریاضت پشت مبارک ایشان خم شده بود ذکر علانیه نگفتندی ومرید بسیار گرفتندی ودرزمان ایشان ذکر علانیه نبود، شیخ شیخ خودرا، که شیخ ابوالحسن خرقانیست ، دیده بودند ومولودایشان از همدان بود، از محلهٔ غنمیه و پیاده بسیار رفتندی و درشب جمعه و در شب پنجشنبه وشامهای عید بزیارت بزرگان احیا کردندی و از هر مسافری، که ازولایتی آمدی، پرسیدندی که از کدام ولایتید و درآن ولایت از درویشان کیانند و آنهاکه درپرده اند نامهای ایشان چیست، ودایم اعضای مبارک ایشان درعرق بودی، بجهت ذکردل، که نفس گرفته گفتندی ودرعقب ادای هر فریضه یک سی پاره قرآن خواندندی، بغیر اورادکه داشتندی وازین منزل که آسوده اند، که محلهٔ خوش رودستست، ازمحلات غاتفر، تابمسجد جامع ختم قرآن کردندی واز مسجد تا بخانهٔ خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی سورهٔ

Marfat.com

بقره را ختم کردندی و در محل بازگشتن تا بمسجد سوره آل عمران
ختم کردندی و از مسجد شیخ ما تا بحجرهٔ این درویشان صد و هفت
قدم بود و در هر رکعت نماز یک سی پاره قرآن خواندندی و گاه گاه روی
مبارک بطرف همدان کردندی و بسی گریستندی و از خداوند تعالیٰ
فرزند پسرینه و صالح خواستندی و دایم بوعظ خواجه عبد
الرحمن ده مردهٔ علیانگی بنشستندی و در زمستان موی مبارک کم
تراشیدندی و عصا و جرسدان سلمان فارسی ایشان بودی و چون
ماه نو دیدندی موالی سمرقند را طلبیدندی و دعوت دادندی
با ایشان بحث علم شریعت کردندی و بزرگان سمرقند از صحبت
ایشان دور نبودندی و صحبت با خواجهٔ زنده دلان، خواجه
خضر علیه السلام، داشتندی، تیر نیک انداختندی، ملک و اسباب
نخریدندی، مصحف و سجاده و شانه و مسواک و خوشبوی و
رویمال بخود داشتندی و از برای درد چشم و ریشها دارو و مرهم
ساختندی و از برای تب تعویذ دادندی و هر گاه که جته و توقماق آمدی
با ایشان حرب کردندی و دایم با طهارت بودندی و نماز جمعه و
جماعت بهیچ عذر ترک نکردندی و از هر که جفا بیشتر دیدندی وفا
بیشتر کردندی و آش خود پختندی و جامه خود شستندی و اگر جامه
دریدی خود دربه کردندی و پختهٔ بازار نخوردندی و عمامهٔ کلان
بستندی و فش کلان گذاشستندی و آستین جامه فراخ و کوتاه
داشتندی و جامه بصابون کم شستندی و بلند نخندیدندی و
نصیحت و لقمه از کس باز نداشتندی و سخن نرم گفتندی و براه نرم

Marfat.com

رفتندی ، صلوات و استغفار بسیار گفتندی و نماز و تروتهجد و تسبیح قرین گزاردندی ودعا بسیار کردندی واصحاب را نیز دعا بسیار فرمودندی و اظهار کرامت و ولایت نکردندی و هرکه ازمومنان طلبیدندی رفتندی و هیچ کس راو هیچ چیز را تحقیر و تصغیرو اهانت نکردندی وبرهیچ کس فخر نکردندی وبزیارت اهل قبور بسیار رفتندی ودر گورستان پای برهنه رفتندی و براهل قبور سلام کردندی و آیت ها ودعاها، که آمده است، خواندندی و نان بسرکه بسیار خوردندی ودعای سیفی و قصیده برده وچهل اسم اعظم و آیات قرآن بسیار خواندندی وبشب محاسن راشانه بسیار کردندی وفایده بسیار فرمودندی و براسب کم نشستندی و خرو شتر برنشستندی وببازار کم رفتندی وفضیلت چهار یار بسیار گفتندی واز مناقب ایشان حکایه کردندی وحلال خوران و حلال کوشان را دوست داشتندی ومرگ و قیامت راوجان دادن را سوال گوررا وزنده شدن راونامه خواندن وترازوگاه راوگذشتن از صراط بسیار یاد کردندی وگریستندی وخلق را بحلال پوشیدن وحلال کوشیدن ترغیب کردندی و بامؤمنان طعام در یک ظرف باهم خوردندی و پیش از طعام و بعد از طعام دستهاشستندی وابتدای طعام بنمک کردندی وانتها نیز بنمک کردندی و کلمهای کفررا بیان کردندی که : اللهم انی اعوذبك من ان اشرك بك شیئا وانا اعلم واستغفرك لما لااعلم انك انت علام الغیوب، بسیار گفتندی وبعد ازنماز یٰس را ختم کردندی وترک نکردندی و روز آخر جمادی الثانی

Marfat.com

معه ماه رجب پیوسته روزه داشتندی و ترک نکردندی و بظرف مسین ونقره گین و زرین غسل و طهارت نکردندی و با مردم قلب و مدبر و فاسق و مبتکر و بدگوی و حیله جوی و ظالم و آزارندهٔ خلق و پدر و مادر و جنگ کرده و مبتدع و بدمذهب و بی نماز و ما لایعنی گوی و چاپلوس وقلاب و سود خوار و دروغ گوی و بی پرهیز و بازاری و حرام خوار و لقب مانندہ و قضیه و دعوی خلق را بر خودگیر نده و بحیله و تیز زبانی و تدبیر از جهت دنیوی حق را نا حق کننده و خود را در میان مردم مومن و زاهد و پارسا و سنی و درویش و عالم و متقی و عابد و امر معروف و نهی منکر کننده و خود را نیک نماینده و ظاهر خود را بشرع آراینده و نزد مردمان از جهت طلب حرمت و عزت دنیا، این چنین کسان را در صحبت خود توبه دادندی و اگر قبول نکردندی دشمن داشتندی و از مجلس خود راندندی و نان ابا آب کم خوردندی، فاما نان خشک خوردندی و من نگفتندی و اگر حاجت شدی چهارده سیر گفتندی ـ کسی را ای سگ و خوک و بدبخت و لعنت بر تو و بی دولت نگفتندی ـ چه سرماست و چه گرماست نگفتندی و حمام نرفتندی و کسی را دعای بد نکردندی و هر مؤمنی که پیش آمدی سلام کردندی و از برای همه کس برخاستندی و دایم متفکر و غمزده بودندی و حساب عدلی ندانستندی و خط خوب نوشتندی و موی لب خود و اصحاب را پست گرفتندی و وحدت و عزلت گزیدندی و آش را اکثر اوقات یوغان بی روغن خوردندی و دایم با مجاهده و ریاضت بودندی و طعام مردم نخوردندی و از صحبت خلق رمنده بودندی و

Marfat.com

موزهٔ سیاه پوشیدندی ودستار بطور دانشمندان بستندی وفش را درمیان دوکتف گذاشتندی وکلند نیک زدندی ومردبیکار و مفت خواروتن پرور را دوست نداشتندی وعلم طب بیان کردندی ودر راه رفتن بهرطرف نیک نگریستندی ودرمجلس سخن بهمه کس گفتندی ودرمجلس و خانقاه ، چون در آمدندی ، بپای راست در آمدندی وچون بیرون آمدندی بپای چپ بیرون آمدندی و طعام بدست راست خوردندی و سر برهنه نماز نگزاردندی و طعام نخوردندی و قرأة بلند نخواندندی واگر روزی صدبار طهارت ایشان شکستی باز طهارت کردندی وبیک ساعت بیطهارت نبودندی بمسجدها و صحراها و محلها و قریها و کوه ها بسیار رفتندی وباساکنان وباشندگان آن مواضع، از ترک وتاجیک وعرب و از خواجه ودرویش و غلام وبازاری و پاده بان وگله بان وشتربان و باآشنا وبیگانه، فرایض و واجبات و سنن و مستحبات وآداب ، از حلال و حرام و مباح و مکروه و از حیض و نفاس و استحاضه و مستحاضه و معاملات، از خریدن وفروختن، بیان کردندی و باشیدندی وبا ایشان بقدر وسع طاقت آموختندی و از هرکه اندک نیکویی دیدندی دوچندان عوض گردانیدندی و دایم بخود خرما و مویزوکلیچه نگاه داشتندی وبهرکه رسیدندی بوی دادندی ودرپیش شیخ خویش سخن نگفتندی ودرمزرعه مردم راه نرفتندی ونماز را دراز نکردندی وکارخانهٔ خود خود کردندی و آسیا خود رفتندی و دربهار گشت بسیار رفتندی و نماز صبح واشراق و اوابین و تهجدو

استخاره ترک نکردندی وشهید شدن را دوست داشتندی و صدقه دادندی و زکوة دادندی و اعتکاف نشستندی و قربانی کردندی و برده آزاد کردندی واز وعید ترسان بودندی و با وعده امیدوار بودندی ودر دلها حبیب بودندی وبصدق وصفا بودندی وباخلاص بودندی وباحلم وسخا بودندی واز خداوند شاکر بودندی وهرگز از خداوند شکایت نکردندی و بقسمت حق تعالٰی راضی بودندی و دایم دراستعداد مرگ بودندی وبرهمه خلایق مهربان بودندی و پیران تعظیم کردندی ونارسیدگان را نواختندی وامانت را نیک نگاه داشتندی وصلهٔ رحم را بجای آورندی، ازهر خطری پناه بخدای بردندی ودایم درطلب آخرت بودندی واز خدای تعالٰی توفیق طاعت خواستندی و همسایه ها را رعایت کردندی وراه از موذیات پاک داشتندی و در ایمان خودبشک نبودندی و "مومنم حقا" گفتندی و جماعت مسلمان راخلاف نکردندی و نماز را درپس هر نیک و بد گزاردندی وهیچکس را ازاهل قبله کافر نگفتندی وبرجنازه خرد و بزرگ نماز گزاردندی و "تقدیر نیکی و بدی همه ازخدایست" گفتندی و برپادشاه مطیع بودندی و "ایمان عطای خدایست" گفتندی و "بنده باهمه جلالت وکرامات مخلوقست" گفتندی و "قرآن کلام خداوند ست بخلق،، گفتندی و "عذاب گور حقست و نکیرومنکر حقست، گفتندی و "ازدعای زندگان مردگان را نفعست و شفاعت رسول و معراج او حقست، گفتندی و "نامه خواندن و صراط حقست" گفتندی و "ده یار بهشتی اند" گفتندی و "کافر دایم

در عذابست" گفتندی و "آنکه خدای تعالٰی میخواهد، گفتندی و "دراستخوان مرده آتش چنانست که درسنگ" گفتندی، "دیدار خدایتعالٰی حقست"گفتندی و "عقل انبیاء برتراز عقل اولیاءست "گفتندی و "کرامات اولیاء حقست"گفتندی و "مرتبۂ انبیاء برتراز مرتبۂ اولیاءست"گفتندی و "عقل مومنان برتراز عقل کافرانست" گفتندی و "حق تعالی داناست بحقیقت وتواناست بقدرت"گفتندی و "خلق پنج فریقند: مؤمن و کافر و منافق وگنهگار و مشرک، ایمان حقیقت است نه مجاز"گفتندی خصمان را خوشنود کنید، گفتندی وتوفیق بافعل برابر است گفتندی و "آیمان یک چیزست بردو جوارح" گفتندی وخدا یتعالی بهیچ چیز نماندو هیچ چیز بخدا تعالیٰ نماند و خداتعالیٰ برمکان نیست ودرمکان نیست آفرید گاراست ووی را به مکان حاجت نیست و کسب فریضه است و عمل نیک ازایمانست و ایمان طاعتست ونه هر طاعت ایمانست ونه هر معصیت کفرست وایمان انبیاء واولیاء و مؤمنان وصالحان و عاصیان وایمان جبریل همان وحدث امام را حدث بینند"گفتندی و "ایمان نکاهد و نیفراید وامر از محبان بسبب محبت نخیزد" واز خوف خاتمه ترسان بودندی وسنت آن بودکه زفرفرموده بودو جماعت آن بودکه ابوحنیفه رحمه الله واصحاب او بر آن رفته باشند وفقر وفاقه دوست داشتندی وازدرویشان کسان بودکه چاروق پوشیدندی و حضرت شیخ مسح فرمودندی ودر ابتدای طعام بسم الله گفتندی و در آخر طعام الحمد لله گفتندی "هوش در دم دارید و

Marfat.com

جنوبهم چون مدام ذکر گوی شد حجاب وظلمت وخیال از پیش برخاست آنگاه سحاب ولطف اورافراهم گیردوباران فضل باریدن گیردوبادلطف وسعادت ورزیدن آید آنگاه چیز هابی دیده اید و لطایفی شنیده آیداز لذاتی چشیده آیدکه عبارت ازا ن قاصر آید آنست که گفته اند بیت

دردی که مرازعشق تومی هست
دا نستیست و گفتنی نیست

Marfat.com

رسالہ صاحبیہ

(حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الھی باخص صفاتک و بعزجلالک وبعظمة انبیاء ک وبدم شھدائک وبنفس اصفیاء ک، نسألک زیادة فی العلم وبرکة فی الرزق و توبة قبل الموت ومغفرة عند الموت وراحة بعد الموت ونجاة من النار ودخولا فی الجنة وعافیة فی الدنیا والاخرہ۔

همی گوید بندۂ ضعیف ترین بندگان بارگاہ احدیت ونحیف ترین شکستگان حضرت صمدیت، عبدالخالق بن عبدالجمیل، نزله اللہ بمقاصد السالکین ووصله بمقامات العارفین، آمین یارب العالمین : دراوان شباب ، که هنگام غرور وایام سرور و غلبات هواجس نفسانی ووساوس شیطانی بود ، ناگاہ جذبۂ ان الفضل بید اللہ یؤتیه من یشاء (سورہ ال عمران آیة:٦٦) داعیۂ طلب در ضمیر این ضعیف پدید آورد وتقاضای "ان اللہ یحب معالی الامور" عزم برادران "اصحب مع اللہ" مصمم گردانید وملهم غیب برصحیفۂ خاطر این بیچارہ بقلم رشد این نقش میکشید که : نیل این کرامات و یافت این دولت ورسیدن برین سعادت بی اقتدای بسالک محقق وبی

Marfat.com

اقتضای بمخدوم مرفق نخواہد روی نمود برقضیه صادقۂ" من طلب شیئا وجدّ وجد" وبرنشانی "یھدی اللہ لنورہ من یشاء" (سورۃ النور آیت:۳۵) سرارادت بر قدم آن ولی قبۂ ولایت و آن صفی کعبۂ ہدایت، آن مرشد صمدانی، شیخ ابویوسف یعقوب ہمدانی نہادم، بامعتکفان-آستان ارادت و با ملازمان عتبہ رفیعۂ جناب مودت آن دودمان حقائق روی براہ آوردم و مدتی درین طریق مستقیم در متابعت آن سیاح بیدای طریقت وآن غواص دریای حقیقت، آن متابع شرع سید المرسلین وآن مکاشف اسرار غیبین، ابویوسف یعقوب بن عبدالواحد بن عبدالباسط بن ظمظم بن باقر بن محمد بن اسمعیل بن ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت بن مرزبان بن شیث بن زید بن ہرمز بن پرویز بن دارابن داراب بن کسری بن دار نوش بن اشکبوس بن ایزدیار بن کلباد بن بہوش بن نیارام شاہ بن اردشیر بن بہمن بن اسفندیار بن کشتاسب بن لہراسب بن طہماسب بن کیکاؤس بن کیقباد بن نوذر بن منوچہر ابن ایرج بن فریدون بن جم بن جمشید بن برد بن طہماس بن ہوشنک بن شیرہند بن جرجیس بن سام بن احنوس بن گیومرث بن شیث بن آدم علیہ السلام قدم ہمت و متابعت و نیازمندی میداشتم - حضرت سلطان اولیاء این ضعیف بی بضاعت راو این فقیر بی استطاعت را بواسطۂ سپارش حضرت خواجہ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلم، بتعلیم و تلقین ذکرداد، مشرف گردانیدند، اکنون واجبست برہمۂ خلایق، از پادشاہ و وزراء و علما وزہاد و درویش، از خاص و عام، کہ متابع و مربی و مطیع این خواجہ

Marfat.com

بزرگ، عالم ربانی شیخ ابویوسف یعقوب همدانی باشند، زیراکه این عزیز بهیچ وجه مخالفت شرع حضرت محمد رسول الله، صلی الله علیه وسلم، نکرده اند و بموافقت صحابه وتابعین وتبع تابعین وسلف زندگانی کرده اند ودایم دربلدۀ محفوظۀ همدان ودر هر جاکه میبوده اند بر لفظ مبارک می رانده اند که: راه راست راه محمد رسول الله ست، زیراکه خواجۀ عالم فرموده اند که: یا اباهریره، بیاموز مردمان راسنت مراوتوهم عمل کن، تاترا نوری باشند، روزقیامت، درخشنده،

چون اشارت حضرت رسول، علیه السلام، این بود شیخ بزرگ پاک روش اصحاب ومتابعان وملازمان خود را، که خواجه حسن اندقی وخواجه عبدالله برقی وخواجه احمد یسوی وخواجه علیانه وداعی فقیر که عبدالخالق بن عبدالجمیلم وباقی درویشان، که بخدمت حاضر بودند، برجادۀ شرع نبوی میخواندند و از هوی وبدعت ومخالفت شریعت واز طریق اهل فتنه وبطلان واز تقلید مقلدان نگاه می داشتند وروش این صدیق وعزیزان ایشان ازجمیع آفات پاکست، نه رنگ تعطیل داردونه بوی تشبیه، بلکه محض نورهدایت ومعرفتست وحضرت شیخ ما بر لفظ مبارک راندند که: این روش حضرت ابوبکر صدیقست، رضی الله عنه، قرنا بعد قرن بمارسیده است و تا قیامت باقی خواهد بود۔ پس برجمیع مومنان ودارندگان راه واجبست که متابع رای این برگزیده باشند و صحبت بااهل این خانواده دارند وسلوک براه ایشان کنند و از مجالست

Marfat.com

وموانست این طایفه دور نباشند ودر مقام شاهزاده قثم بن عباس (قثم بن عباس بن عبد المطلب هاشمی نخست از جانب عمش علی بن ابی طالب حکمران مدینه شد و پس ازآن در سال ۵۲ هجری که سعید بن عثمان والی خراسان شد با او بخراسان رفت وسرانجام درجنگی که بامردم ماوراءالنهر می کردند در سال ۵۷ کشته شد و بگفته ای در سمرقند بگفته دیگر در مرو بخاک سپردند، اینک در سمرقند بنای بسیار زیبای مجللی هست که آنرا قبروی میدانند و معروف ترین زیارتگاه سمرقندست وهمانست که درمتن (مقام شاهزادهٔ قثم بن عباس) گفته شده وازین جا پیداست که درآن زمان هم معروف وزیارتگاه بوده است، فرهنگ ایران زمین: ۱۰) فرمودند که هر که باین روش عمل کند وباین تمسک جوید البته از جمیع ظلمات ایمن گردد واز موج دریای بدعت رهایی یابد۔

بعده بر لفظ مبارک راندند که: ای عبد الخالق، بدان که سلوک راه حق بردو قسمست: سلوک ظاهر وسلوک باطن۔

سلوک ظاهر آنست که درجمیع احوال حدود شرع رانگاه داشته آید وبوسع امکان محافظت کرده آید وازهوای نفس اجتناب نموده آید وقسم دوم که سلوک باطنست آنست که در تصفیهٔ دل کوشیده آید وسعی بلیغ در محو صفات ذمیمهٔ نفسانی نموده آید، که طهارت باطن اشارت ازین معنیست ودر ذکر دل جدوجهد بی حد کرده آید، تادل بذکر حق گویا شود و ابتدای این تلقین ذکر بدل حضرت ابوبکر صدیق، رضی الله عنه، بوده وازیشان بسلمان

Marfat.com

فارسی رسیده وازیشان بجعفر صادق وازیشان بسلطان بایزید و ازیشان بشیخ ابوالحسن خرقانی وازیشان بشیخ بزرگوار ابوعلی فارمدی طوسی وازیشان بمارسیده است۔

این گفتند وسرمبارک درپیش افگندند، تابانگ نمازپیشین برآمد، چون نماز پیشین گزارند برلفظ مبارک راندند که : ای درویشان، اگرچه درین سلسله غیرازین مخادیم عزیزان بوده اند، اما تخصیص این اکابر اعتبارآنست که اصحاب اساطین وکشف وعظمای مشاهدۂ این سلسله ایشان بوده اند۔

بعده روی مبارک بطرف این فقیر کردند وبر لفظ مبارک درر بارراندندکه: ای عبدالخالق، چون شیخ بزرگوار خواجه (ابو) علی فارمدی ازدارفنا بدار بقارحلت نمودند هر مشکلی که در شریعت و طریقت واقع می شدمرا، از روحانیت ایشان التماس میکردم و همان لحظه روحانیت خواجه کشف آن واقعه میکرد وآنچه ازفواید این راه از خواجه علی کلان رسیده بود بسالکان راه و بنیاز مندان بارگاه الله می رسانیدم

بعده روی مبارک بطرف من کردند وبر لفظ مبارک راندندکه: ای عبدالخالق هم چنانکه من خلیفۂ چهارم خواجه علی کلان بودم تو نیز خلیفۂ چهارم ماخواهی بودن: دیدم که چشمهای مبارکشان پرآب شده بود۔

بعده من سوال کردم که: بعداز شما خلیفه که خواهد بود؟ شیخ برلفظ مبارک راندند که: بعداز ما خواجه عبدالله برقی خواهد بود

Marfat.com

و بعد ازیشان خواجه حسن انداقی و بعدازیشان خواجه احمد یسوی رحمة الله علیهم۔ چون خواجه احمد یسوی بولایت ترکستان سفرکند خلیفه تو خواهی بودن، زنهار بر جادۂ شرع حضرت محمد رسول الله، باشی واز حد شرع ذره ای تجاوز نکنی وهر کرا بینی که مخالفت شرع میکند منع کنی والله تعالیٰ اعلم۔

بتاریخ روز چهارشنبه یازدهم رمضان سنه ۵۰۴ اربع و خمس مأیه بود که سنجر بن ملکشاه نامه بقاسم بن جوکی بسمرقند فرستاد ودر آن نامه نوشته بودکه: حضرت شیخ الاسلام و المسلمین خواجه علی بن محمد و قاضی علاؤالدین عمرو خواجه عمادالدین وامیر عبدالوهاب وخواجه دهقان وشیخ بکرالدین و شیخ عزالدین وشیخ ابوالقاسم بن یوسف وشیخ لالای چاکر وشیخ محمد، رحمهم الله، بزرگان بلدۂ سمرقند معلوم فرمایند که: شنیده میشود که آن خواجه سبحانی، شیخ ابویوسف همدانی، بکمال سن رسیده اند، مارا فرصت رفتن بدان طرف نیست، از جهت سلیمان شاه که بلشکر بسیار بدین طرف متوجه شده است وولایت را نمیتوانیم گذاشتن ورفتن واز برای خرج خانقاه درویشان بقاسم بن جوکی پنجاه هزاردینار فرستاده شد، باحتیاط بسیار ازوجه حلال۔ باید که فاتحه در کارما فرمایند۔ توقع کلی آنست که سند حضرت شیخ رانوشته برای ما فرستند، زیراکه شنیده میشودکه روش حضرت شیخ همچون روش صحابه است، رضوان الله علیهم اجمعین۔ البته البته این رامهم دانند وداعی را باین دولت مشرف

Marfat.com

سازند۔

بعده حضرت شیخ الاسلام بخدمت عزیزان بحجرهٔ خواجه عبدالله برقی آمدند و خواجه حسن انداقی را و خواجه احمد یسوی را، رحمة الله علیهم و خواجه شاه غاتفری را و خواجه علیانه را و خواجه اقهکم را و خواجه شمس الدین غاتفری را و شیخ محمد نظام الدین ماتریدی را و خواجه محمد را و خواجه کاروزن کلابادی را و خواجه محمود سوجی را و خواجه پل غاتفری را و ابو موسی را و امام یحیی غاتفری را و خواجه اسحاق را و امام سلمان عارف را و خواجه محمد جهله را و خواجه قریش را و خواجه آدم شاوداری را و خوجه رباط را و این فقیر عبد الخالق را جمع ساخته، قصهٔ سلطان سنجر را درمیان آوردند وهم چنان بجمعهم بخدمت درآمدند و قصهٔ سنجر بن ملکشاه ونذر او را بحضرت شیخ عرض کردند و سورهٔ فاتحة الکتاب درکار وی کردند۔ بعدازآن برلفظ مبارک راندند که: ای درویشان، ازما چه چیز در وجود آمده باشد که آنرا بسنجر توانیم فرستادن، بغیر سهو وخطا وبدی؟ بعده خواجه علیانه فرمودند که: ای بزرگوار، التماس درویشان از شما اینست که اجازه فرمایید، بعده شیخ ما برلفظ دربار راندند که: هرچیزی که موافق شرح محمد رسول اللهست ازما دیده باشید بنویسید۔

ودرتاریخ روز سه شنبه بیست و هشتم ذوالقعده سنهٔ اربع وخمس مائه بودکه ازحیوة شیخ ما هزار ونه ماه وبیست وشش روز گذشته بود و مولود شیخ ما در روز دوشنبه دوم ماه صفر ختم بالخیر

Marfat.com

والظفر بوده است وسی وهشت حج پیاده گزارده بودند وهزار ختم
قرآن بقراءة حفص در مصحف خوانده بودند وهفتصد پاره کتاب از
تفاسیر واحادیث وفقه و اصول و فروع و کلام حفظ داشتند و
دویست وسیزده مشایخ را دریافته بودند واکثر اوقات روزه دار
بودند و شب و روز ببندگی حق سبحانه و تعالی، مشغول بودند،
هشت هزار بت پرست را مسلمان ساخته بودند وآنها که از گناه توبه
کرده بودند و در راه در آمده بودند شمار ایشان را کسی نمیدانست
وپای مبارک ایشان از طرف کوتاه بود وبرروی مبارک ایشان داغهای
آبله بود و محاسن مبارک ایشان دراز بود ومیگون وبسی لاغر بودند
وهر کرا دید ندی خواجه گفتندی و سفر بسیار کردندی و لباس
ایشان پشمینه ومله بود و خورش ایشان نان جوونان ارزن وروغن
تخم بود و در چهل شبانروز یک بار گوشت مرغ خوردندی و گوشت
شتر و گوسفند گاه گاه خوردندی وسرموزه دوزی ودهقانی کردندی
وهرچه خدای تبارک و تعالی، دادی بفقراء و بیوگان و یتیمان و
غریبان و بمساکین صاحب عیال دادندی ودر مدت حیوة خود
دریوزه نکردندی واصحاب را نهی کردندی ودایم متوکل بودندی و
بعمارت دنیا اشتغال ننمودندی واگردیگری کردی منع نکردندی
ودرهر سال چهل روز احتساب کردند وبخانه پادشاه و اکابر
نرفتندی وهفتاد پنج سال مجرد بودند ودربرج چشم ایشان شوخی
بود، بعد وفات ایشان در آن شوخ اشتباه واقع شد، بعضی گفتند
بطرف راستست وبعضی گفتند بطرف چپست وچشم مبارک

ایشان نمکین بود وهرگز نظر برروی نامحرم وپسرینه باختیار نکردندی ودردهم رجب، عظمها الله حرمة، بسمرقند آمدند، باذن حضرت خواجه خضر علیه السلام وآواز خوش داشتند ومیانه بالا بودند وانگشتان مبارک ایشان دراز بودو ترکی نمیدانستندی واکثر اوقات نعلین پوشیدندی وجامهٔ دربه ناک پوشیدندی واز اصحاب هرکه جامهٔ دربه ناک پوشیدی اورا دوست داشتندی وتعظیم و توقیر کردندی ودرمدت حیوة خودپای مبارک دراز نکردندی وگریان بودندی از خوف حق تعالیٰ وشیرین زبان بودندی وسخن را تبسم کنان گفتندی واز گرسنگی وریاضت پشت مبارک ایشان خم شده بود ذکر علانیه نگفتندی ومرید بسیار گرفتندی ودرزمان ایشان ذکر علانیه نبود، شیخ شیخ خودرا، که شیخ ابوالحسن خرقانیست ، دیده بودند ومولودایشان از همدان بود، از محلهٔ غنمیه و پیاده بسیار رفتندی و درشب جمعه و در شب پنجشنبه وشامهای عید بزیارت بزرگان احیا کردندی و از هر مسافری، که ازولایتی آمدی، پرسیدندی که از کدام ولایتید و درآن ولایت از درویشان کیانند و آنهاکه درپرده اند نامهای ایشان چیست، ودایم اعضای مبارک ایشان درعرق بودی، بجهت ذکر دل، که نفس گرفته گفتندی ودرعقب ادای هر فریضه یک سی پاره قرآن خواندندی، بغیر اورادکه داشتندی وازین منزل که آسوده اند، که محلهٔ خوش رودست، ازمحلات غاتفر، تابمسجد جامع ختم قرآن کردندی واز مسجد تا بخانهٔ خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی سورهٔ

Marfat.com

بقره را ختم کردندی و در محل باز گشتن تا بمسجد سوره آل عمران
ختم کردندی و از مسجد شیخ ما تا بحجرهٔ این درویشان صد و هفت
قدم بود و در هر رکعت نماز یک سی پاره قرآن خواندندی و گاه گاه روی
مبارک بطرف همدان کردندی و بسی گریستندی و از خداوند تعالیٰ
فرزند پسرینه و صالح خواستندی و دایم بوعظ خواجه عبد
الرحمن ده مردهٔ علیانگی بنشستندی و در زمستان موی مبارک کم
تراشیدندی و عصا و جرسدان سلمان فارسی ایشان بودی و چون
ماه نو دیدندی موالی سمرقند را طلبیدندی و دعوت دادندی
با ایشان بحث علم شریعت کردندی و بزرگان سمرقند از صحبت
ایشان دور نبودندی و صحبت باخواجهٔ زنده دلان، خواجه
خضر علیه السلام، داشتندی، تیر نیک انداختندی، ملک و اسباب
نخریدندی، مصحف و سجاده و شانه و مسواک و خوشبوی و
رویمال بخود داشتندی و از برای درد چشم و ریشها دارو و مرهم
ساختندی و از برای تب تعویذ دادندی و هر گاه که جته و توقماق آمدی
با ایشان حرب کردندی و دایم با طهارت بودندی و نماز جمعه و
جماعت بهیچ عذر ترک نکردندی و از هر که جفا بیشتر دیدندی وفا
بیشتر کردندی و آش خود پختندی و جامه خود شستندی و اگر جامه
دریدی خود دریه کردندی و پختهٔ بازار نخوردندی و عمامهٔ کلان
بستندی و فش کلان گذاشتندی و آستین جامه فراخ و کوتاه
داشتندی و جامه بصابون کم شستندی و بلند نخندیدندی و
نصیحت و لقمه از کس باز داشتندی و سخن نرم گفتندی و براه نرم

Marfat.com

رفتندی ، صلوات و استغفار بسیار گفتندی و نماز و ترو تہجد و
تسبیح قرین گزاردندی ودعا بسیار کردندی واصحاب را نیز دعا
بسیار فرمودندی و اظہار کرامت و ولایت نکردندی و ہرکه
ازمومنان طلبیدندی رفتندی و ہیچ کس راو ہیچ چیز را تحقیر و
تصغیر و اہانت نکردندی وبرہیچ کس فخر نکردندی وبزیارت اہل
قبور بسیار رفتندی ودر گورستان پای برہنه رفتندی و براہل قبور
سلام کردندی و آیت ہا ودعاہا، که آمده است، خواندندی و نان
بسرکه بسیار خوردندی ودعای سیفی و قصیده برده وچہل اسم
اعظم وآیات قرآن بسیار خواندندی وبشب محاسن راشانه بسیار
کردندی وفایده بسیار فرمودندی و براسب کم نشستندی و خر و
شتر برنشستندی وببازار کم رفتندی وفضیلت چہار یار بسیار
گفتندی واز مناقب ایشان حکایه کردندی وحلال خوران و حلال
کوشان را دوست داشتندی ومرگ و قیامت راوجان دادن را سوال
گور را و زنده شدن راو نامه خواندن وترازوگاه راوگذشتن از صراط
بسیار یاد کردندی وگریستندی وخلق را بحلال پوشیدن وحلال
کوشیدن ترغیب کردندی و بامؤمنان طعام در یک ظرف باہم
خوردندی و پیش از طعام و بعد از طعام دستہاشستندی وابتدای
طعام بنمک کردندی وانتہا نیز بنمک کردندی و کلمہای کفررا بیان
کردندی که : اللهم انی اعوذبك من ان اشرك بك شیئاً وانا اعلم
واستغفرك لما لااعلم انك انت علام الغیوب، بسیار گفتندی وبعد
از نماز یٰس را ختم کردندی وترک نکردندی و روز آخر جمادی الثانی

Marfat.com

معه ماه رجب پیوسته روزه داشتندی و ترک نکردندی و بظرف مسین
ونقره گین و زرین غسل و طهارت نکردندی و بامردم قلب و مدبر و
فاسق و مبتکر و بدگوی و حیله جوی و ظالم و آزارندهٔ خلق و پدر و مادر
و جنگ کرده و مبتدع و بدمذهب و بی نماز و ما لایعنی گوی و چاپلوس
وقلاب و سود خوار و دروغ گوی و بی پرهیز و بازاری و حرام خوار و
لقب ماننده و قضیه و دعوی خلق را بر خودگیر نده وبحیله وتیز
زبانی و تدبیر از جهت دنیوی حق را ناحق کننده و خود را در میان مردم
مومن و زاهد وپارسا و سنی و درویش و عالم و متقی و عابد و امر
معروف و نهی منکر کننده و خود را نیک نماینده و ظاهر خود را بشرع
آراینده ونزد مردمان از جهت طلب حرمت و عزت دنیا، این چنین
کسان را درصحبت خودتوبه دادندی واگرقبول نکردندی دشمن
داشتندی و از مجلس خود راندندی و نان ابا آب کم خوردندی، فاما
نان خشک خوردندی و من نگفتندی و اگر حاجت شدی چهارده سیر
گفتندی۔ کسی را ای سگ و خوک و بدبخت و لعنت برتو وبی دولت
نگفتندی۔ چه سرماست وچه گرماست نگفتندی و حمام نرفتندی و
کسی را دعای بدنکردندی و هر مؤمنی که پیش آمدی سلام کردندی
و از برای همه کس برخاستندی ودایم متفکر وغمزده بودندی و
حساب عدلی ندانستندی وخط خوب نوشتندی وموی لب خود و
اصحاب راپست گرفتندی و وحدت و عزلت گزیدندی وآش را اکثر
اوقات یوغان بی روغن خوردندی و دایم بامجاهده وریاضت
بودندی وطعام مردم نخوردندی و از صحبت خلق رمنده بودندی و

Marfat.com

موزهٔ سیاه پوشیدندی ودستار بطور دانشمندان بستندی وفش را
درمیان دوکتف گذاشتندی وکلند نیک زدندی ومردبیکار و مفت
خواروتن پرور را دوست نداشتندی وعلم طب بیان کردندی ودرراه
رفتن بهرطرف نیک نگریستندی ودرمجلس سخن بهمه کس
گفتندی ودرمجلس و خانقاه، چون در آمدندی، بپای راست در
آمدندی وچون بیرون آمدندی بپای چپ بیرون آمدندی و طعام
بدست راست خوردندی و سر برهنه نماز نگزاردندی و طعام
نخوردندی و قرأة بلند نخواندندی واگر روزی صدبار طهارت
ایشان شکستی باز طهارت کردندی وبیک ساعت بیطهارت
نبودندی بمسجدها و صحراها و محلها و قریها و کوه ها بسیار
رفتندی وباساکنان وباشندگان آن مواضع، از ترک و تاجیک و عرب و
از خواجه ودرویش و غلام وبازاری و پاده بان وگله بان وشتربان و
باآشنا وبیگانه، فرایض و واجبات و سنن و مستحبات و آداب، از
حلال و حرام و مباح و مکروه و از حیض و نفاس و استحاضه و
مستحاضه و معاملات، از خریدن وفروختن، بیان کردندی و
باشیدندی وبا ایشان بقدر وسع طاقت آموختندی و از هرکه اندک
نیکویی دیدندی دوچندان عوض گردانیدندی و دایم بخود خرما و
مویزوکلیچه نگاه داشتندی وبهرکه رسیدندی بوی دادندی ودرپیش
شیخ خویش سخن نگفتندی ودرمزرعه مردم راه نرفتندی ونماز را
دراز نکردندی وکارخانهٔ خود خود کردندی و آسیا خود رفتندی و
دربهار گشت بسیار رفتندی و نماز صبح واشراق و اوابین و تهجد و

Marfat.com

استخاره ترک نکردندی وشهید شدن را دوست داشتندی و صدقه دادندی و زکوٰة دادندی واعتکاف نشستندی و قربانی کردندی و برده آزاد کردندی واز وعید ترسان بودندی و با وعده امیدوار بودندی ودر دلها حبیب بودندی وبصدق وصفا بودندی وباخلاص بودندی وباحلم وسخا بودندی واز خداوند شاکر بودندی وهرگز از خداوند شکایت نکردندی و بقسمت حق تعالٰی راضی بودندی و دایم دراستعداد مرگ بودندی وبرهمه خلایق مهربان بودندی و پیران تعظیم کردندی ونارسیدگان را نواختندی وامانت را نیک نگاه داشتندی وصلۂ رحم را بجای آورندی، ازهر خطری پناه بخدای بردندی ودایم درطلب آخرت بودندی واز خدای تعالٰی توفیق طاعت خواستندی و همسایه ها را رعایت کردندی وراه از موذیات پاک داشتندی و در ایمان خودبشک نبودندی و "مومنم حقا" گفتندی و جماعت مسلمان راخلاف نکردندی و نماز را درپس هر نیک و بد گزاردندی وهیچکس را از اهل قبله کافر نگفتندی وبر جنازه خرد و بزرگ نماز گزاردندی و "تقدیر نیکی و بدی همه ازخدایست" گفتندی و برپادشاه مطیع بودندی و "ایمان عطای خدایست" گفتندی و "بنده باهمه جلالت وکرامات مخلوقست" گفتندی و "قرآن کلام خداوندست بخلق،، گفتندی و "عذاب گور حقست و نکیر ومنکر حقست، گفتندی و "ازدعای زندگان مردگان را نفعست و شفاعت رسول و معراج او حقست، گفتندی و "نامه خواندن و صراط حقست" گفتندی و "ده‌یار بهشتی‌اند" گفتندی و "کافر دایم

Marfat.com

در عذابست" گفتندی و "آنکه خدای تعالیٰ میخواهد، گفتندی و "دراستخوان مرده آتش چنانست که در سنگ" گفتندی، "دیدار خدایتعالیٰ حقست" گفتندی و "عقل انبیاء برتراز عقل اولیاءست" گفتندی و "کرامات اولیاء حقست" گفتندی و "مرتبۂ انبیاء برتراز مرتبۂ اولیاءست" گفتندی و "عقل مومنان برتر از عقل کافرانست" گفتندی و "حق تعالیٰ داناست بحقیقت وتواناست بقدرت" گفتندی و "خلق پنج فریقند: مؤمن و کافر و منافق و گنهگار و مشرک، ایمان حقیقت است نه مجاز" گفتندی خصماں را خوشنود کنید، گفتندی وتوفیق بافعل برابر است گفتندی و "ایمان یک چیزست بردو جوارح" گفتندی وخدا یتعالی بهیچ چیز نماندو هیچ چیز بخدا تعالیٰ نماند و خداتعالیٰ برمکان نیست ودرمکان نیست آفرید گاراست ووی را به مکان حاجت نیست و کسب فریضه است و عمل نیک از ایمانست و ایمان طاعتست ونه هر طاعت ایمانست ونه هر معصیت کفرست وایمان انبیاء واولیاء و مؤمنان وصالحان و عاصیان وایمان جبریل همان وحدث امام را حدث بینند "گفتندی و "ایمان نکاهد و نیفراید وامر از محباں بسبب محبت نخیزد" واز خوف خاتمه ترسان بودندی وسنت آن بودکه زفرفرموده بودو جماعت آن بودکه ابوحنیفه رحمه الله واصحاب او بر آن رفته باشند وفقر وفاقه دوست داشتندی وازدرویشان کسان بودکه چاروق پوشیدندی و حضرت شیخ مسح فرمودندی ودرابتدای طعام بسم الله گفتندی ودر آخر طعام الحمد لله گفتندی "هوش در دم دارید و

Marfat.com

نظر در قدم دارید و سفر در وطن و خلوت در انجمن دارید" گفتندی و "درپیش مشایخ بادب و تعظیم باحترام نشنید، هم بظاهر و هم بباطن" گفتندی و بابرادران صحبت بموافقت و خدمت و اسرار داشتندی و ایشان الحاح نکردندی و از همه خلایق راضی بودندی و برهیچ کس حسد نبردندی و از توانگری ترسیدندی و گاه گاه بر لفظ مبارک راندندی که: "این پادشاهان با عظمت و این نادانان غافلیت از لذت و حلاوت درویشان همه کس را از ذکر دل معلوم میکنند" گفتندی و "در شناخت نفس و خواطر کوشید" گفتندی و "ای عبدالخالق، شناخت خلطربتو حواله شد" گفتندی و "ظاهر خود را از تفرقه جمع گردانید" فرمودندی، هرچند ظاهر پریشانست باطن از آن پریشان ترست و این باندان خوش فعل و بشاش باشند،، گفتندی و خانۀ جهودان و ترسایان و مغان و گبران رفتندی و بایشان از فضیلت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم بیان کردندی و از وعده و وعید چندان گفتندی که این دین را قبول کردندی، بعده از برای ایشان چیزی جمع کردندی و خود نیز چیزی دادندی و احکام شریعت ایشان را آموختندی و اصحاب راگفتندی که ایشان را تعظیم کنید و با اصحاب بسیار رفتن را دوست داشتندی و "موافق عقل باشید و مخالف نفس باشید" گفتندی و "عقل با نفس ضدان لایجتمعان، گفتندی و "بطاعت فریفته مشوید و بزینت دنیا میل مکنید" و نماز در عقب شیخ گزاردندی و در پهلوی شیخ نایستادندی و در مسجد اول پای راست در کفش کردندی و پاشنه را نگاه داشتندی

Marfat.com

، بعده پای چپ را پوشید ندی وبعده از نماز نشستندی وبعد از گزار دن فریضه زود برخاستندی وآیة الکرسی و "آمن الرسول" و "قل اللهم مالك الملك" خواندندی وبسنت شروع کردندی و نماز را در وقت گزاردندی و تاخیر نکردندی ودر زمستان در شیب خود بالشت انداختندی ودر تابستان در روی بوریا خفتندی و این مناجات کردندی که: "الهی مارا بما همان وبآن دار که رضایت بر آنست و عاقبت مارا محمود گردان وازمردم صورت دیوسیرت دوردار" واصحاب را عزیز داشتندی، هرکه از اصحاب غایب بودی و هرکه حاضر بودی وهرکه از اصحاب ازیکدیگر شکایت آوردندی آن دیگر را طلبیدندی و هر دو را صفا دادندی و بسخن کسی از کسی نرنجیدندی وهرکه گفتی فلان شمارا اهانت کرد، "قابل آنم" گفتندی وبقاضیان ومفتیان وداروغه وامامان ومؤذنان ومحتسبان از فضیلت ثواب ودرجه آن بایشان بیان کردندی وایشان را بثواب راغب گردانیدندی و "بطرف حق باشید" فرمودندی و بزرگان سمرقند را فرمودندی ربض سازید واگر کفچه بر دیگ رست آمدی از آن طعام نخوردندی بعیادت بیمار رفتندی وقرض دادندی و نطلبید ندی وبزیارت شاهزاده قثم بن عباس رفتندی واز اصحاب هرکه کشته شدی، درجنگ جته و توقماق واوروس، شنیدندی بنماز شروع کردندی وهیچ چیز وهیچ کس را لعنت نکردندی وهیچ کس را دعای بد نکردندی واصحاب را از خوردن گوشت وسخن گفتن بسیار منع کردندی وخود نیز سخن بسیار نگفتندی ودر حجره بغیر

Marfat.com

از بوریا ونمدوابریق وقزاغند و دوبالشت چیزی دیگر نداشتندی و توانگر را از جهت توانگری بر درویش نگزیدندی و دایم از سید فقرای صحابه و اغنیای صحابه تقریر کردندی واصحاب را متابعت وموافقت ایشان فرمودندی، رگ زدندی وحجامت کردندی ودارو خوردندی ومکتب داشتندی و درس گفتندی ودایم مدام بطهارت بودندی وباطهارت طعام خوردندی ودرکارها تعجیل نکردندی ودر رنج ومصیبت وبلا صبر کردندی وباهر کس راز خود نگفتندی وترک وظایف خود نکردندی واز فوت او در غصه شدندی و استغفار کردندی وهرشب حساب خود کردندی و غم روزی نخوردندی و نماز بسیار گزاردندی وروزه بسیار داشتندی واز دشمنی جن وانس وشیاطین اصحاب را واقف کردندی و "دفع این دشمنان بدوام وضو و دوام ذکر دل است" گفتندی وهرچه از شیخ خود دیده بودندی وشنوده بودندی باصحاب گفتندی وبحاجت انسانی هرموضعی راملوث نساختندی، بغیر از منزل معین وگیاه را عزیز داشتندی ودر موضع گیاه بول نکردندی وخوی نیفگندندی و سخن حق بسیار گفتندی وطعام بی ذکر خدای تعالی نخوردندی وفرمودندکه: "لقمه خوردن تخم انداختنست، باید که تخم را آگاه اندازد تاقوت طاعت شود" وجامه را از بول نگاه داشتندی وبهرکه وعده کردندی وعده راوفاکردندی، دست و زبان از مسلمانان باز داشتندی وهرکه حاجت خواستی روا کردندی ، دست و زبان از مسلمانان باز داشتندی وهرکه حاجتی خواستی رواکردندی وچون

Marfat.com

بوی خوش بمشامشان رسیدی صلوات گفتندی وکلمۂ "لا اله الا الله الملک الحق المبین" را و "سبحان الله العظیم وبحمده استغفر الله من کل ذنب واتوب الیه" وکلمۂ "سبحان الله" را بسیار خواندندی، تا آخره ودایم از درد سر نالان بودندی، روزی در مقام خواجه حمید الدین ملتانی بر لفظ مبارک راندند که: "چهل وسه سالست که مرا این درد عطا کرده است، وباز بر لفظ مبارکشان رفت که: "در صحابه نیز عزیزان بوده اند که دایم درمند بوده اند واز خلق نهان می داشتند"

بیوه و غریب و یتیم ومسافر را پرسان بودندی و از ولایت همدان بحضرت شیخ یازده کس آمده بودند - اول ایشان ابوموسی خادم و دوم بندۂ ضعیف عبد الخالق ، سوم امام یحیی غاتفری، چهارم خواجه اسحق پنجم خواجه رباط، ششم برادر زاده خواجه زکریا در غزنی، هفتم خواجه آدم شاوداری، هشتم خواجه محمد حکیم بلخی، نهم خواجه محمد جهله، رحم الله علیهم اجمعین، دهم خواجۂ قریش، یازدهم باباسلمان عارف ترک

سبب آمدن شیخ ماشیخ یوسف، رحمة الله علیه، بولایت سمرقند آن بود که خواجه حمید الدین ملتانی بولایت رفتند وازین شش سال گذشت ، حضرت خواجه خضر علیه السلام، بولایت ملاطیه بودند، مردی بود آنجا، از نسل امام مالک، عبد الجمیل نام و سن او بصد وسیزده سال رسیده بود و فرزندی نداشت واز خداوند تبارک وتعالیٰ فرزند میخواست ، القصه پادشاه را دشمنی پدید

Marfat.com

آمدواورا از ولایت بدرکرد و ملک او گرفت و این پادشاه ملاطیه در دشت کوه وصحرا میگشت، ریش وابروی خود را تراشیده، قضارا این پادشاه بخانه خواجه عبدالجمیل افتاد و مدت چند شبانه روز بودکه چیزی نخورده بود۔ بخود اندیشه کردکه از صاحب این خانه طعام طلبم چون بردر خانه رسید بوی آشنایی درمشام اورسید مردی دید پیر، بروسلام کرد وبرلفظ رومی گفت: ازلشکر این ولایتم وچندشبانه روزست که طعام نخورده ام" خواجه عبد الجمیل فرمودندکه: "بدرون خانه درآی" چون پادشاه بدرون خانه درآمد اورا تعظیم بسیار کرد و گفت: "بنشین" و آب آورد و او را فرمود: "طهارت کن" پادشاه طهارت کرد، بعد فرمودکه شکر وضو گزار پادشاه شکروضو گزاردوبعد ازآن خوانی آورد، بانواع نعیم ودر نزد پادشاه نهاد، پادشاه چندانکه می بایست بخورد فرمود تاجامهای اورابشویند وموی اوتراشیدند واوراگفت: "زمانی بعده خواب رو" پادشاه درخواب شد از خواب چون بیدارشد پادشاه را گریه آمد۔ گریست و سخت گریستا۔ بعده خواجه عبدالجمیل درخانه بیامد دید پادشاه سخت می گرید خواجه ازو سؤال کردند که سبب گریه چیست؟ پادشاه گفت : "نمیتوانم گفت" خواجه عبدالجمیل سوگند دادند که : "بگوی و شرم مدار" چون پادشاه التفات دیده بود گفت "بلٰی" خواجه عبدالجمیل فرمود که می خواهی که ولایت خود بگیری؟ پادشاه گفت چون نخواهم که عیال و اطفال من همه پریشان احوال اند" باز خواجه فرمودکه : "اگر

Marfat.com

ولایت را بگیری دختر خودرا بمن میدهی؟" پادشاه قبول کرد، آنگاه خواجه فرمودند که : "ترا می باید رفت برسر تربت پدرما، امام مالک رحمة الله علیه اربعین می باید نشست، پادشاه قبول کرد و رفت برسر تربت امام مالک، رحمة الله علیه

حکایت از جانب آن پادشاه که چون ولایت ملاطیه گرفته بود دست ظلم دراز کردن گرفت، چنانکه فرزندان و اموال مسلمانان را تصرف می کردند ، ازآن خلق فغان بدرآمد، بیچاره شدند و این پادشاه پیشین را می طلبیدند ، نمی یافتند بزرگان ولایت پیش خواجه عبدالجمیل آمدند وقصهٔ حال خود بخواجه بگفتند و خواجه گفتند: "شمارا من در اوایل گفتم که بأویکدل باشید وبجنگ کوشید ، شمامساهلت کردید، اکنون جزای خودمیکشید، بزرگان نعره برآوردند که : "مارا آن پادشاه می باید، شماهمت بباطن گمارید، بعده خواجه فرمودندکه: "چون شب درآید همه زره ها در پوشید وسلاحهای جنگ برخود راست کنید وپادشاه راهم در آن جایش فروگیرید وپادشاه وامرای او را دربند کنید، تامن بروم و پادشاه شمارا بیاورم" این بگفت وخلق را فرستاد وروی بزیارت امام مالک نهاد چون بزیارت امام رسید، پادشاه را دید خفیف گشته بود و نحیف شده چون نظر پادشاه بخواجه افتاد برخاست وتعظیم کرد و قصهٔ ولایت را سوال کرد و خواجه فرمودکه : "ولایت را بتوتسلیم کردیم ، برخیز و بمرکب سوارشو" چون پادشاه این سخن بشنید بخواجه فرمودکه: "دختر مرا قبول کنید" خواجه عزیزان ولایت را

Marfat.com

طلبیدند و دختر پادشاه را عقد کردند و روی بروم نهادند، بزرگان و کدخدایان روم باستقبال بیرون آمدند و هم چنانکه خواجه فرموده بود کرده بودند و منتظر می بودند که خبر آمدن پادشاه شد، فی الحال بیرون آمدند و پادشاه را بر تخت نشاندند و دشمنان را یک یک درپیش او به بندہائے گران آوردند و پادشاه بفرمود تا همه را هلاک کردند و بعده بفرمود تا شهر را آرایین بستند و دختر را بخواجه سپردند، خداوند تبارک و تعالیٰ فرزندی داد خواجه عبدالجمیل را، خواجه عبدالخالق نام نهادند

والد عزیزم در خدمت خواجه خضر علیه السلام چنین گفتند که: "این نام را خواجه اختیار کردند" بعده چون بحد بیست و دو سال رسیدم حضرت خواجه خضر صلوت الله علیه، مرا بخدمت شیخ بردند و شیخ بزرگوار در حضور خواجه تلقین ذکر دل بمن گفتند، بعد خواجه خضر فرمودند بخدمت شیخ که: "شما را بولایت سمرقند می باید رفت" بعد از آن شیخ بسمرقند آمدند، بعزیزان که اسامی ایشان مکتوب شده است

چون در سمرقند آمدند در خوشرود، که از محلۂ غاتفرست، سه سه ماه باشیدند، خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی در ملازمت شیخ آمدند و تلقین ذکر دل بگرفتند و بعد نه ماه خواجه عبدالله برقی آمدند، مرید شدند و سمرقند درزمان این عزیزان چنان شده بود که از لب آب آموی تا بقرا خواجه و از ولایت خوارزم تا بدخشان هیچ مبتدع و هوادار نبود

Marfat.com

ووفات حضرت شیخ ، قدس الله روحهٔ، در بیست وهشتم محرم الحرام بود، در روز پنجشنبه نماز پیشین گزاردند وپشت مبارک در محراب کردند و اصحاب را فرمودند که: "آب گرم کنید" اصحاب گریان شدند بعده روی مبارک بطرف خواجه عبدالله برقی و خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی و بندهٔ ضعیف عبدالخالق وباقی اصحاب، که آنجا حاضر بودند، کردند وبرلفظ مبارک راندندکه : "ما قایم مقام خود خواجه عبدالله برقی را گذاشتیم ، بایدکه درموافقت او باشید و مخالفت نکنید وچون خلافت بشما رسد نیک زندگانی کنید و اصحاب را فرمایید تاذکر دل بگویند وذکر بلند بگویند وآنچه ازبرای سلطان سنجربن ملکشاه نوشته اند، ازآداب، بمریدان خود واصحاب خود گویید، "بعد ازآن روی مبارک بطرف خواجه احمد یسوی کردند وفرمودند که : "سورهٔ فاطر" را وسورهٔ "یس" وسورهٔ "والنازعات" رابخوانیند" چون ختم تمام کردند غریو از یاران بدرآمد بعد برلفظ مبارک راندند که : "خدای را بندگان اند، که جان دادن ایشان را بغیر خداوندکسی ندانسته است" این بیت برخواندند:

درکوی تو عاشقان چنان جان بدهند

کانجا ملک الموت نگنجد هرگز

بعد تغیری در چهرهٔ مبارک شیخ بزرگوار پدید آمد خواجه عبدالله برقی روی بطرف یاران کرد وگفت: "شمابیرون آیید" بعده شیخ فرمودندکه : "مرادر همین خانه دفن کنید و نماز مرا در

Marfat.com

مسجد جامع گزارید و دختر را پسر سید شرف الدین بدهید" و پیش از شیخ بچهل روز عیال ایشان فوت کرده بود و او را در چاکردیزه دفن کرده بودند و بعده گفتند: "مرا خواجه عبدالله برقی غسل کند و در قبر مرا خواجه حسن انداقی نهد" ودرین سخن بودند که حضرت خواجه خضر وحضرت خواجه الیاس و ابدال و غوث و قطب در آمدند و هریک ازین مردان حضرت شیخ را بدرود کردند: بعد خواجه خضر علیه السلام دست مبارک دراز کردند ویکی سیبی سفید بحضرت شیخ دادند چون شیخ ماسیب را بو یید ند بغوث دادند - چون غوث بویید حضرت شیخ ما بر لفظ مبارک راندندکه: "یاران نماز را برپای دارید وبا خلق خداوند مهربان باشید و غوث را درپهلوی من دفن کنید" بعد چون وصیت را تمام کردند مرغ روح شیخ ما بعالم بالا پرواز کرد و غوث نیز برموافقت شیخ ما قالب مبارک خالی کردند - بعده بزرگان حاضر شدند ووصیت شیخ را بجای آوردیم و ایشان نیز نماز جنازه گزاردند - بعد در قبر دفن کردیم قالوا: انا لله وانا الیه راجعون و حضرت غوث رانیز درخانه دفن کردیم وآن خانه را کشادیم وصفه عمارت کردیم، تمت

حضرت شیخ ما فرموده اندکه: "وقت گفتن ذکر، بعد از جمع آوردن خاطر و حاضر کردن دل سر زبان برکام بالا پیوندند، چنانکه حرکت نکند وهمه اعضا برقرار خود باشد ونفس رانگاه دارد، بی تکلف ودروقت گفتن کلمهٔ "لااله" اشارت بطرف دست راست کند و دروقت گفتن "الا الله" بطرف دل کند وعدد را نگاه دارد ودر وقت

Marfat.com

انقطاع نفس "محمد رسول الله" گوی ذکر بدین وجه واسطهٔ انشراح صدر و اطمینان قلب بود، تمت

بتاریخ روز آدینه چهارم شعبان سنهٔ ستمایه بود که دولت پابوس میسر شد خواجه ناصح الدین قلتی وپسر خواجه حمید الدین ناگوری و مولانا حمید الدین شاشی بخدمت حاضر بودند۔ از شیخ ما التماس کردند که شرایط درباب ذکر دل فرمایند بعد شیخ ما بر لفظ دربار راندند که: "هر رونده‌ای که قدم درین راه نهد بروی لازمست که دل خود را از غبار غفلت و زنگار طبیعت پاک دارد و از صفات ذمیمه نفسانی صافی گرداند که تصفیهٔ دل بگفتن کلمهٔ طیبه طاهره است و شرط آنست که بتعلیم و تلقین شیخ کامل مکمل گوید، تا رفتن این راه بروی آسان گردد"

وروزی بابا سلمان عارف ترک سؤال کرد که: "شیخ برهان الدین قلیج میگویدکه: "ذکر راچند طهارت شرطست" شیخ ما بر لفظ مبارک راندند که: "پنج طهارت: اول طهارت چشمست، چشم باید که پوشیده باشد ازدیدن نامحرم، دوم گوش و گوش باید که پاک باشد ازشنیدن آوازهای حرام، سیوم زبان و زبان باید که پاک باشد از غیبت و دروغ و سخن بی فایده و بهتان، چهارم شکم، باید که پاک باشد از ماکولات و مشروبات و مطعومات حرام و شبهت، پنجم باید که صحبت بغافلان و کاهلان و جاهلان ندارد، زیراکه جبلت آدمی چیست که باهرکه صحبت دارد طبع وی گیرد۔ پس مهم شد صحبت باهل معرفت داشتن واحوال خودرا از غیر محرم نهان

Marfat.com

داشتن، بلکه از محرم نیز، گفته اند:

راز خود با یار خود چند انکه بتوانی مگوئی

یار را یاری بود از یار یار اندیشه کن"

وباز فرمودند که: "چهار چیز دیگرست که ذکر دل را معتبر گرداند: اول اخلاص، دوم تعظیم، سیوم حلاوت، چهارم حرمت زیراکه ذکر بی اخلاص ذکر منافقانست و ذکر بی تعظیم ذکر مبتدعانست وذکر بی حلاوت ذکر فاسقانست و ذکر بی حرمت ذکر مراییانست" و شرط دیگر فرمودند که: "شیخ باید که از صعوبات راه بگوید واز دشواریهای منازل حکایت کند وا ز مخاوف و مهالک طریقت مرید راخبر دهد، تااگر از راه مجاز آمده باشد یابهوای نفس آمده باشد برگردد وبعضی از حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه روایت میکنند که بتوقف گوید که از راه حقیقت آمده باشد بتکلیف طریقت بدل و جان قبول کند و بصدق ارادت دست دهد، تمت

بتاریخ ماه مذکور سنهٔ ستمایه بود که دولت پای بوسی میسر شد شیخ جمال الدین هانوسی ومولانا شمس الدین نبیرهٔ قاضی حمید الدین ناگوری و خواجه عین الدین حاضر بودند که پادشاه کاشغر یوسف بن قرا خان بمریدی آمده بود، از شیخ ماسؤال کرد که "علامت توبه نصوح چندست" شیخ ما فرمودند که: "شش است: اول پشیمانی بر عمر تلف شده بغفلت، دوم عزم ناکردن بباز گشتن برگناه، سیوم ادای فریضهایی که میان وی و خدایست عزوجل،

چهارم رد مظالم هائے خلایق چندانکه قوه دارد، پنجم گداختن گوشتی که برتن او از حرام رسته است، ششم چشانیدن بدن خود را الم درطاعت کردن و خلاف نفس و مرادات او کردن، هم چنانکه حلاوت معصیت چشیده بود، اکنون حلاوت طاعت نیز بچشد"، والله اعلم

تحمت الرساله الشریفه الصاحبیه من مولفات قطب الاقطاب خواجه جهان خواجه عبدالخالق غجدوانی، قدس سره، بتاریخ روز سه شنبه چهارم ماه **صفر سنه** ۱۰۶۷

****

Marfat.com

رسالہ عزیزاں

(حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلٰوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین بدان ای دوست خدا زادک اللہ صدقا و یقینا ودولتا واقبالا وعزا واجلالا کہ روندہ راہ ارادہ شرط نگاہ داشتنی ست شرط اول آنست کہ باطہارت باشد وطہارت چہار نوع ست طہارت ظاہر ست وطہارت باطن وطہارت دل وطہارت سر طہارت ظاہر معلوم خاص وعام ست ولیکن پاکی وحلالی آب تا امکانست احتیاط باید کرد ودر پاکی جامہ کہ اثرہا بسیار دارد وطہارت باطن از لقمۂ حرام ومشروبات حرام کہ در حدیث آمدہ ست کہ ہر کہ یک لقمہ حرام خورد چہل روز نہ فریضۂ او قبول ست ونہ نافلۂ او ونہ دعای او مستجاب وطہارت دل از صفات ناپسندیدہ واز غل وغش وکینہ و حسد ومکر وخیانت وبغض وعداوت ومحبت دنیا وظاہر کہ منظور نظر خلق ست تا پاک نمیشود نماز وطاعت او قبول نبود پس منظور نظر خالق تا پاک نشود بدولت محبت وعشق الٰہی مشرف نگردد و

Marfat.com

طهارت سر توجه کردنست بغیر حق سبحانه شرط دوئم خاموشی زبان ست ازکلام ناشایست ومشغول داشتن آن بقرأت قرآن وامر معروف ونهی منکر واصلاح آدمیان وآموختن علم و امورکه رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود هل یکب الناس علی مناخرهم فی النار الاحصاید السنتهم یعنی آدمیان که درآتش انداخته میشوند درروی ازدروهای زبان ایشانست رباعی

ایزد چو بنا کرد بحکمت تن جان
در هر عضوے مصلحتے کرد نهان
مفسدتے ندیده بودی ز زبان
که محبوس نمیکرد بزندان دهان

چون مریم رضی الله تعالیٰ عنها خاموشے گزید حق سبحانه و تعالیٰ عیسٰی علیه السلام رادر طفلے بسخن در آورد که قال انی عبدالله اتانی الکتاب چون مریم تن خاموش گزیند اگر حق سبحانه و تعالیٰ عیسٰی دل رابگویائی درآرد هیچ عجیب و غریب نباشد بیت

تا مریم تن غرفه قدس نگزیند
با لقمه احیا چو مسیحا نتوان بود
در خبرت که اهل بهشت راهیچ حسرتے
بزرگترازان نیست که لحظهٔ برایشان

گزشته باشد در دنیا که در و ذکر حق تعالیٰ نگفته باشند یابرپیغمبر صلی الله علیه وسلم صلوات نگفته باشند شرط سوم خلوتست وعزلت ازخلق تادیده بزنان نا محرم ننگرد که رسول صلی

Marfat.com

اللّٰہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ نظر در نا محرم تیر زھر آلودہ ست چو
بردل رسد جز ھلاک چہ باشد چنانکہ حضرت رسالت پناہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم فرمودہ ست النظر الی غیر محرمہ سہم مسمومۃ
من سہام ابلیس شعر

ز تیر مکرِ شیاطین بد ببوش دوچشم
ھلاک کردے اگر تیر کار گریائی

چنانکہ درزنان نامحرم نظر کردن حرام است و امردان خوب
صورت نیز نشاید نظر کہ حرام ست **قال اللّٰہ تعالیٰ قل للمومنین
یغضض من ابصارھن و یحفظن فروجھن** منقول ست از رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم کہ مر عائشہ صدیقہ را رضے اللّٰہ عنہا و عن ابیھا
دید کہ نان بیرون آوردہ بود تا بدر ویش دھد رسول صلی اللّٰہ علیہ
وسلم فرمودند کہ خود چرا بیرون آو ر دی کہ او مرداست ام
المومنین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا فرمودند کہ این درویش نابیناست
حضرت رسالت صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرمودند اگر او نابیناست
توبینائی وھر کہ حلال دارد یاجائز دار دنظربنامحرم کردن را
خوف کفر ست دیگرفایدہ عزلت نگاہ داشتن است از نا شایست
گرِفتن وفایدہ ھای ازنایابست رفتن وفایدہ گوش از ناشنیدنی
وحبس نفس ست کہ دشمن ترین دشمنانست وکشادہ شدن درھائے
مرغیب بردل فایدہ دیگر نقوش دنیا از روی آئینہ دل دور کردن
تانقوش آخرت پرتوزند چون صافی تمام باید نور وحدانیت در و
پرتوزند اھل تجلی شود فریاد برآرد رباعی

Marfat.com

زان می خوردم که روح خم خانۂ اوست
مستے شده ام که عقل پیمانۂ اوست
دودے بمن آمد آتشے بر من زد
زان شمع که آفتاب پروانۂ اوست

شرط چهارم روزه ست فایده روزه تشبه ست بار وحانیاں وقهر کردن نفس اماره ست وخصوصیت الصوم لی وانا اجزی به وثواب بانهایت انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب وراه گذر شیطان را گرفتن وسپر حاصل کردن که الصوم جنة من النار ودرددل گرسنگانرا شناختن وبخشیدن وبدوشادمانی رسیدن که للصائم فرحتان فرحة عند افطاره وفرحة عند لقاء الرحمن وصحة تن حاصل کردن وفائده روزه بسیارست وبے شمار خاصه در ایام متبرکه در ماه رجب وذی القعده وذوالحجة ومحرم که در حدیث باسناد صحیح که راوی روایت کرده ست وگفته ست که هر دو گوشم که باد که اگر ازفلان نشنوده باشم که رسول صلی الله علیه وسلم فرمودند که هرکه سه روز روزه دارد از ماه حرام که ایں چهار ماه ست که ذکر ذکر کرده شد به پنجشنبه وآدینه وشنبه هفت صد ساله عبادت در دیوان عمل وی ثبت گردانند موفق کناد شرط پنجم ذکر ست وفاضل ترین گفتن اذکار گفتن لا اله الا الله ست نظم

برتخت وجود هر که شاهنشاهست
او را سوئے عالم حقیقت راهست
هرنور یقین که در دل آگاهست

Marfat.com

دستش زید نیک جهان کوتاه ست
زین پیش دلے بود هزار اندیشه
اکنون همه لا اله الا اللّٰه ست
ای خواجه ترا غم جمال جاه ست
اندیشۂ باغ راغ خرمن گاه ست
ما سوختگان عالم تجریدیم
ما را غم لا اله الا اللّٰه ست

ومرغ ذکر رادوبال وپرمی باید بازباز کند وبعد ازان پروازکه الیه یصعد الکلم الطیب یک پر حضورویک پر اخلاص ودیگر بدانکه حضورآگاهی باشد بغیرداند که حق تعالی داناوبینا وشنواست اگر بلندویست میخواند واخلاص آنست که از کردار وگفتار نه دنیا خواهد نه جاه ومال وآنچه بدنیا تعلق داردونے عقبے طلبید ازبهشت و حوروقصوروانهارواشجارواثمارودرمیان ذکرگوید الٰهی مقصود من تویی واز توترامیخواهم رسول صلی اللّٰه علیه وسلم فرموده اندکه هرکه گوید لاآله الا اللّٰه بیرون آید ازدهان اومرغ سبزومرویرا بودبال سفید مکلل بزردیاقوت برآید برآسمان تابوش رسد وآواز کند همچوں زنبورعسل فرمان آیدمراو راکه ساکت گوید چگونه باشم تاکه گویندۂ من آمرزیده نشود حق تعالیٰ فرمان دهد مرآن مرغ راکه ساکت باش که گویندۂ ترا آمرزیدم وای فرشتگان شمانیز گواه باشید که سجلات ذلات گویند این مرغ راباآب غفران محوگردانیدم حق تعالی مرآن جانور را هفتاد زبان کرامت فرماید تا آمرزش

Marfat.com

خواهد صاحب خود را تا روز قیامت شود آمنا به و صدقنا آن جانور بیاید دوست گویندۂ خود را بگیرد و ببرد تا بهشت ولیکن تلقین از مردی باید گرفتن که او را اجازت باشد چنانکه تیر از تیرکش سلطان باید گرفتن و اگرنے ترکش باید گرفتن قال تعالی یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا در خبرست که روزے هزار اندر هزار نفس زده می شود و از هر نفسے سئوال خواهند کرد که برچه برآوردی و برچه فرود آورد رباعی

ز هر نفس بقیامت شمارخواهد بود
گنه مکن که گنه گار خوار خواهد بود
بسا سوار که فردا پیاده خواهد شد
بسا پیاده که فردا سوار خواهد شد

بس بنده را باید که نفسهائے گذشته راکه بغفلت برآور ده ست قضا کند واین سریست تا صاحب بیعت نشود شما بآں را نشاید گفتن

سریکه با تو دارم درنامه چون نویسم
اسرار فاش گردد از کلک سر بریده

شرط ششم: نگاه داشت خاطر ست و خاطر چهار قسم ست خاطر رحمانی و خاطر ملکانی و خاطر شیطانی و خاطر نفسانی خاطر رحمانی تنبیه غفلت ست و خاطر ملکانی ترغیب طاعست و خاطر شیطانی تزئین معصیت ست و خاطر نفسانی مطالبۂ شهواتست و رونده راه را خاطریکه پیدا میشود در وقت ذکر باید که

Marfat.com

نفی کند وبرکار باشد تاروش شود که قبول کردنست یارد کردن است
واگر نتواند تمیز کردن گوید خداوندا میدانیکه نمیدانم ومیدانم که
میدانی آنچه خیرتست آن کرامت فرمای واین دعا خواند

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم ارنا الحق حقاوارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا
اجتنابه ولاتکلنا الی انفسنا ولا الی احدهم من خلقك طرفة عین ولا
اقل من ذلك وکن لناوالیاو حافظاوناصرا وعونا ومعینا وعلی کل خیر
دلیلا و ملقناموید اربنا اٰتنا ومن حضرنا ومن غاب عنا وکل مؤمن و
مؤمنة فی الدارین حسنة یاواسع المغفرة ویاارحم الراحمین

شرط هفتم رضادادنست بحکم خدای تعالیٰ وتوکل وتفویض
هم ازین بابست درسر وجهر وشدت ورخاودرمیان خوف ورجا باید
بود در جمیع احوال چون بکریمی ورحیمی وغفوری و ستاری حق
تعالی نظر کنند رجا قوت گیرد وچون بقهاری وشدید العقابی نظر
کند خوف قوت گیرد وچون نظر بر توفیق شود بنده را رجا پیدا شود
که اگر خواست داد واگر نخواستے توفیق ندادی

توفیق عزیز ست بهر کش ندهند
این گوهر ناسفته بهر خس ندهند

وچون بتقصیر خویش نظر کند خوف پیدا شود

بنده همان به که بتقصیر خویش
عذر بدرگاه خدا آورد
ورنه سزاوار خداوندیش

Marfat.com

کس نتواند که بجا آورد

وخبراو در دنیا اینست که درمیان خوف ور جاباشد در جمیع احوال اگرچه در طاعتی در حضرت او لاتأمن واکرچه در معصیتے ازوراو لاتیأس

ایمن مباش خواجه نومید هم مشو
اسلام درمیانه خوف و رجا بود

شرط هشتم اختیار صحبت صالحانست وهجران مفسدان ومرضعیف که آنرا درپس حجاب باید بوند تا نظر برنامحرم نیفتد ونامحرم رانیز چشم بروی نیفتد وسخن عزیز آنست رباعی

با هر که نشستی نشد جمع دلت
در تو نرمید زحمت آب گلت
از صحبت او اگر تبرا نکنی
هرگز نکند روح عزیزان بحلت ۔

شرط نهم بیداریست ودرویے فواید بسیارست اول تخلق باخلاق الله لاتاخذه سنة ولانوم

گفتم بچه خدمت بوصالت برسم
گفتا که تخلقوا باخلاق الله

وشب خلوتخانه عاشقانست که راز ونیاز بحضرت بی نیاز عرضه میدارندبے تشویش اغیار

از صبح وجود بخبر بود عدم
آنجا که من عشق تو بودیم بهم

در روز اگر کسے نیابم محرم
شب هست غمت هست مرا پیش چه غم
هردولتےوسعادتکه سالکان راهیافتند درشب یافتند
دولت شب گیر خواهی خیزِ شب را زنده دار
خفته نابینا بود دولت به بیداران رسد

شرطِ دهم: نگاه داشت لقمه ست باید که لقمۂ حلال و پاک بودواین ازجملۂ فریضهاست قال الله تعالی کلو امما فی الارض حلالا طیبا ورسول صلی الله علیه وسلم فرموده اندکه عبادة ده جزوست نه جزو روزی حلال طلب کردنست وباقی همه عبادت یک جزوست وحلال آنست که در وقت ورزیدن او بخدای عاصی نشودو طیب آنست که بوقت خوردن او برینت قوة طاعت باشد وچون حلال پاک بود اسراف نکند

گرچه خدا گفت کلوا و اشربوا
از پے آن گفت ولا تسرفوا

و چون خورد باید که با ذکر بود اگر بغفلت خورد همچنان بود که ذبیحه بی بسم الله میخورد لاتاکلوا ممالم یذکر اسم الله علیه ظاهرا آیت بتقاضا میکند وچون خورد با غافلان هم کاسه نشود رباعی

منشین بابدان که صحبت بد
گرچه پاکی ترا پلید کند
آفتابی بدین بزرگی را

Marfat.com

هر چه ابر ناپدید کند
گوهر از ناقصان ره مطلب

زانکه این مایه کاملی دارد و باید پزنده طعام باطهارت و باذکر بود تا سبب غفلت و تیرگی نشود که خواجه خضر صلوات الله علیه وسلامه نخوردند و گفتند آنکس که خمیر کرده ست بی طهارت بوده ست این لقمه لائق ما نیست رزقنا الله و جمیع المومنین حلالا طیبا آمین یارب العالمین

تمام شد رساله حضرت عزیزان اعنی جناب حضرت خواجه علی رامیتنی قدس الله تعالیٰ اسرارهم و نفعنا الله تعالیٰ ببرکات انفاسهم القدسیه آمین یارب العالمین

Marfat.com

رساله دربیان طریق ذکر

(حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره)

بسم الله الرحمن الرحیم

سر رشتهٔ دولت ای برادر بکف آر
این عمر گرامی بخسارت مگذار
دایم همه جا با همه کس درهمه حال
میدار نهفته چشم دل جانب یار

بدان افناک الله عنک وابقاک به که حاصل طریقه حضرت خواجهٔ بزرگوار وخلفاء ایشان قدس الله اسرارهم بعداز تصحیح عقیده وتطبیق آن بعقاید سلف صالح رضوان الله علیهم اجمعین و اتیان باعمال صالحه واتباع سنن ماثوره واجتناب از محظورات و مکروهات دوام حضورست حاصل راکه قولش است طریقه مع بحق سبحانه علی الاوقات من غیر فترة وتشتت عزیمة و این حضوررا که ملکه نفس سالک گردد وملک وی شود مشاهده خوانند وطریق وصول بدیں دولت برسه گونه ست اول طریق ذکر ست که بحضور قلب کلمهٔ طیبه لا اله الا الله را تکرار کند در طرف نفی جمیع محدثات رابنظر عدم وفنا مطالعه کند ودر طرف اثبات وجود

Marfat.com

بدانکه یکے سید احمد نام از مقربان وشاگردان جناب حضرت مولانا شیخ عبدالرحمن جامی بقلم خود نوشته ست که این رساله از نوشته جناب مولانا حقایق پناهی مرحومی مخدومی حضرت مولوی جامی قدس سره جهت شاه گیلان بالتماس وی نوشته اینست

معبود بحق را بنظر قدم وبقا مشاهده نماید و در وقت تکرار کلمه زبان را بکام چسپاند وبدل صنوبری را متعلق دل حقیقے ست متوجه گردد و نفس خود را در درون کشد وبقوت تمام بگوید بروجهی که اثران بدل رسد وازان متاثر گردد بے آنکه اثرآن برظاهروی پیدا گردد که اگر کسے بالفرض درپهلوی وی نشسته باشد میباید که ازان آگاه نشود وجمیع اوقات را مستغرق این ذکر گرداند وی بهیچ شغل ازان باز نماندچه در رفتن وآمدن وچه در گفتن وشنیدن وچه درخفتن وخواستن واگربواسطۂ بعضے اشغال درین تکرار اگر فتوربرواقع شود میباید که چشم دلِ وی باز باشد وبالکلیه ازان غافل نگرددواگر پیش از صبح در تکرار این کلمه مبالغه بیشتر کند امید ست که برکت آن بتمام روز برسد وهمچنین پیش از خواب کردن دران معنی مبالغه نماید امیدست که برکت بتمام شب برسد وشک نیست که چون بدین تکرار مواظبت نماید در بعضی اوقات ویرا کیفیت بیخود ی وبی شعوری دلت میدهد که مقدمه جذبه ست حاصل خواهد آمدمی باید که خودرا بآن کیفیت دهدوآن مقدار که تواند آنرانگاه دارد وچون آن کیفیت روی در نقصان آردبس تکرار باز آید وچون این معنی مرة بعد اخری بحصول پیوند وامیدست که ویرا بلکه حاصل شود که

اگرچه آن کیفیت بالفعل حال وی نباشد و حال وی مندرج در علم کرد واما هرگاه که خواهد باندک توجهی بآن حال متحقق تواند گشت وحبس نفس را اگر مزاج بآن وفا کند که در یک نفس زدن سه بار یا پنج بار یا هفت بار بایں مقدار که تواند کلمه را تکرار کند در نفی خواطر و حصول کیفیت بیخودی دخل تمام ست و وجدان حلاوت عظیمه بران مترتب

دویم طریقه توجه و مراقبه ست که آن معنی بیچون و بی چگونه را که از اسم مبارک الله مفهوم میگردد باتوسط عبارت عربی وعبری و فارسی و غیر آن ملاحظه نماید وآن معنی رانگاه داشته بجمیع مدارک وقوی متوجه قلب صنوبری گردد و برین معنی مداومت نماید و در نگاه داشت آن تکلف کند تا زمانیکه کلفت از میان برخیزد و چون این معنی پیش از تصرف جذبه در وجود سالک تعذر تمام دارد می شاید که معنی مقصود را بصورت نور بسیط محیط بجمیع موجودات علمی و عینی در برابر بصیرت بدارد و با آن بجمیع قوی و مدارک متوجه قلب صنوبری گردد تا آن زمان که آن صورت از میان برخیزد و مقصود بران مترتب گردد

سوم طریقه رابطه ست به پیر پرورد که بمقام مشاهده رسیده باشد و بتجلیات ذاتیه متحقق گشته دیدار وی بمقتضائے هم الذین اذا رؤا ذکر الله فایدهٔ ذکر دهد و صحبت وی بموجب هم جلساء الله نتیجهٔ صحبت مذکور پس چون دولت دیدار و صحبت چنین عزیز دست دهد و اثر آنرا در خود یابد چندان که تواند از آنگاه دارد و

Marfat.com

اگردران معنی فتوری واقع شود باز بصحبت وی مراجعت نماید
ماببرکت وی آن معنی پرتو اندازدو همچنین مره بعداخری تاآن
زمان که این کیفیت ملکه وی گردد و اگر چنانکه آن عزیز غایب باشد
صورت ویرا در خیال گرفته بجمیع قوای ظاہری وباطنی متوجه قلب
صنوبری گردد وهر خاطر یکه در اید نفی کند تاآن کیفیت غیبت و
بیخودی روی نماید وبتکرار این معامله ملکه گرددو هیچ طریق ازین
اقرب نیست بسیار باشد که چون مرید را قابلیت آن باشد که
پیردروی تصرف کنددر اول صحبت ویرا بمرتبه مشاهده میرساند
وچون دریافت صحبت چنین عزیزے دریں روزگار اعزمن الکبریت
الاحمرست میباید که یکے ازان دو طریقه که مذکورشد اشتغال
نماید واز بیان این طرق ثلثه معلوم شد که توجه بقلب صنوبریکه در
عرف این طائفه آں را وقوف قلبی خوانند در جمیع اوقات
ضروریست وحضرت خواجه قدس سره آنرا از لوازم شمرده
اندومن اسرار بحضرت المولویه

ماننند مرغی باش هان بربیضۂ دل پاسبان
کز بیضۂ دل زایدت مستی و ذوق وقہقه

وایضامنها

رو بر در دل بنشین کان دلبرخرگاهی
وقت سحری آید یا نیم شبی باشد

واما وقوف زمانی که عبارت از محاسبه اوقاتست که بتفرقه
می گذرو بالجمعیت وهمچنین وقوف عددی که ملاحظه عدد ذکر

Marfat.com

ست که نتیجه میدهد یانی لازم نیست و می شاید که در اثنا ء یکی ازین طرق ثلثه انوار و واقعات روی نمودن گیرد میباید که ازان اعراض نموده بمقصود حقیقی اشتغال نماید و ازسخنان حضرت خواجه ست قدس الله سره که واقعه علامت قبول طاعت ست بس از واقعه طاعت ست بس از واقعه حاصلی نیست بیت

چو غلامی آفتابم همه ز افتاب گویم
نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

می باید که چون حق سبحانه وتعالیٰ توفیق اشتغال باین طریقه را رفیق اگر دولتمندی گرداند خود رابان مشهور نسازد و علم نگرداند وبقدر امکان در خفای آن کوشد واز محرم و نامحرم پنهان دارد از حضرت خواجه قدس الله سره العزیز برسیدند که بنای طریقت شمار چیست فرمودند که خلوت در انجمن بظاهر با خلق بباطن با حق سبحانه وتعالیٰ بیت

از دردن شو آشنا وز برون بیگانه وش
همچنین زیبا روش کم میشود اندر جهان

وبعض ازین طایفه گفته اند که لطیف ترین حجابی این طریقه را صورت افاده واستفاده ست که ارباب علم را میباشد میباید که طریقهٔ خود را از صحبت اضداد اجتناب نماید بتخصیص از صحبت جماعه از نور ایمان دوری و بظلمات طبیعت مسرور دعوی فیض دهی ونور بخشی کنند در لباس ادعائے علم ضیاعت عمر در کذابی و خرابی و قلابی گذرانند اعاذنا الله وجمیع المسلمین خبث

عقاید هم وشر مکاسد هم واین ربا عی یکے از خلفاء این سلسله خواجگان منسوب ست قدس سره

با هر که نشستے نشد جمع دلت
وز تو نرمید زحمت آب گلت
زینهار ز صحبتش گریزان میباش
ورنه نکند روح عزیزان بحلت

گفتن ونوشتن این سخنان نه طریقه این فقیر بود اما چون از آنجانب رابحۂ اخلاصی بمشام ذوق رسید باعث بر تحریر وتقریر این معانی شد رباعی

با این همه بے حاصلی هیچکسی
درمانده بنارسایی بولهوسی
دادیم ترا ز گنج مقصود نشان
ما گر نرسدیم تو شاید برسی

حق سبحانه و تعالیٰ همکنانرا ازانچه نشاید نگاه دارد و ازانچه نباید درپناه دارد

جمله سر خواص شر عوام
گفته شد و السلام و الاکرام

تمت الرسالة المنتہ للطریقه للجامی قدس الله سره السامی آمین یارب العالمین ویاارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین

Marfat.com

حاصل مطالعہ	صفحہ نمبر

Marfat.com

حاصل مطالعہ	صفحہ نمبر

Marfat.com

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام (رجسٹرڈ) ایک عالمگیر تحریک اور ہمہ جہت تنظیم ہے

جس کی بنیاد فروری ۱۹۸۰ء میں

سراج العارفین شہبازِ طریقت شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی

ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** قدس سرہ العزیز

نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ یہ ادارہ تعلیماتِ نبویہ ﷺ اور افکارِ مجددیہ کی
روشنی میں مسلمانوں کی علمی و فکری تعمیر و تشکیل پر مامور ہے بحمدہٖ تعالیٰ یہ کاروانِ شوق

جانشین ابوالبیان صاحبزادہ **محمد رفیق احمد مجددی** مدظلہ

کے زیر قیادت روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہا ہے دین اسلام کی انقلابی تعلیمات
سے ملت اسلامیہ روشناس ہو رہی ہے اور نوجوان نسل کے قلوب و اذہان
توحید و رسالت کے فیضان سے سرشار ہو رہے ہیں جس کی صدائے بازگشت اندرون
ملک اور بیرون ملک برابر سنائی دے رہی ہے۔ ادارہ کے قیام کا بنیادی مقصد بھی
تعلیماتِ کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت اور اسلامی انقلاب کیلئے امت مسلمہ
کی تنظیم و تربیت کرنا ہے تاکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے نئے دور کا آغاز ہو سکے۔

اُٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں ترے دور کا آغاز ہے

Marfat.com